اردو ترجمہ
امام نسائی رحمہ اللہ کی شہرہ آفاق کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم
شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی رحمہ اللہ
ترجمہ: نوید احمد ربانی
تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری
نظرثانی: ابوصالح محمد سلیمان نورستانی فاضل مدینہ یونیورسٹی

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

فرمانِ نبوی

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلَّمَ

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أكرموا أصحابي فإنهم خياركم

"میرے **صحابہ** کی عزت کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر ہیں۔"

[سنن الترمذی رقم الحدیث:2165، مسند الحمیدی رقم الحدیث:32]

امام نسائی کی شہرہ آفاق کتاب

فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم

اردو ترجمہ

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم بزبانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف: امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ: نوید احمد ربانی تحقیق و تخریج: علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظر ثانی: ابو صالح محمد سلیمان نورستانی (فاضل مدینہ منورہ یونیورسٹی)

ناشران:

بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977
فون نمبر 0544-621953
موبائل 0323-5777931
موبائل 0321-5440882

Join us on Facebook: www.facebook.com/bookcornershowroom

اشاعت : مئی 2013ء

نام کتاب : شانِ صحابہ بزبانِ مصطفیٰ ﷺ

مترجم : نوید احمد ربانی

تحقیق وتخریج : علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نظر ثانی : ابو صالح محمد سلیمان نورستانی

پروف ریڈنگ : شہزاد محمد خان/ حافظ ذیشان ایوب

تزئین واہتمام : شاہد حمید/ ولی اللہ

معاونین : گگن شاہد/ امر شاہد

کمپوزنگ : رضوان احمد مختار

سرورق : ضیاء الرحمٰن (نون گرافکس)

مطبع : مکتبہ جدید پریس، لاہور

التماس: اللہ ربُّ العزت کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کے ترجمے، پروف ریڈنگ، ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہر حال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو وکرم کے خواستگار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمادیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جاسکے۔ ادارہ ''بک کارنر جہلم'' کے متعلقین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکر گزار ہیں۔ (ناشر)

انتساب مبارک

میں اپنی اس کاوش کو دُنیا کی اس واحد عظیم المرتبت شخصیت

سرورِ کائنات، محسنِ انسانیت، امام الانبیاء، بدر الدجیٰ، سیّد الشہداء، حبیبِ خدا، ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، خیر الناس، صاحبِ مقامِ محمود، صاحب التاج، صاحب المعراج، صاحب البرہان، صاحب البیان، صاحب القرآن، سراج المنیر، سیّد الثقلین، جد الحسن والحسین، سیّد المرسلین، سرورِ کونین، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین

محمد رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

کے اسم گرامی سے بصد عقیدت واحترام منسوب کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں

✵ جن کی تربیت نے ان عظیم ہستیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو آپس میں رحمدل بنا دیا جو کفار کے لیے برہنہ تلوار کی مانند تھے ✵

یہ رُتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

نوید احمد ربانی

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

اقبال

فہرست

باقی فہرست اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں!

عرضِ ناشر

چودہ سو سال سے قائم دائم اسلام کی یہ بلند پایہ عمارت شانِ رسالت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرکردگی میں ایسی بے نظیر تعمیر ہوئی کہ بڑے بڑے دانشور حیران رہ گئے اس عظیم الشان اور ورلڈ ریکارڈ میں سنہرے حرفوں سے لکھے جانے والے ''ریکارڈ'' کے لائق اسلام کے سنہرے دَور میں اس عمارت میں ستونوں کا کام یقیناً صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سر انجام دیا۔ ستون جتنے مضبوط ہوں گے عمارت اتنی ہی پائیدار اور دیر پا ہوگی۔ چودہ سو سے زیادہ سال گزرنے کے باوجود یہ عمارت زمانے کے سرد گرم سے زور آزما اگر اب تک موجود ہے تو اس کا کریڈٹ شانِ رسالت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیرِ سایہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تربیت یافتہ ساتھیوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو ہی جاتا ہے۔

عقل حیران ہے وہ کیسے پیارے انوکھے جانثار تھے جن کا مرنا جینا خوشی وغم سب کچھ اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع تھا۔ ان کی زندگی کا مقصد اسلام کی سربلندی تھا وہ مجسمِ اسلام تھے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فرمان پر آنکھیں بند کر کے عمل کرنے کو زندگی کا مقصد سمجھتے تھے اور فرماں برداری کا صلہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ

دیا کہ یہ بھیڑ، بکریاں اوراونٹ چراتے چراتے 17 لاکھ مربع زمین کے مالک بن گئے۔ یہ دَور سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دَور تھا اور اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دو آدمیوں کے بارے میں مسلمان ہونے کی دُعا فرمائی تھی ان میں سے ایک حد سے زیادہ نیک سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تاریخ کے صفحات میں ممتاز ترین صحابہ کرام کی صف میں اونچی مَسند پر نظر آتے ہیں۔ یہ وہی عظیم صحابہ کرام کی جماعت تھی جن کی تربیت کرنے والے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے رفقاء تاریخ کے صفحات میں اپنے منفرد کردار کی بدولت امر ہو گئے اور چودہ سے زائد صدیاں گزرنے کے باوجود کوئی ماں ان جیسا ''باکردار'' اور ''باعمل'' جنم نہ دے سکی۔ ایک شاعر نے انہی شخصیات کے بارے میں کیا خوب کہا ہے:

اللہ نے زینت بخشی ہے افلاک کو روشن تاروں سے
اسلام نے رونق پائی ہے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے
ہوتے ہیں خفا کیوں؟ پوچھو تو ذرا عیاروں سے
تعریف صحابہ ثابت ہے قرآن کے پاروں سے
صدیق و عمر رضی اللہ عنہما ہیں سمع و بصر، عثمان و علی رضی اللہ عنہما ہیں قلب و جگر
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں سب منظورِ نظر ہو کیوں نہ محبت چاروں سے
ہیں مرتبے ان کے سب سے بڑے جو بدر و احد میں جا کر لڑے
دنیا میں تجلی پھیلی ہے واللہ! انہی مہہ پاروں سے
ادنیٰ سا اشارہ جس کو کیا سر اس کا قدم پر آ کے گرا
کیا دادِ شجاعت دیتے تھے وہ رنگ بھری تلواروں سے
کہتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو لوگ برا، یہ ان کو سنا دو تم بھی ذرا
لبریز جہنم ہے بخدا دہکائے ہوئے انگاروں سے

قارئین کرام! یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں میں ہے یہ انہی عظیم شخصیات کے

فضائل ومناقب پر مشتمل ہے جو مؤلفینِ صحاح ستہ میں سے مشہور مؤلف امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفِ بے نظیر ہے۔ کتاب ہذا چونکہ عربی زبان میں تھی اس لئے اُردو دان طبقہ کے لئے اس سے مستفید ہونا مشکل امر تھا۔ عوام الناس کی اس مشکل کا حل رفیقِ ادارہ جناب نوید احمد ربانی حفظہ اللہ نے پیش کیا۔ انہوں نے ہماری خواہش پر اس کتاب کو اُردو قالب میں ڈھالنے کا فریضہ بخوبی سرانجام دیا۔ تحقیق وتخریج جسے عوام الناس کے ہاں حوالہ جاتی کام کہا جاتا ہے اسے جناب علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری نے بھرپور محنت کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا، موصوف اپنے اس شعبہ میں اچھی علمی گرفت رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ جن مہربان دوستوں نے اس کتاب کی تیاری میں ہمارا ساتھ دیا ان کے ہم بے حد مشکور ہیں۔ اللہ رب العزت ہم سب کو پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے پیارے پیارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، بلاشبہ یہی راستہ جنت کا راستہ ہے۔

شاہد حمید

کچھ مصنف کے بارے میں

نام ونسب

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام احمد اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے۔
سلسلہ نسب یوں ہے: احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار بن نسائی خراسانی۔ مگر بعض نے ''احمد بن علی بن شعیب۔'' ذکر کیا ہے۔ جو کہ درست نہیں۔ بلکہ اس کے برعکس درست وہی ہے جسے اکثر اصحاب الطبقات اور مؤرخین نے بیان کیا ہے۔''

ولادت باسعادت

اصحاب الطبقات اور مؤرخین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ ولادت میں اختلاف کیا ہے۔ بعض نے 214ھ اور بعض نے 215ھ بیان کیا ہے اور بعض نے 225ھ بھی ذکر کی ہے۔ لیکن مؤخر الذکر رائے درست نہیں کیونکہ علامہ ابن العماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو 303ھ میں ذکر کرتے ہوئے کہا:

''وله ثمان وثمانون سنة۔''

''آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر اسی برس ہے۔''

[شذرات الذہب للعماد الحنبلی: 239/2]

اس لحاظ سے امام صاحب کی پیدائش کی صورت بھی 225ھ میں نہیں بنتی۔
محدث مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے۔

"یشبة ان مولدی فی سنة ۲۱۵ھ"

"ممکن ہے کہ میری ولادت 215ھ میں ہو۔"

[مقدمۃ تحفۃ الاحوذی لعبدالرحمٰن مبارکپوری ص:65]

جس سے 214ھ یا 215ھ کا تردد ختم ہوگیا۔ غالباً لفظ "یشبہ" سے بعض نے ان کی پیدائش 215ھ میں بیان کی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اور ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو راجح قرار دیا ہے۔

وطن

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ 215ھ میں "خراسان" کے ایک مشہور شہر "نساء میں پیدا ہوئے۔"

(تذکرہ الحفاظ للذھبی:698/2)

یہ حرف 'نساء' حرف نون اور سین کے فتح اور ہمزہ مقدرہ کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور کبھی عربی لوگ اس ہمزہ کو واؤ میں بدل کر نسبت کرتے وقت "نسوی" بھی کہا کرتے ہیں اور قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کو نسوی ہی پڑھا جائے۔
آپ رحمۃ اللہ علیہ کو "نسائی" اس لیے کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شہر "نساء میں پیدا ہوئے۔"

(الانساب للسمعانی:381/5)

لفظ ''نساء'' کی تحقیق

صاحب معجم البلدان علامہ یاقوت حموی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

فأما اسم هذا البلد فهو أعجميّ فيما أحسب، وقال أبو سعد: كان سبب تسميتها بهذا الاسم أن المسلمين لما وردوا خراسان قصدوها فبلغ أهلها فهربوا ولم يتخلف بها غير النساء فلما أتاها المسلمون لم يروا بهارجلا فقالوا: هؤلاء نساء والنساء لا يقاتلن فننسأ أمرها الآن إلى أن يعود رجالهن، فتركوها ومضوا فسمّوا بذلك نساء، والنسبة الصحيحة إليها نسائيّ وقيل نسويّ أيضا، وكان من الواجب كسر النون: وهي مدينة بخراسان، بينها وبين سرخس يومان، وبينها وبين مرو خمسة أيام، وبين أبيورد يوم، وبين نيسابور ستة أو سبعة، وهي مدينة وبئة جدّا يكثر بها خروج العرق المدينيّ حتى إن الصيف قلّ من ينجو منه من أهلها، وقد خرج منها جماعة من أعيان العلماء، منهم: أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي بن بحر بن سنان النسائي

القاضي الحافظ صاحب كتاب السنن وكان إمام عصره في علم الحديث وسكن مصر وانتشرت تصانيفه بها وهو أحد الأئمة الأعلام، صنّف السنن وغيرها من الكتب۔

''رہا اس شہر کا نام تو وہ عجمی ہے۔ ابو سعد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس شہر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب مسلمانوں نے خراسان شہر کو فتح کیا اور وہاں کے تمام آدمی بھاگ گئے۔ مسلمانوں کو وہاں عورتوں کے علاوہ کوئی نظر نہ آیا تو انہوں نے کہا: ''هئو لاء نساء والنساء لا يقاتلن۔'' ''یہ عورتیں ہیں اور عورتوں کے ساتھ ہمارے ہاں لڑائی نہیں لڑی جاتی۔'' اس لیے ان کے مردوں کے آنے تک ان کا معاملہ مؤخر کیا جاتا ہے۔ اس لیے انہوں نے اس شہر کو چھوڑ دیا اور وہاں سے چلے گئے اور اس وجہ سے اس شہر کا نام ''نسائی'' پڑ گیا۔ اس شہر کی طرف نسبت کرتے ہوئے نون کے فتح کے ساتھ نَسائی پڑھا جائے گا اور بعض نے اسے سنوی بھی پڑھا ہے۔ یہ خراسان کا شہر سرخس اور نساء کے درمیان دو دن، جبکہ ''مرو'' اور ''نساء'' کے درمیان پانچ دن کا اور ''نیشاپور'' اور ''نساء'' کے درمیان چھ یا سات دن کی مسافت ہے۔ اس شہر میں وبائیں بہت پھوٹتی ہیں۔ یہاں تک کہ گرمیوں میں کم لوگ ہی وباؤں کی وجہ سے زندہ بچتے ہیں۔

اس شہر میں بڑے بڑے علماء نے جنم لیا ہے جن میں امام ابوعبدالرحمٰن علی بن بحر بن سنان نسائی رحمۃ اللہ علیہ سرفہرست ہیں، آپ حافظ

الحدیث اور سنن الکبریٰ کے مصنف ہیں، اپنے زمانے میں علم حدیث کے امام ہیں، آپ نے مصر میں سکونت اختیار کی یہاں سے آپ کی تصانیف دور تک پھیل گئیں، آپ کا نام گرامی بلند پایہ کے علمائے کرام میں سے ایک ہے، آپ نے سنن النسائی کے علاوہ اور بھی کتابیں تصنیف کی ہیں۔''

[معجم البلدان للیاقوت حموی:282/5]

تحصیل علم کے لیے سفر

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا۔ البتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تحصیل علم کے لیے دور دراز کے سفروں کا ذکر ملتا ہے۔ جن میں حجاز، عراق، شام، جزائر اور خراسان کے علاقے زیادہ نمایاں ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا سفر خراسان کی طرف تھا، وہاں مشائخ سے استفادہ کے بعد بغداد تشریف لے گئے، وہاں امام قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک سال اور دو ماہ رہے لیکن اس سفر کے بارے میں اختلاف ہے۔

علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں:

"ان رحلتی الاولی الی قتیبة کانت فی سنة خمسین وثلاثین۔"

امام قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی جانب میرا پہلا سفر 35 سال کی عمر میں تھا۔

[مقدمہ تحفۃ الاحوذی لعبدالرحمٰن مبارکپوری ص:66]

اس حوالے سے امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ یوں رقمطراز ہیں:

"رحل الی قتیبة وہو ابن خمس عشرة سنة۔"

''امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف 15 سال کی عمر میں سفر

کیا۔"

[طبقات الشافعیۃ الکبریٰ للسبکی: 15/3]

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طلبِ حدیث کی خاطر سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"آپ رحمۃ اللہ علیہ نے طلبِ حدیث کے لیے مختلف علاقوں کا سفر کیا اور بڑے بڑے آئمہ کی صحبت میں علم حدیث کی سماعت کی۔"

[البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: 140/11]

جن جن اساتذہ کی صحبت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے علم حدیث حاصل کیا ان کے علاقوں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سفر کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے اور ان کے طبقات سے کچھ ترتیب بھی قائم کی جاسکتی ہے۔

شخصیت اور اخلاق واطوار

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ملیح رنگ کے نہایت خوبصورت شخص تھے اور بے حد توانا جسیم تھے ان کے بدن پر عموماً خون کی سرخی دوڑتی رہتی تھی۔ ان کا دستر خوان مختلف قسم کے کھانوں سے بھرا رہتا تھا عام طور پر مرغ وغیرہ بھنوا کر کھایا کرتے تھے۔ بعض روایات میں ہے کہ کھانے کے بعد نبیذ پیا کرتے تھے، اس کے ساتھ ساتھ خوش وضع اور خوش پوشاک بھی تھے اور انتہائی قیمتی اور عمدہ لباس زیب تن کیا کرتے تھے، جس سے آپ کی معاشی اور معاشرتی زندگی کے نمایاں ہونے کا پتہ چلتا ہے ابن العماد الحنبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت شریف، رئیس اور عظیم المرتبت شخصیت کے حامل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چار بیویاں تھیں اور کنیزوں کی بھی ایک بڑی تعداد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہتی تھی۔"

لیکن صد افسوس مؤرخین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔ البتہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے عبد الکریم کا ذکر کیا ہے۔

[التذکرۃ الحفاظ للذہبی:2/699،698]

عبادت وریاضت

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بے حد عبادت گزار اور شب بیدار تھے۔ ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرتے ہوئے حضرت داؤد علیہ السلام کی سنت کو زندہ کیے ہوئے تھے۔ طبیعت اور مزاج میں حد درجہ استغناء تھا۔ اس لیے حکام کی مجالس سے اکثر احتراز برتتے تھے، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ ایک راسخ العقیدہ شخص تھے، جس زمانے میں معتزلہ کے عقیدہ خلق القرآن کا چرچا تھا۔ ان دنوں محمد بن الحین رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ فلاں شخص یہ کہتا ہے کہ جو شخص آیت کریمہ "انی انا اللہ لاالہ الاانا فاعبدنی۔" کو مخلوق مانے وہ کافر ہے۔ تو امام عبد اللہ بن نے مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ بات حق ہے۔" امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جب یہ روایت سنی تو فرمایا: یہ میرا بھی مذہب ہے۔

[الثقات لابن حبان:9/65؛رقم:15210؛ تاریخ الاسلام للذہبی:23/108؛ تاریخ دمشق لابن عساکر:71/172؛ التذکرۃ الحفاظ للذہبی:2/195؛ سیر اعلام النبلاء للذہبی:14/127]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کثرت عبادت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حافظ محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشائخ سے روایت کرتے ہیں کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ دن کے وقت امیر مصر کے ساتھ تو جہاد کرتے اور ساری رات عبادت میں گزار دیتے تھے۔ طبعاً فیاض تھے اور مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر چھڑایا کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اسوۂ رسول ﷺ کو اپنانے اور اخلاق صالحین کی تخلیق میں گزاری یہاں تک کہ دمشق میں خوارج کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تشیع کی نسبت

عام مؤرخین نے اس الزام کا ذکر نہیں کیا، البتہ ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے یہ لکھا کہ جب شام میں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا سوال ہوا تو انہوں نے فرمایا:

''میں اُن کی کسی فضیلت کو نہیں جانتا ماسوائے اس حدیث (اللہ تعالیٰ ان کے پیٹ کو سیر نہ کرے) کے۔''

[شذرات الذہب لابن العماد الحنبلی: 240/2]

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے:

وَقَدْ قِيلَ عنه: أنَّه كان ينسب إليه شئ مِنَ التَّشَيُّعِ.

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میں کسی قدر تشیع کی نسبت کی جاتی ہے۔

[البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر: 140/11]

اس کے علاوہ بھی مؤرخین نے یہ واقع نقل کیا ہے لیکن اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ سمجھنا دور ہی کی بات نہیں ایک بہت بڑی جسارت بھی ہے جب کہ اس کا بین کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ یہی وجہ ہے کہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقع کو صیغۂ تمریض کے ساتھ ذکر کیا ہے اور ابن خلکان رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ بھی ''كان يتشيع'' ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ اپنے مفہوم کو امام صاحب کے شیعیت کی طرف میلان یا اثر سے تعبیر کرتے ہیں یہ نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شیعہ تھے لیکن اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اہل بیت خصوصاً سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت و عقیدت مؤجب تشیع ہے تو یہ الزام کوئی انوکھا نہیں ہے متعدد کبار محدثین بھی اس میں شامل

ہیں، جن میں اعمش، لقمان بن ثابت، شعبہ بن حجاج، عبدالرزاق، عبید اللہ بن موسیٰ، عبدالرحمن بن ابی حاتم، ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ سرفہرست ہیں حالانکہ خود شیعہ حضرت نے ان کی شیعیت کا کوئی تذکرہ نہیں کیا در حقیقت بات یہ ہے کہ جب امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان کئے وہاں کے غالیوں نے نہ صرف انہیں مارا بلکہ ان پر تشیع کا بھی الزام لگایا۔ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے بیان سے اس کی تائید ہوتی ہے چنانچہ وہ اس بات کا تذکرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں: بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا مجھے ان کے مناقب میں سوائے حدیث "لا اشبع الله بطنه" کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی، پھر کیا تھا کہ لوگ ان پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا پھر اس الزام کی تردید اس بات سے ہوتی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خصائص کو جمع کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب کو بھی علیحدہ علیحدہ جمع کیا ہے البتہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خصائص کو بیان کرنے میں کچھ زیادہ حصہ لیا ہے جس کا سبب وہ خود بیان فرماتے ہیں، علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید محمد بن موسیٰ امامونی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں:

سَمِعْتُ قَوماً يُنْكِرُوْنَ عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيِّ كِتَاب الخَصَائِص لِعَلِيٍّ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- وَتَرْكَهُ تَصْنِيْفَ فَضَائِلَ الشَّيْخَيْنِ، فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: دَخلتُ دِمَشْقَ وَالمُنْحَرِفُ بِهَا عَنْ عَلِيٍّ كَثِيْر، فَصَنَّفْتُ كِتَابَ "الخَصَائِصِ رَجَوْتُ أَنْ يَهْدِيَهُمُ اللهُ تَعَالَى. ثُمَّ إِنَّهُ صَنَّفَ بَعْدَ ذَلِكَ فَضَائِلَ الصَّحَابَةِ،

''میں نے کچھ لوگوں کو ابو عبدالرحمن (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ) پر تنقید کرتے ہوئے سنا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کے فضائل) بارے میں

کتاب الخصائص تو تصنیف کی ہے مگر شیخین (یعنی حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) کے فضائل کو ترک کر دیا ہے، میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ جب وہ دمشق گیا تو میں نے وہاں کے لوگوں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل سے منحرف پایا۔ اس بناء پر میں نے کتاب الخصائص تنصیف کی ہے اس امید سے شاید اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے دے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے بعد فضائل صحابہ کے بارے میں کتاب لکھی۔''

[سیر اعلام النبلاء للذہبی: 129/14]

مگر کافی تلاش و بسیار کے بعد ہم اس واقعہ کی سند سے مطلع نہیں ہو سکے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ تصنیفی میدان میں

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیفی میدان بھی بہت وسیع ہے۔ اسماء الرجال کا علم ہو یا حدیث کا، امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس میدان میں بڑے نمایاں طور پر جانے جاتے ہیں، ذیل میں ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند مشہور تصانیف کے نام ذکر کر رہے ہیں:

1۔ السنن الکبریٰ

یہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سب سے مشہور کتاب ہے جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اکثر کتب بھی درج ہیں۔

2۔ الخصائص علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

اللہ رب العزت کی خاص توفیق کے ساتھ اس کتاب کو ادارہ بک کارنر شوروم اپنے خاص روایتی انداز میں پہلی مرتبہ تحقیق و تخریج اور علمی فوائد کے اعلیٰ معیار کے ساتھ شائع کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہے۔ مزید یہ کہ اس میں امام احمد

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''فضائل الصحابۃ'' سے فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ترجمہ کر کے اس کتاب کا حصہ بنا کر قارئین کے لئے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں تحقیقی اور علمی معلومات کا بیش بہا خزانہ ایک ہی جگہ جمع کر دیا گیا ہے۔

3۔ عمل اليوم والليلة للنسائی

4۔ فضائل القرآن للنسائی

5۔ فضائل الصحابة للنسائی (كتاب ہٰذا)

6۔ الجمعة للنسائی

7۔ الوفاة للنسائی

مذکورہ بالا کتابیں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السنن الکبریٰ میں درج ہیں۔

8۔ الضعفاء والمتروكون للنسائی

9۔ الطبقات للنسائی

10۔ تسمية فقهاء الأمصار من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم

11۔ تسمية من لم يرو عنه غير رجل واحد

12۔ جزء فيه مجلسان من إملاء النسائي

13۔ جزء فيه مجلسان من إملاء النسائي

14۔ ذكر المدلسين

15۔ مجموعة رسائل في علوم الحديث

16۔ مائة حديث ساقطة من سنن النسائي الكبرى المطبوع

17۔ تسمية مشايخ أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي النسائي وذكر المدلسين (وغير ذلك من الفوائد)

اساتذہ کرام

جن اساتذہ سے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے استفادہ کیا ہے ان کے نام درج ذیل ہیں:

1۔ قتیبہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ

2۔ اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ

3۔ ہشام بن عمار رحمۃ اللہ علیہ

4۔ عیسیٰ بن زعبہ رحمۃ اللہ علیہ

5۔ محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ

6 ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ

7۔ سوید بن نصر رحمۃ اللہ علیہ

8۔ محمود بن غیلان رحمۃ اللہ علیہ

9۔ محمد بن بشار رحمۃ اللہ علیہ

10۔ علی بن حجر رحمۃ اللہ علیہ

11۔ ابوداؤد سلیمان السجستانی رحمۃ اللہ علیہ

12۔ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

تلامذہ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ کا سلسلہ بہت وسیع ہے جن میں سے چند مشہور کا تذکرہ ہم ذیل میں کر رہے ہیں:

1۔ محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ

2۔ ابوکریب رحمۃ اللہ علیہ

3۔ عبدالکریم بن احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ

4۔ ابوبکر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ

5۔ ابوعلی الحسن بن الخضر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ

6۔ ابوالحسن بن رشیق العسکری رحمۃ اللہ علیہ

7۔ حافظ ابوالقاسم اندلسی رحمۃ اللہ علیہ

8۔ علی بن ابوجعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ

9۔ ابوبکر بن حداد فقیہ رحمۃ اللہ علیہ

10۔ ابوجعفر عقیلی رحمۃ اللہ علیہ

11۔ ابوعلی بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ

12۔ حافظ ابوعلی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

13۔ ابوالقاسم طبرانی رحمۃ اللہ علیہ

ہم عصر علماء میں مقام ومرتبہ

قدرت نے امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک بہت بڑے مرتبے پر فائز کیا تھا، یہاں تک کہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے احفظ کہا ہے۔

علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

سَمِعت شَیخنَا أَبَا عبد الله الذهبی الْحَافِظ وَسَأَلته أَیهمَا أحفظ مُسلم بن الْحجَّاج صَاحب الصَّحِیح أَو النسائی فَقَالَ النسائی

''میں نے اپنے استاذ ابوعبداللہ ذہبی الحافظ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ الصحیح کے مصنف مسلم بن الحجاج رحمۃ اللہ علیہ زیادہ حافظہ والے ہیں یا امام

نسائی رحمۃ اللہ؟۔ انہوں نے جواب دیا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ۔"

[طبقات الشافعیۃ للسبکی :16/3]

امام ذہبی رحمۃ اللہ آپ رحمۃ اللہ کی سوانح حیات کو سیر اعلام النبلاء میں ان الفاظ کے ساتھ شروع کرتے ہیں:

الإِمَامُ الحَافِظُ الثَّبْتُ، شَيْخُ الإِسْلاَمِ، نَاقِدُ الحَدِيْثِ، أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَحْمَدُ بنُ شُعَيْبِ بنِ عَلِيِّ بنِ سِنَانَ بنِ بَحْرٍ الخُرَاسَانِيُّ، النَّسَائِيُّ، صَاحِبُ السُّنَنِ-

[سیر اعلام النبلاء للذہبی :126/14]

آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:

وَكَانَ مِنْ بُحُوْرِ العِلْمِ، مَعَ الفَهْمِ، وَالإِتْقَانِ، وَالبَصَرِ، وَنَقْدِ الرِّجَالِ، وَحُسْنِ التَّأْلِيْفِ.جَالَ فِي طَلَبِ العِلْمِ فِي خُرَاسَانَ، وَالحِجَازِ، وَمِصْرَ، وَالعِرَاقِ، وَالجَزِيْرَةِ، وَالشَّامِ، وَالثُّغُوْرِ، ثُمَّ اسْتَوْطَنَ مِصْرَ، وَرَحَلَ الحُفَّاظُ إِلَيْهِ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ نَظِيْرٌ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

آپ رحمۃ اللہ فہم واتقان اور بصیرت میں علم کے سمندر اور اچھے قلم کار تھے، آپ رحمۃ اللہ نے طلب علم کے لئے خراسان، حجاز، مصر، عراق، جزیرہ، شام اور ثغور کا سفر کیا پھر آخر میں مصر میں سکونت پذیر ہو گئے، حدیث کے حفاظ نے طلب علم کے لئے آپ رحمۃ اللہ کی طرف رخ کیا۔

[سیر اعلام النبلاء للذہبی :126/14]

ابن یونس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ حدیث کے ثقہ امام اور حافظ تھے۔''

[ہدیۃ السائل لابن یونس:123]

اصحاب علم وکمال نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے علم کا اعتراف کیا ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مسلمانوں کا مقتدیٰ وامام تسلیم کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانے کے قابل ذکر علماء میں سے سب سے زیادہ آگے تھے۔''

[التذکرۃ الحفاظ للذہبی:243/2]

حافظ ابوعلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

هُوَ الْإِمَامُ فِي الْحَدِيثِ بِلَا مُدَافَعَةٍ.

''وہ بلا کسی حیل وحجت کے حدیث کے امام تھے۔''

[البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:140/11]

امام حاکم ہامون مصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل فرماتے ہیں:

خَرَجْنَا إِلَى طَرَسُوْسَ مَعَ النَّسَائِيِّ سَنَةَ الفِدَاءِ، فَاجتَمَعَ جَمَاعَةٌ مِنَ الأَئِمَّةِ: عَبْدُ اللهِ بنُ أَحْمَدَ بنِ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بنُ إِبْرَاهِيمَ مُرَبَّعٌ، وَأَبُو الآذَانِ، وَكِيلَجَةُ فَتَشَاوَرُوا: مَنْ يَنْتَقِي لَهُمْ عَلَى الشُّيُوْخِ؟ فَأَجْمَعُوا عَلَى أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّسَائِيِّ، وَكَتَبُوا كُلُّهُم بَانتِخَابِهِ.

''ایک مرتبہ ہم ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ طرطوس کی طرف دوپہر

کے کھانے کے لیے نکلے یہاں مشائخ اسلام کی ایک جماعت تھی
۔حفاظ حدیث میں سے عبداللہ بن احمد بن حنبل،محمد بن ابراہیم
مربع،ابوالاذان،کلیجہ رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ جمع تھے جنہوں نے باہم شیوخ
کے بارے میں مشورہ کیاتو سب ابوعبدالرحمن النسائی رحمۃ اللہ علیہ پر متفق ہو
گئے اورسب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے حدیث لکھی۔''

[سیر اعلام النبلاء للذہبی:130/14]

الغرض امام رحمۃ اللہ علیہ موصوف کے کمال وفضل کا اعتراف جملہ محدثین اور اصحاب الطبقات کے ہاں مسلم ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَكَذَلِكَ أَثْنَى عَلَيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الأَئِمَّةِ وَشَهِدُوا لَهُ
بِالْفَضْلِ وَالتَّقَدُّمِ فِي هَذَا الشَّأْنِ.

''اسی طرح بہت سے آئمہ حدیث نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے
اور حدیث کے معاملہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فضل اور برتری کی شہادت
دی ہے۔''

[البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر:140/11]

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی وفاتِ حسرت

اہل شام سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے بارے میں غلو کرتے ہوئے اس قدر آگے بڑھ گئے تھے کہ وہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوسَبّ وشَتم کا نشانہ بنانے لگے۔ جہالت کی اس انتہا کو جب امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا تو ارادہ کیا کہ میں ضرور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل کو جمع کر کے ان کو اہل شام کے سامنے بیان کروں گا۔شاید میری اس کوشش کی وجہ

سے اللہ ان کو ہدایت دے دے لیکن امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو کیا معلوم تھا کہ جن لوگوں کی ہدایت کے لئے وہ اس قدر عظیم کوشش کر رہے ہیں وہی ان کی جان کے دشمن ثابت ہوں گے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو کب اس بات کا علم تھا کہ شامیوں کے کان فضائل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کیسے سن سکیں گے کیونکہ انہوں نے پہلے کبھی اس موضوع کو نہیں سنا تھا بلکہ عرصہ دراز سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل کے برعکس ان پر سَبّ وشُتم ہی سن رہے تھے، متعصب شامیوں کے سینے بھلا ایسی تقریر کو کیسے جذب کر سکتے تھے کہ جن میں فضائل سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بجائے بغضِ علی رضی اللہ عنہ بھرا ہوا تھا۔ ان تمام تاریخی حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے ہم تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ امام صاحب کی ان کے ہاں یہ تقریر کرنا بالکل ایسے ہی تھا کہ جیسے کوئی پاکستانی بھارت کے شہر دہلی یا ممبئی کے کسی چوک میں عظمتِ پاکستان کو بیان کرنا شروع کر دے۔ ایک دوسرے انداز میں ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ سرزمین شام میں حیدرِ کرار، غزوۂ خیبر کے علمبردار سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل کو بیان کرنا سیدھا سیدھا ان کے جابرانہ نظامِ حکومت کو نشانہ ہدف بنانے کے مترادف تھا۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت کی خاطر جان قربان کرنے والی اس عظیم محدث کی شہادت کا واقعہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب سیر اعلام النبلاء میں یوں نقل کیا ہے:

1۔ ''امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مصر سے نکلے اور دمشق کی طرف آئے تو وہاں کے لوگوں نے ان سے سوال کیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل کیا ہیں؟ تو انہوں نے اُن کو ایک ایسا جواب دیا جو ان کی منشا کے بالکل خلاف تھا جس پر لوگوں نے ان کو مارنا شروع کر دیا یہاں تک کہ مسجد سے باہر نکال دیا، پھر ان کو وہاں سے اٹھا کر مکہ لایا گیا اور وہیں زخموں کی تاب نہ لا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ فوت

ہوئے۔"

[سیر اعلام النبلاء للذہبی: 132/14؛ شذرات الذہب لابن العماد الحنبلی: 240/2؛ تہذیب الکمال فی اسماء الرجال للمزی: 339/1؛ تذکرۃ الحفاظ للذہبی: 195/2؛ تاریخ الاسلام للذہبی: 109/23؛ بغیۃ الطالب فی تاریخ حلب لابن العدیم: 785/2؛ المنتظم فی التاریخ الملوک والامم لابن الجوزی: 131/6؛ التقیید لابن عبد الغنی البغدادی: 142/1؛ معجم البلدان للیاقوت الحموی: 282/5]

کافی تلاش و بسیار کے بعد ہم اس واقعہ کی سند سے مطلع نہیں ہو سکے مگر امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات قلم بند کرنے والے ائمہ کرام اور دیگر اہل سیر نے اسی واقعہ کو رقم کیا ہے جس سے یہ بات تو معلوم ہوتی ہے کہ اس واقعہ کی کچھ نہ کچھ حقیقت ضرور ہے اور امام نسائی ضرور شامیوں کے شر کا نشانہ ہی بنے تھے۔ بعد ازاں امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو مکہ مکرمہ میں صفا و مروہ کے درمیان سپردِ خاک کر دیا گیا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے تفصیلی حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے درج ذیل حوالہ جات کا مطالعہ انتہائی مفید ثابت ہوگا:

[طبقات العبادی: 51، الأنساب: / 559 أ، المنتظم: 131، 132 / 6 الکامل فی التاریخ: 96، / 8 وفیات الاعیان: 77، 78 / 1 تہذیب الکمال: 23، 25 / 1 مختصر طبقات علماء الحدیث لابن عبد الہادی: الورقۃ 1، / 121 تذہیب التہذیب: 1، / 12 / 1 تذکرۃ الحفاظ: 698، 701 / 2 العبر: 123، 124 / 2 دول الاسلام: 184، / 1 الوافی بالوفیات: 6/ 416، 417 مرآۃ الجنان: 240، 241 / 2 طبقات الشافعیۃ للسبکی: 14، 16 / 3 طبقات الاسنوی: 480، 481 / 2 البدایۃ والنہایۃ: 123، 124 / 11 العقد الثمین: 45، 46 / 3 طبقات القراء للجزری: 61، / 1 تہذیب التہذیب: 36، 37 / 1 النجوم الزاہرۃ: 188، / 3 طبقات الحفاظ: 303، حسن المحاضرۃ: 349، 350 / 1 خلاصۃ تذہیب التہذیب: ص 7، مفتاح السعادۃ: 11، 12 / 2 شذرات الذہب: 239، 241 / 2 الرسالۃ المستطرفۃ: .11. 12]

فضائل الصحابة

اُردو ترجمہ

شانِ صحابہ بزبان مصطفیٰ صَلَّی اللہُ علیہِ وآلہٖ وسلَّم

تالیف: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم: نوید احمد ربانی

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل

1- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ حَمِدَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَمَنُّ عَلَيَّ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ۔

1۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرضِ وفات میں (حجرہ مبارک سے) باہر تشریف لائے اور اپنا سرانور کپڑے سے لپیٹا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: اپنی جان و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ

احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی بہتر ہے۔ ابوبکر صدیق کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:2/253؛ صحیح البخاری:3657،3656،467 مختصرا]

2- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ، وَلَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ.

2۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی صحبت و مال (قربان کرنے) کے اعتبار سے ابوبکر سے بڑھ کر مجھ پر زیادہ احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلامی دوستی بہتر ہے۔ ابوبکر صدیق کی کھڑکی کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی تمام کھڑکیوں کو بند کر دو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3654،466؛ صحیح مسلم:2382]

3- أَخْبَرَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَوِ اتَّخَذْتُ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنَّهُ أَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا۔

3۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔لیکن میں نے اس کو اپنا بھائی اور ساتھی بنایا ہے کیونکہ بلاشبہ تمہارے صاحب [یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] نے اپنے اللہ کو اپنا خلیل بنالیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:377/1؛صحیح مسلم:2383]

4- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنِّي أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلَّةٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ

4۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار بلاشبہ میں تمام دوستوں کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں (دنیا میں) کسی کو

دوست بناتا تو ابوبکر کو اپنا دوست بناتا بے شک تمہارے نبی نے اپنے اللہ رب العزت کو اپنا دوست بنالیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:377/1؛ صحیح مسلم:2383]

5- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ " قَالَ: «عَائِشَةُ» قُلْتُ: لَيْسَ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَ:أَبُوهَا

5۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت کہ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سے آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ، میں نے عرض کیا: عورتوں میں سے نہیں؟[بلکہ میں پوچھ رہا ہوں کہ مردوں میں سے کون ہیں؟] تو فرمایا: ان کے والد۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

یہ سند اسماعیل بن ابی خالد کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، مگر یہ حدیث صحیح سند کے ساتھ مسند الامام احمد[4 / 203] صحیح البخاری [3662] صحیح مسلم[2384] میں ثابت ہے۔

6- أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ أَصْبَحَ مِنكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ:فَمَنْ أَطْعَمَ الْيَوْمَ مِسْكِينًا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: مَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الْيَوْمَ جِنَازَةً؟قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا قَالَ: فَمَنْ عَادَ مِنكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا؟قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا

6۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا ہے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر فرمایا: تم میں سے آج کے دن کون جنازے میں حاضر ہوا ہے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے، پھر فرمایا: تم میں سے کس نے آج کے دن مریض کی عیادت کی ہے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:1028؛ الادب المفرد للبخاری:515]

7- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ

الْجَنَّةِ هَذَا خَيْرٌ، وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابٌ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابٌ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دَعِي مِنْ بَابٌ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابٌ الرَّيَّانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ؟ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلُّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

7۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز کا جوڑا جوڑا خرچ کیا تو اس کو جنت کے دروازوں سے آواز دی جائے گی۔ [اے اللہ کے بندے!] یہ بہتر ہے جنت کے کئی ایک دروازے ہیں، جو نمازی ہوگا اس کو باب الصلوٰۃ سے آواز دی جائے گی، جو مجاہد ہوگا اس کو باب الجہاد سے آواز دی جائے گی، جو صدقہ وخیرات کرنے والا ہوگا اس کو باب الصدقہ سے آواز دی جائے گی اور جو روزہ دار ہوگا اس کو باب الریان سے آواز دی جائے گی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تو کوئی خوف نہیں ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی اور کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس کو ان تمام دروازوں سے آواز دی جائے گی؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں میں اُمید رکھتا ہوں کہ آپ انہی میں سے ہوں گے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3666؛ صحیح مسلم:1028]

8- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نَبِيطٍ، عَنْ نُعَيْمٍ، عَنْ نَبِيطٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنكُمْ أَمِيرٌ قَالَ عُمَرُ: «سِيفَانِ فِي غِمْدٍ وَاحِدٍ، إِذًا لَا يَصْلُحَانِ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ» فَقَالَ: " مَنْ لَهُ هَذِهِ الثَّلَاثُ: {إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ} [التوبة: 40] : مَنْ صَاحِبُهُ؟ {إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ} [التوبة: 40] مَنْ هُمَا؟ {إِنَّ اللهَ مَعَنَا} [التوبة: 40] مَعَ مَنْ؟ ثُمَّ بَايَعَهُ " ثُمَّ قَالَ: «بَايِعُوا، فَبَايَعَ النَّاسُ أَحْسَنَ بَيْعَةٍ وَأَجْمَلَهَا.

8- سالم بن عبید جو اصحاب صفہ میں سے ہیں ان سے روایت ہے کہ انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر تم (مہاجرین) میں سے ہوگا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دو تلواروں کو ایک میان میں اس وقت تک نہیں ڈالا جاتا جب تک ان دونوں کو درست نہ کیا جائے پھر انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا تو فرمایا: کس میں یہ تین خوبیاں ہیں [پہلی] جب وہ اپنے ساتھی سے کہہ رہا تھا بتاؤ وہ ساتھی کون ہے؟ جب وہ دونوں غار میں تھے۔ وہ دو کون تھے؟ [جب اس کا ساتھی کہہ رہا تھا] بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ ان کے ساتھ وہ کون تھے؟، پھر انہوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، پھر لوگوں سے فرمایا: تم بھی بیعت کرو تو سب لوگوں نے بڑے احسن انداز میں بیعت کر لی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[شمائل الترمذی:397؛ سنن ابن ماجۃ :1234؛ الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم: 1299؛ المعرفۃ والتاریخ للفسوی: 1/ 447، 446؛ المعجم الکبیر للطبرانی :6367؛ وصحیح ابن خزیمۃ :1624]

9- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا نَفَعَنَا مَالٌ، مَا نَفَعَنَا مَالُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: وَهَلْ أَنَا وَمَالِي إِلَّا لَكَ؟

9- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں دیا جتنا فائدہ ابوبکر صدیق کے مال نے مجھے دیا ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اور میرا مال بھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لئے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[اس کی سند [سلیمان بن مہران] اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اسی طرح فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل [28] مسند الحمیدی [250] مسند ابی یعلی [4905،4418] والی سند امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سنن الترمذی [3661] کی سند میں داؤد بن یزید راوی ضعیف ہے، یہ روایت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔: تاریخ بغداد للخطیب [358/3] میں اس کی سند سخت

ترین ضعیف ہے۔ اس کا راوی حمید بن ربیع خزار سخت ضعیف ہے۔ البتہ صحیح البخاری [3654] میں [ان امن الناس علی فی صحبتہ ومالہ ابا بکر] کے الفاظ ثابت ہیں۔]

فَضْلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے فضائل

10- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً، فَأَرَادَ أَنْ يَرْكَبَهَا فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِيُحْرَثَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ:سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ قَالَ:وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمٍ لَهُ، فَجَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْهَا، فَتَبِعَهَا الرَّاعِي لِيَأْخُذَهَا فَقَالَ الذِّئْبُ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ يَوْمَ السِّبَاعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ:سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَا هُمَا ثَمَّ.

10- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک

آدمی گائے پر بوجھ لادے ہانکتا ہوا جا رہا تھا جب وہ اس پر سوار ہونے لگا تو گائے نے اسے کہا: بلاشبہ مجھے اس کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے تو صرف کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اردگرد بیٹھے لوگوں نے یہ سن کر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ [بڑی عجیب بات ہے کیا گائے بھی کلام کرتی ہے؟] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں[سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما] نہیں تھے۔ پھر [مزید اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے] فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا اسی اثناء میں ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے اس میں سے ایک بکری دبوچ لی۔ چرواہے نے بکری کے حصول کے لئے اس کا تعاقب کیا حتی کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس کو کہا: [آج تو تم نے مجھ سے بکری چھین لی] درندوں کے دن ان کا محافظ کو ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ اردگرد بیٹھے لوگوں نے پھر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ [بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے؟] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں، ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں[سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما] نہیں تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3663، 3471؛ صحیح مسلم:2388]

11- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عِيسَى وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً أَرَادَ أَنْ يَرْكَبَهَا فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ» فَقَالَتْ: إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: «سُبْحَانَ اللهِ، تَكَلَّمَتْ بَقَرَةٌ» فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَلَيْسَ هُمَا ثَمَّ» وَقَالَ رَجُلٌ: بَيْنَمَا أَنَا فِي غَنَمٍ إِذْ أَقْبَلَ ذِئْبٌ فَأَخَذَ شَاةً فَطَلَبْتُهَا فَأَخَذْتُهَا مِنْهُ فَقَالَ لِي: «كَيْفَ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ حِينَ لَا يَكُونُ لَهَا رَاعٍ غَيْرِقَالُوا: سُبْحَانَ اللهِ، تَكَلَّمَ ذِئْبٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَلَيْسَا ثَمَّ۔

11۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا: ایک آدمی گائے پر بوجھ لادے ہانکتا ہوا جا رہا تھا جب وہ اس پر سوار ہوا تو، تو گائے نے اس کی طرف متوجہ ہو کہا: بلاشبہ مجھے اس کام کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے تو صرف کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے لوگوں نے یہ سن کر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ [بڑی عجیب بات ہے] کیا گائے بھی کلام کرتی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں [سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما] نہیں تھے۔ پھر ایک آدمی نے عرض کیا: میں اپنی بکریوں میں موجود تھا اسی اثناء میں ایک بھیڑیا آیا وہ ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے اس میں سے ایک

بکری دبوچ لی۔ میں نے بکری کے حصول کے لئے اس کا تعاقب کیا حتی کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے مجھے کہا: [آج تو تم نے مجھ سے بکری چھین لی] درندوں کے دن ان کا محافظ کو ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ لوگوں نے پھر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں [سیدنا ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما] نہیں تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3663، 3471؛ صحیح مسلم:2388]

12- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ فَأَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً فَبَدَا لَهُ أَنْ يَرْكَبَهَا فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ:إِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهَذَا، إِنَّمَا خُلِقْنَا لِلْحِرَاثَةِ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ فِي غَنَمِهِ إِذْ جَاءَ الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، فَطَلَبَهُ رَاعِيهَا، فَلَمَّا أَدْرَكَهُ لَفِظَهَا، وَأَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ:مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَا يَكُونُ

لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ فَقَالَ مَنْ حَوْلَهُ: سُبْحَانَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

12۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ نماز ادا کی پھر اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ایک آدمی گائے پر بوجھ لادے ہانکتا ہوا رہا تھا جب وہ اس پر سوار ہونے لگا، تو گائے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بلاشبہ ہمیں اس کام کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ آس پاس بیٹھے لوگوں نے یہ سن کر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ [بڑی عجیب بات ہے کیا گائے بھی کلام کرتی ہے؟] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس محفل میں وہ دونوں [سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما] نہیں تھے۔ پھر [مزید اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے] فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا اسی اثناء میں ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے اس میں سے ایک بکری دبوچ لی۔ چرواہے نے بکری کے حصول کے لئے اس کا تعاقب کیا حتی کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس کو کہا: [آج تو تم نے مجھ سے بکری چھین لی] درندوں کے دن ان کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ آس پاس بیٹھے لوگوں نے پھر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ، سبحان اللہ [کیا بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے؟] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3663، 3471؛ صحیح مسلم:2388]

13- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ الْبَقَرَةُفَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا، وَلَكِنَّنَا خُلِقْنَا لِلْحَرْثِ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ تَعَجُّبًا بَقَرَةٌ تَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي يَسْتَنْقِذُهَا مِنْهُ. فَالْتَفَتَ الذِّئْبُ إِلَيْهِ فَقَالَ:مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي قَالَ النَّاسُ:سُبْحَانَ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ، فَإِنِّي أُؤْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

13- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی گائے پر سوار ہو کر ہانکتا ہوا جا رہا تھا تو گائے نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا: بلاشبہ مجھے اس [بار برداری کے] کام کے لئے تو پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ہمیں تو صرف کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے یہ سن کر تعجب کرتے ہوئے کہا:

سبحان اللہ؛ بڑی عجیب بات ہے کیا گائے بھی کلام کرتی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر [مزید اپنی بات کو جاری رکھتے ہوئے] فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا اسی اثناء میں ایک بھیڑیا اس کے ریوڑ پر حملہ آور ہوا اور اس نے اس میں سے ایک بکری دبوچ لی۔ چرواہے نے بکری کے حصول کے لئے اس کا تعاقب کیا حتی کہ اس سے اپنی بکری چھڑا لی۔ بھیڑیے نے اس کو کہا: [آج تو تم نے مجھ سے بکری چھین لی] درندوں کے دن ان کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن میرے علاوہ ان کا کوئی چرواہا نہیں ہوگا؟ لوگوں نے پھر تعجب کرتے ہوئے کہا: سبحان اللہ [کیا بھیڑیا بھی باتیں کرتا ہے؟] تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یقیناً میں اس پر ایمان لایا ہوں اور ابو بکر اور عمر بھی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3663،3471؛ صحیح مسلم:2388]

14- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ، اكْتَنَفَهُ النَّاسُ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ وَيَدْعُونَ قَبْلَ يُرْفَعُ، وَأَنَا فِيهِمْ. فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ قَدْ أَخَذَ مَنْكِبَيَّ مِنْ وَرَائِي، فَالْتَفَتُّ إِلَى عَلِيٍّ يَتَرَحَّمُ عَلَى عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: مَا خَلَّفْتُ أَحَدًا أَحَبَّ

إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَذٰلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا۔

14۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بغرض تکفین وتجہیز چار پائی پر رکھا گیا تو لوگوں نے ان پر نماز جنازہ پڑھی اور ان کیلئے دعائے خیر کی۔ ابھی ان کا جنازہ اٹھایا نہیں گیا تھا میں وہاں ہی تھا اسی حالت میں ایک شخص نے پیچھے سے میرا کندھا پکڑا جب میں نے دیکھا تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے بھی دعائے خیر کی اور [سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے] فرمایا: بے شک آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بعد کسی شخص کو بھی نہیں چھوڑا کہ جسے دیکھ کر مجھے یہ تمنا ہوتی کہ اس کے عمل جیسا عمل لے کر میں اپنے رب سے ملاقات کروں اور اللہ کی قسم مجھے امید ہے اللہ آپ رضی اللہ عنہ کو آپ کے دونوں ساتھیوں [حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ] سے ملائے گا اس لئے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکثر سنا کرتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے: میں، ابوبکر اور عمر گئے۔ میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں ابوبکر اور عمر نکلے [یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اہم کام میں اپنا رفیق سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بناتے] اس لئے میرا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے ساتھ ملامئے گا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3685؛ صحیح مسلم:2389]

15- أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قُلَيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَلْيَغْفِرِ اللهُ لَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتِ الدَّلْوُ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ ابْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

15- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: میں نے خود کو [خواب] میں دیکھا کہ میں کنویں سے پانی کا ڈول نکال رہا ہوں، جتنا اللہ نے چاہا میں نے اس سے پانی نکالا پھر ڈول کو ابو بکر نے پکڑا ایک یا دو ڈول پانی نکالا ان کے نکالنے میں کمزوری تھی۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر نے ڈھول کو پکڑا وہ نکالتے رہے یہاں تک کہ ڈول بھاری ہو گیا پھر [لوگوں نے] اپنے اونٹوں کو حوض سے سیراب کیا اور میں نے پانی نکالنے میں ان سے بڑھ کر طاقتور شخص کوئی نہیں پایا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح بخاری:3682؛ صحیح مسلم:2392]

16- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ قَالَ: اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ " فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ قُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ:أَبُوهَا قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثم عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا " قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بَعْضُ حُرُوفِ أَبِي عُثْمَانَ لَمْ تَصِحَّ

16- سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غزوۂ ذاتِ سلاسل کے لئے امیر مقرر کیا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ، پھر میں نے پوچھا: مردوں میں سے کون ہیں؟ فرمایا: ان کے والد [سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ]۔ میں نے عرض کیا: اس کے بعد۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر۔ پھر ان کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اور آدمیوں کو شمار کیا۔[کہ یعنی اس کے بعد فلاں، فلاں]

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3662؛ صحیح مسلم:2384]

17- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَسْتَخْلِفْ قَالَتْ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا لَاسْتَخْلَفْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

17۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے اس حال میں رخصت ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نہیں بنایا البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں کسی کو [اپنے بعد] اپنا خلیفہ بناتا تو یقیناً ابوبکر اور عمر میں سے کسی کو بناتا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2385]

18- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَّةِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔

18۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں بھی محدَّث (جس کو نیک کاموں کا الہام ہو) ہوتے تھے۔ البتہ میری امت میں اگر کوئی محدَّث ہوتا تو وہ عمر ہوتے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2398]

19- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:قَدْ كَانَ فِيمَا خَلَا قِبَلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ نَاسٌ يُحَدِّثُونَ، فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي هَذِهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

19- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گزشتہ امتوں میں لوگوں کو الہام ہوتے تھے میری امت میں اگر کسی کو الہام ہوتا تو وہ عمر بن خطاب کو ہوتا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3689]

20- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدْيَ، وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا: فَمَاذَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:الدِّينُ

20- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ

پر خواب میں مختلف لوگوں کو پیش کیا گیا ان کی قمیصیں ان کی چھاتیوں تک ہیں اور بعض کی قمیصیں ٹخنوں تک ہیں اور پھر مجھ پر عمر کو پیش کیا گیا تو وہ اپنی قمیص گھسیٹ رہے تھے صحابہ کرام نے پوچھا: اس کی کیا تعبیر ہے؟ تو فرمایا: دین۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3291؛ صحیح مسلم:2390]

-21 أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ أَنِّي أُتِيتُ بِقَدَحٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي أَرَى الرِيَّ يَخْرُجُ، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:الْعِلْمَ

-21 سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی ہوئی دیکھی پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی تعبیر علم ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[مسند الامام احمد:130/7؛المعجم الکبیر للطبرانی:13155؛المستدرک علی الصحیحین للحاکم:85،86/3]

-22 أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ:الْعِلْمَ

22۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے وہ پیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی میں نے ناخنوں سے نکلتی محسوس کی پھر میں نے بچا ہوا عمر کو دیا صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کی کیا تعبیر کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اس کی تعبیر علم ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3681؛صحیح مسلم:2391]

-23 أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ

أَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، وَإِذَا قَصْرٌ أَبْيَضُ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ، فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ؟

23۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [میں خواب کی حالت میں] جنت میں داخل ہوا پھر میں نے سفید رنگ کا ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی ہے۔ میں نے پوچھا: اے جبریل یہ کس کا ہے تو جبریل نے کہا یہ سیدنا عمر بن خطاب کا ہے تو میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تاکہ اس کو دیکھ سکوں لیکن مجھے تیری غیرت یاد آ گئی یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا؟۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3679؛ صحیح مسلم:2394]

24- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا قَصْرًا أَوْ دَارًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ يَا أَبَا حَفْصٍ، فَلَمْ أَدْخَلْهَا فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ: أَوَ عَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟

24۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: [میں خواب کی

حالت میں] جنت میں داخل ہوا پھر میں نے ایک محل یا گھر دیکھا میں نے پوچھا: یہ کس کا ہے انہوں نے [جبریل] نے کہا یہ سیدنا عمر بن خطاب کا ہے تو میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اے ابوحفص مجھے تیری غیرت یاد آ گئی تو میں اس میں داخل نہ ہوا یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غیرت کروں گا؟۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2394]

25- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ مِنْ ذَهَبٍ قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ قَالُوا: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أَدْخُلَهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، إِلَّا مَا أَعْلَمُ مِنْ غَيْرَتِكَ قَالَ:وَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ؟

25- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: [میں خواب کی حالت میں] جنت میں داخل ہوا تو میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے تو انہوں [فرشتوں] نے کہا: اہل قریش میں سے ایک آدمی کا ہے ۔اے ابن خطاب میں جانتا ہوں کہ مجھے اس محل میں داخل ہونے سے تیری غیرت کے علاوہ کسی چیز نے نہیں روکا تھا[یعنی صرف تیری غیرت ہی نے مجھے روکا

ہے] یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غیرت کروں گا؟

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:7024]

26- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصرٍ مِنْ ذَهَبٍ قُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِشَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ:وَمَنْ هُوَ؟ قَالُوا: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

26- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا میں نے پوچھا یہ کس کا ہے تو کہا گیا یہ کسی قریشی نوجوان کا ہے۔ مجھے خیال آیا کہ شاید وہ میں ہوں۔ میں نے کہا: وہ کون ہے؟ تو انہوں [فرشتوں] نے کہا: یہ سیدنا عمر بن خطاب کا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 107/3؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 27/12؛ سنن الترمذی: 3688؛ وقال حدیث حسن صحیح؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1266؛ مسند ابی

یعلی:3860؛الجعدیات للبغوی:3012؛اس حدیث کوامام حبان[6887]اور حافظ ضیاء مقدسی رحمۃ اللہ علیہ نے الاحادیث المختارۃ[2069]میں صحیح کہا ہے۔]

27- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ إِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ فَقَالُوا: لِعُمَرَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَبَكَى عُمَرُ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ قَالَ: عَلَيْكَ بِأَبِي أَغَارُ يَا رَسُولَ اللهِ

27- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں سو رہا تھا کہ [میں نے خواب کی حالت میں] جنت دیکھی کہ محل کی ایک جانب ایک عورت وضو کر رہی ہے۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں [فرشتوں] نے کہا: یہ سیدنا عمر کا ہے۔ تو مجھے تیری غیرت یاد آ گئی پس میں پیچھے پلٹا [یعنی اس میں داخل نہ ہوا] یہ سن کر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے وہ اس وقت اسی مجلس میں تھے تو انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا باپ آپ پر قربان ہو کیا بھلا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر غیرت کروں گا؟۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3680؛صحیح مسلم:2395]

28- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءِ الأَنْصَارِ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ فَقَالَ:أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّائِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ:وَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ:أَيْ عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا إِلَّا سَلَكَ غَيْرَ فَجِّكَ

28- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اجازت طلب کی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کی چند عورتیں بیٹھی ہوئی جو بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت طلب کی تو وہ دوڑ کر پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ داخل ہوئے

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا رہے تھے انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ ہنستا رکھے [تبسم کا کیا سبب ہے؟]۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان عورتوں سے بڑا تعجب ہوا جو میرے پاس بیٹھی تھیں جب انہوں نے تیری آواز سنی تو وہ جلدی سے پردہ کے پیچھے چلی گئیں۔تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اس بات کا زیادہ حق رکھتے ہیں کہ وہ آپ سے ڈریں پھر ان عورتوں کو فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنوں کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ڈرتیں؟ تو ان عورتوں نے کہا: ہاں۔(کیونکہ) آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ سخت گفتگو کرنے والے ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جس راستے سے بھی تجھے شیطان ملتا ہے وہ بھی تجھ سے ڈر کر اپنا راستہ بدل لیتا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3683؛ صحیح مسلم:2396]

فَضَائِلُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

29- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ عَلَى قُفِّ الْبِئْرِ مُدَلِّيًا رِجْلَيْهِ فَدَقَّ الْبَابَ أَبُو بَكْرٍ " فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّة فَفَعَلَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَدَلَّى رِجْلَيْهِ، ثُمَّ دَقَّ الْبَابَ عُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَعَلَ ثُمَّ دَقَّ الْبَابَ عُثْمَانُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ

وَسَيَلْقَى بَلَاءً

29۔ سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا اور کنویں کی منڈیر پر بیٹھ کر پاؤں اس میں لٹکا رکھے تھے تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دروازے کو دستک دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ میں نے ایسا ہی کیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اپنے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دروازے کو دستک دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ میں نے ایسا ہی کیا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازے کو دستک دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ان کو اجازت دو اور ایک آزمائش کے ساتھ جنت کی بشارت سناؤ۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:4/407؛ الادب المفرد للبخاری:1195]

30- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطًا مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِبِلَالٍ: أَمْسِكْ عَلَيَّ الْبَابَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاسْتَأْذَنَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عَلَى الْقُفِّ مَادًّا رِجْلَيْهِ، فَجَاءَ بِلَالٌ

فَقَالَ: هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ:ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجَاءَ فَجَلَسَ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ عَلَى الْقُفِّ مَعَهُ ثُمَّ ضَرَبَ الْبَابَ، فَجَاءَ بِلَالٌ فَقَالَ: هَذَا عُمَرُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَجَاءَ فَجَلَسَ مَعَهُ عَلَى الْقُفِّ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ، ثُمَّ ضَرَبَ الْبَابَ. فَجَاءَ بِلَالٌ فَقَالَ: هَذَا عُثْمَانُ يَسْتَأْذِنُ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ وَمَعَهَا بَلَاءٌ

30۔ سیدنا نافع بن عبدالحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا یہاں دروازے پر رک جاؤ تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور اجازت طلب کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت کنویں کی منڈیر پر بیٹھ کر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اجازت طلب کر رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو جازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ تو وہ اندر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دروازے کو دستک دی تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اجازت طلب کر رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو اور جنت کی بشارت سناؤ تو وہ اندر تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنے پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے۔ پھر دروازے پر دستک ہوئی تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آئے ہیں اور اجازت طلب کر رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو اجازت دو اور پریشانیوں کے ساتھ جنت کی بشارت سناؤ۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن] [مسند الامام احمد:408/3؛سنن ابی داود:5188؛السنۃ لابن ابی عاصم:1147]

31- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ، فَاسْتَفْتَحَ رَجُلٌ " فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ آخَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ آخَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ وَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ:اللهُ الْمُسْتَعَانُ

31- سیدنا ابوموسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تھا تو ایک آدمی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ان کے لئے دروازہ کھولو اور جنت کی بشارت سناؤ تو وہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے پھر کسی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ ان کے لئے دروازہ کھولو اور جنت کی بشارت سناؤ تو وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے، پھر کسی نے دروازہ کھولنے کی درخواست کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا: جاؤ ان کے لئے دروازہ کھولو اور مصائب کی بنا پر [جن کا ان کو سامنا کرنا پڑے گا] جنت کی بشارت سناؤ میں نے ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی خبر دی تو انہوں نے فرمایا: اللہ ہی مدد گار ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3695؛ صحیح مسلم:2403]

32- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَوَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ، وَيَحْيَى قَالَا: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ:اثْبُتْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ اللَّفْظُ لِعَمْرٍو

32- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے تو اُحد پہاڑ حرکت میں آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر اپنا پاؤں مار کر فرمایا: اے احد رک جاؤ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3675]

33- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: «مَنْ رَأَى مِنكُمْ رُؤْيَا؟ فَقَالَ رَجُلٌ: أَنَا رَأَيْتُ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ، فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ فَرَجَحَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ وُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ، ثُمَّ رُفِعَ الْمِيزَانُ فَرَأَيْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

33۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے آج کس نے خواب دیکھا ہے؟ ایک آدمی نے عرض کیا: [میں نے دیکھا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم] میں نے دیکھا کہ آسمان سے ایک میزان اترا اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے وزن میں بھاری رہے، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا پلڑا وزنی ہوا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا وزن کیا گیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ وزنی ثابت ہوئے پھر وہ میزان اوپر اٹھالیا گیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور پر [اس خواب کی وجہ] ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔

تحقیق وتخریج:

[إسنادہ ضعیف]

[اس کی سند امام حسن بصری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، سماع کی تصریح نہیں مل سکی، سنن ابی داود: 4634؛ سنن الترمذی: 2287؛ وقال حسن صحیح؛ وصححہ الحاکم: [71/3] علی شرط الشیخین، اس کے ضعیف شواہد بھی ہیں۔]

فَضَائِلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل

34- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، مَوْلَى الْأَنْصَارِ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ: أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيٌّ

34۔ انصار کے ایک غلام ابوحمزہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پڑھی ہے۔ایک دوسرے مقام پر انہوں نے فرمایا: سب سے پہلے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد: 368،371/4؛ سنن الترمذی: 3735؛ المستدرک علی

الصحیحین للحاکم:3/147؛وقال:صحیح الاسناد ووافقہ الذہبی]

35- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ خَلَّفَ عَلِيًّا بِالْمَدِينَةِ فَقَالُوا فِيهِ مَلَّهُ وَكَرِهَ صُحْبَتَهُ فَتَبِعَ عَلِيٌّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَهُ بِالطَّرِيقِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَلَّفْتَنِي بِالْمَدِينَةِ مَعَ الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ حَتَّى قَالُوا: مَلَّهُ وَكَرِهَ صُحْبَتَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَلِيُّ إِنَّمَا خَلَّفْتُكَ عَلَى أَهْلِي، أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

35۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب غزوہ تبوک کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر تیار کیا۔تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پیچھے مدینہ منورہ چھوڑ دیا اس پر لوگ کہنے لگے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صحبت کو ناپسند فرمایا ہے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آئے اور راستے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ مدینہ منورہ چھوڑ دیا یہاں تک کہ لوگ یہ کہتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ناراض ہیں اور ان کی صحبت کو ناپسند فرمایا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے علی میں نے تم کو اپنے گھر والوں کے لیے پیچھے چھوڑا ہے کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تیرے ساتھ میری نسبت وہی ہے جو موسیٰ کو

ہارون کے ساتھ تھی مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2404]

36- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ: «أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

36- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو موسیٰ [علیہ السلام] کو ہارون [علیہ السلام] کے ساتھ تھی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2404]

37- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَاجِشُونُ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ مَعِي أَوْ بَعْدِي نَبِيَّ ؟ قَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُهُ

قُلْتُ:أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَأَدْخَلَ إِصْبُعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ قَالَ: نَعَمْ وَإِلَّا فَاسْتَكَّتَا

37۔ سیدنا سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو موسیٰ [علیہ السلام] کو ہارون [علیہ السلام] کے ساتھ تھی مگر میرے ساتھ نبی نہیں ہے یا فرمایا: میرے بعد نبی نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: ہاں میں نے سنا ہے میں نے عرض کیا: کیا آپ نے [خود] سنا ہے؟ تو انہوں نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں لیں پھر فرمایا: [یہ دونوں کان] خاموش [بہرے] ہوجائیں۔ [اگر میں نے اس روایت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ سنا ہو۔]

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2404]

38- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: خَلَّفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.

38۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوۃ

تبوک کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا جانشین بنایا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں پیچھے چھوڑ رہے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو موسیٰ [علیہ السلام] کو ہارون [علیہ السلام] کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4416؛ صحیح مسلم:2404]

39- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

39- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو موسیٰ [علیہ السلام] کو ہارون [علیہ السلام] کے ساتھ تھی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3706؛ صحیح مسلم:2404]

40- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، فَقَالَ لَهَا

رَفِيقِي: عِنْدِكَ شَيْءٌ عَنْ وَالِدِكَ، مُثْبَتٌ قَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ:أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

40۔ موسیٰ الجہنی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ فاطمہ بنت علی کے پاس آیا تو میرے دوست [ابومہل] نے ان سے کہا: کیا آپ نے اپنے والد گرامی کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ تو وہ فرمانے لگیں: مجھے سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے ساتھ نسبت وہی ہے جو موسیٰ [علیہ السلام] کو ہارون [علیہ السلام] کے ساتھ تھی مگر میرے بعد نبی نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:369/6]

41- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ، فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ

41۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 57/12؛ مسند الامام احمد: 350/5؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1354؛ وصححہ ابن حبان [6930] والحاکم [129/130/2] اس کی سند اعمش راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ مگر روایت صحیح ہے۔]

42- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي غَنِيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ، فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَذَكَرْتُ عَلِيًّا فَتَنَقَّصْتُهُ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ وَجْهُهُ قَالَ: يَا بُرَيْدَةُ أَلَسْتُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

42۔ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گیا وہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا میرے ساتھ سلوک اچھا نہیں تھا یمن سے واپسی پر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور ان کی تنقیص کی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا: اے بریدہ کیا میں مسلمانوں کو ان کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، تو فرمایا: جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 83،48/12؛ مسند الامام احمد: 347/5؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 110/3؛ وقال: صحیح علی شرط الشیخین۔ اس کی سند حکم بن عتیبہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ مسند البزار [کشف الاستار: 2534] میں اس کی متابعت عدی بن ثابت کوفی نے کر رکھی ہے لیکن اس کی سند میں عبدالغفار بن القاسم راوی وضاع [جھوٹی احادث گھڑنے والا] ہے۔ یوں یہ متابعت مفید نہ ہوگی مگر یہ روایت صحیح ہے۔]

43- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي

43- سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے میں ان سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مسلمان کا دوست ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسناد حسن]

[مسند الطیالسی: 829؛ مسند الامام احمد: 437/438/4؛ سنن

الترمذی:3712؛ وقال حسن غریب، وصححہ الحاکم [110،111/3] علی شرط مسلم امام ابن حبان [6929] نے اس کو صحیح کہا ہے۔]

44- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي حَبَشِيُّ بْنُ جُنَادَةَ السَّلُولِيُّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:عَلِيٌّ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ

44۔ ابن جنادہ السلولی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں: میری ذمہ داری میرے اور علی کے علاوہ کوئی نہیں ادا کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:164/4]

45- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَنَزَلَ غَدِيرَ خُمٍّ أَمَرَ بِدَوْحَاتٍ، فَقُمِمْنَ، ثُمَّ قَالَ: " كَأَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَأَجَبْتُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي،

فَانْظُرُوا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا؟ فَإِنَّهُمَا لَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ " ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللهَ مَوْلَايَ، وَأَنَا وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ:مَنْ كُنْتُ وَلِيُّهُ فَهَذَا وَلِيُّهُ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاه فَقُلْتُ لِزَيْدٍ: سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ فِي الدَّوْحَاتِ رَجُلٌ إِلَّا رَآهُ بِعَيْنِهِ وَسَمِعَ بِأُذُنِهِ

45۔ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوادع سے واپس پلٹے تو غدیر خم کے مقام پر اترے اور خیمے کھڑے کرنے کا حکم کا دیا پھر فرمایا: گویا کہ مجھے بلایا گیا ہے [پھر فرمایا] میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان میں ایک دوسری سے بڑی ہے ایک اللہ کی کتاب [یعنی قرآن] اور دوسری میری عترت [یعنی میرے اہل بیت] البتہ تم غور کرو کہ میرے بعد ان دونوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتے ہو؟ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں ہر مومن کا مولیٰ ہوں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا: اے اللہ جو علی کا دوست ہے اس کو تو بھی اپنا دوست بنا جو علی کا دشمن ہے اس کو تو بھی اپنا دشمن بنا۔

حدیث کی سند کے ایک راوی سیدنا ابوالطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے یہ حدیث [بذات خود] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سماعت فرمائی ہے تو انہوں ے فرمایا: اس وقت وہاں جو شخص بھی خیموں میں موحود تھا اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اپنے کانوں سے سنا ہے [کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس حدیث مبارک کو بیان فرمار ہے تھے]

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند الامام احمد:118/1؛السنۃ لابن ابی عاصم:1365؛المستدرک علی الصحیحین للحاکم:118/3؛اس کی سند حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے[فانہما من یتفرقا حتی یرد علی الحوض]کے الفاظ کے علاوہ باقی الفاظ صحیح احادیث سے ثابت ہیں۔]

46- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا قَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالُوا: هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ، فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا قَالَ:انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَوَاللهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ

46- سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن یہ

فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ جب صبح ہوئی تو صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے اور ہر ایک شخص امید کیے ہوئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی کو جھنڈا اعطا فرمائیں گے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھ میں تکلیف ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بلانے لوگوں کو بھیجا تو ان کو لایا گیا۔۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈالا اور ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی آنکھیں اس طرح ٹھیک ہوگئیں گویا کہ کوئی تکلیف ہی نہ تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جھنڈا دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے روانہ ہونا جب تم ان کے پاس میدان جنگ میں پہنچ جاؤ تو ان کو سلام کی دعوت دینا اور ان کو بتانا کہ ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں،، بخدا اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص بھی ہدایت پا جاتا ہے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3701؛ صحیح مسلم:2406]

47- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِينٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ: " لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ أَوْ قَالَ: «يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَدَعَا عَلِيًّا، وَهُوَ أَرْمَدُ فَفَتَحَ اللهُ عَلَى يَعْنِي يَدَيْهِ

47۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ اس وقت وہ آشوبِ چشم میں مبتلا تھے تو اللہ رب العزت نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر فتح دی۔

تحقیق و تخریج:

[سندہ قوی]

[المعجم الکبیر للطبرانی: 361/12؛ رقم: 594]

48- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَدْفَعَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَدَعَا بِهِ فَبَزَقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَفَّيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا عَيْنَي عَلِيٍّ وَدَفَعَ إِلَيْهِ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ

48۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن فرمایا: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور

اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔لوگ اس کی امید کرنے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی کہاں ہیں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی آنکھ میں تکلیف ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعابِ دہن لگا کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آنکھوں پر پھیرا اور جھنڈا ان کو عطا فرمایا[اور فرمایا:] اللہ اس دن فتح عطا فرمائے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ :69/12؛ مسند اسحاق بن راہویۃ:209؛ وصحیح ابن حبان:6933]

49- قَرَأْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَلَمْ يَقُلْ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ جُلُوسٌ، فَدَخَلَ عَلِيٌّ، فَلَمَّا دَخَلَ خَرَجُوا، فَلَمَّا خَرَجُوا تَلَاوَمُوا فَقَالُوا: وَاللهِ مَا أَخْرَجَنَا وَأَدْخَلَهُ، فَرَجَعُوا فَدَخَلُوا فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَنَا أَدْخَلْتُهُ وَأَخْرَجْتُكُمْ، بَلِ اللهِ أَدْخَلَهُ وَأَخْرَجَكُمْ

49- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اور کچھ لوگ بھی وہاں موجود تھے تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے جب وہ اندر

داخل ہوئے تو لوگ باہر چلے گئے اور باہر جا کر ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! ہمیں (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) نکالا نہیں ہے اور اُن (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کو داخل کیا ہے تو واپس اندر چلے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے یہاں علی کو داخل نہیں کیا اور تم کو یہاں سے نکالا نہیں بلکہ اللہ رب العزت نے اس کو داخل کیا ہے اور تم کو نکالا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند البزار، کشف الاستار: 2556؛ طبقات المحدثین باصبہان لابی الشیخ: 165؛ تاریخ اصبہان لابی نعیم: 2/177؛ تاریخ بغداد للخطیب: 219،220/3؛ اس کی سند سفیان بن عیینہ کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، اس روایت کے بارے میں امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیثا منکرا مالہ اصل: العلل والمعرفۃ الرجال لاحمد روایۃ المروزی: 280؛ جس میں سفیان نے سماع کی تصریح کر رکھی ہے، وہ مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے]

تنبیہ: المعجم الکبیر للطبرانی [114/12] میں اس کا ایک سخت ترین ضعیف شاہد بھی ہے۔ جس میں حسین اشقر، کثیر النواء اور ابو عبداللہ میمون بصری تینوں جمہور کے نزدیک ضعیف ہیں۔ محمد بن حماد بن عمرو ازدی راوی کی توثیق نہیں مل سکی۔

50- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ:

وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ إِلَيَّ، أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

50۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: آپ سے محبت کرنے والا مومن ہوگا اور بغض رکھنے والا منافق ہوگا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:78]

51- وَفِيمَا قَرَأَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةَ، وَعَلِيٍّ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَا رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ

51۔ قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے: کہ [قرآن کی] یہ آیت [ترجمہ: یہ دونوں اپنے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں] ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جنہوں نے جنگ بدر کے موقع پر آپس میں نعرہ مبارزت بلند کیا تھا۔ وہ سیدنا علی، سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم [مسلمانوں کا ایک گروہ] اور شیبہ بن ربیعہ؛ عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ [کفار کا ایک گروہ] تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3965؛ صحیح مسلم:3033]

أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے فضائل

52- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جَمْهَانَ، عَنْ سَفِينَةَ، مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ مُلْكًا بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ: فَحَسَبْنَا فَوَجَدْنَا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيًّا

52- سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مدت خلافت 30 سال ہوگی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے شمار کیا، وہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[المعجم الکبیر للطبرانی: 89/1؛ رقم: 136؛ الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم: 129/1؛ رقم: 140؛ الشریعۃ للآجری: 1705/4؛ رقم: 1178]

53- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ الحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ الْحُرِّ بْنِ صَيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الأَخْنَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: اهْتَزَّ حِرَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اثْبُتْ حِرَاءُ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَأَنا

53۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حراء کے پہاڑ پر تھے] حراء پہاڑ نے حرکت کرنا شروع کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حراء ٹھہر جا بلاشبہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ وہ [حراء پہاڑ موجود لوگ] یہ ہیں: سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمن بن عوف، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم اور میں۔ [یعنی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی ذات مبارک خود]۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 15/12؛ مسند الشاشی: 195،194،192؛
واخرجہ ابوداؤد: 4649؛ والترمذی: 3757؛ وقال حسن]

فَضَائِلُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فضائل

54- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:مَا احْتَذَى النِّعَالَ، وَلَا رَكِبَ الْكُورَ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا، وَلَا وَطِئَ التُّرَابَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

54۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جوتا پہننے، سواری پر سوار ہونے، اونٹنی پر بیٹھنے اور پیدل چلنے کے حوالے [یعنی ان عادات واطوار کے اعتبار] سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ سے افضل کوئی اور شخص نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسناد صحیح]

[مسند الامام احمد:413/2؛ سنن الترمذی:3764؛ وقال حسن صحیح؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:41،209/3؛ وقال: صحیح علی شرط البخاری ووافقہ

الذہبی؛ المعجم الاوسط للطبرانی:7069]

55- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ:السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

55۔ امام عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو سلام کرتے تو فرماتے: السلام علیکم اے ذوالجناحین [دو پروں والے کے] بیٹے [یہ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا لقب تھا]۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح بخاری:3709]

56- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَبِي، أَخْبَرَنَا قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:ثَابَ خَبَرٌ، ثَابَ خَبَرٌ، ثَابَ خَبَرٌ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي؟ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا حَتَّى إِذَا لَقُوا الْعَدُوَّ، لَكِنَّ زَيْدًا أُصِيبَ شَهِيدًا، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرٌ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ فَقُتِلَ شَهِيدًا، أَنَا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ

عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى أُصِيبَ شَهِيدًا فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبْعَيْه وَقَالَ:اللهُمَّ هَذَا سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ، فَانْتَصِرْ بِهِ فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللهِ

56۔ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [جیش الامراء کو روانہ کرتے وقت] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر جلوہ افروز ہوئے، اور نماز تیار ہے کی منادی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ایک افسوس ناک خبر ہے کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو زید شہید ہو گئے ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتی کہ وہ بھی شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہٰذا ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور [دشمن کے مقابلے میں] ثابت قدم رہے حتی کہ وہ بھی شہید ہو گئے لہٰذا ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے ان کو امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا: وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد فرما، اس دن سے ان کا نام سیف اللہ پڑ گیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 5/301، 300، 299؛ دلائل النبوۃ

للبیہقی :4/367،368؛ وصحیح ابن حبان:7048]

57- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي يَعْقُوبَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ:لَا تَبْكُوا أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ:ايتُونِي بِبَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرَاخٌ فَأَمَرَ بِحَلْقِ رُءُوسِنَا " ثُمَّ قَالَ:أَمَّا مُحَمَّدٌ فَشَبِيهُ عَمِّنَا أَبِي طَالِبٍ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ فَشَبِيهُ خَلْقِي وَخُلُقِي ثُمَّ أَخَذَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَالَ:اللهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ، وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ، اللهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ، وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ، اللهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِي أَهْلِهِ وَبَارِكْ لِعَبْدِ اللهِ فِي صَفْقَةِ يَمِينِهِ

57۔ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موقع پر] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن بعد سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا، پھر فرمایا: میرے دونوں بھتیجوں کو میرے پاس لاؤ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا ہم اس وقت چوزوں کی طرح کے تھے [یعنی عمر میں بہت چھوٹے تھے، ابھی بالکل بچے تھے] نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نائی کو بلانے کا حکم دیا اس نے آ کر ہمارے سر مونڈے پھر فرمایا: ان میں سے محمد [بن جعفر] تو ہمارے چچا ابو طالب کے مشابہہ ہے اور عبداللہ [بن جعفر] سیرت وصورت کے اعتبار سے میرے مشابہہ ہے۔ پھر

میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے اللہ جعفر کے اہل خانہ کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے معاملے میں برکت عطا فرما، اے اللہ جعفر کے اہل خانہ کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے معاملے میں برکت عطا فرما، اے اللہ جعفر کے اہل خانہ کو اس کا نعم البدل عطا فرما اور عبداللہ کے دائیں ہاتھ کے معاملے میں برکت عطا فرما، [یعنی یہ دعا آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 1/205، 204؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4/36،37؛ واخرجہ ابوداؤد: 4192؛ مختصراً وصححہ النووی اسنادہ صحیح علی شرط البخاری ومسلم، ریاض الصالحین للنووی: 1642]

فَضَائِلُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ابْنَيْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَعَنْ أَبَوَيْهِمَا

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

58- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: إِنِّي مَعَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ مَرَّ عَلَى الْحَسَنِ فَوَضَعَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ: بِأَبِي شَبِيهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا شَبَهَ عَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ مَعَهُ فَجَعَلَ يَضْحَكُ

58- سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے گزرے تو

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کے ہم شکل ہیں۔ علی کے نہیں سیدنا علی ان کے ساتھ تھے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسکرا رہے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3750]

59- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ

59- ابو جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا یقیناً سیدنا حسن رضی اللہ عنہ ان کے مشابہہ ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3544؛ صحیح مسلم:2343]

60- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّ هَذَا فَأَحِبَّهُ

60- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس

سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3749؛ صحیح مسلم:2422]

61- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْحَسَنِ: اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ

61- سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا: اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر اور ان سے بھی محبت کر جو ان سے محبت کرتے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2421]

62- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي أَنَسًا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَخْطُبُ وَالْحَسَنُ عَلَى فَخِذِهِ فَيَتَكَلَّمُ مَا بَدَا لَهُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَيْهِ فَيُقَبِّلُهُ فَيَقُولُ:اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ قَالَ وَيَقُولُ:إِنِّي

لَأَرْجُو أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنْ أُمَّتِي

62۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی ران مبارک پر بٹھایا ہوا تھا اور اپنی چاہت کے مطابق لوگوں سے ہم کلام ہوتے پھر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوتے اور ان کو بوسہ دیتے اور فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر اور فرما رہے تھے: مجھے امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے میری امت کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[سنن ابی داؤد: 4662؛ سنن الترمذی: 3373؛ ورواہ البخاری: 3629]

63- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ الْحَسَنَ وَيَقُولُ:إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ عَلَى يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

63۔ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی گود میں لئے فرما رہے تھے: یہ میرا بیٹا سردار ہے امید ہے کہ اللہ اس کی وجہ سے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2704،3746]

64- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْنِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: دَخَلْتُ أَوْ رُبَّمَا دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَقَلَّبَانِ عَلَى بَطْنِهِ قَالَ: وَيَقُولُ:رَيْحَانَتَيَّ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

64- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ مبارک کا بوسہ لے رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: یہ دونوں میری امت کے پھول ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[اس کی سند امام حسن بصری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کے بارے میں [ہما ریحانتا من الدینا] کے الفاظ مسند الامام احمد[85/2] صحیح البخاری[3753] سنن الترمذی[3770] میں ثابت ہیں۔]

65- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

65- سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حسن وحسین سے محبت کرتا ہے تو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے تو وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[سنن ابن ماجۃ:143؛ المعجم الکبیر للطبرانی:48/3؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:187/3؛ وقال: صحیح الاسناد، ووافقہ الذہبی، اس کی سند سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ یہ روایت اپنے دوسرے طرق سے صحیح ہے۔]

66- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنِ الْحَكَمِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا ابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا

66- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حسن اور حسین اپنی خالہ کے بیٹوں عیسیٰ بن مریم اور یحییٰ بن زکریا [علیہما السلام] کے علاوہ تمام جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد:3/3،62،64،80،82؛سنن الترمذی:3768؛ وقال حسن صحیح؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/167،166؛ وصححہ ابن حبان:6959]

67- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا سَجَدَ وَثَبَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَى ظَهْرِهِ فَإِذَا أَرَادُوا أَنْ يَمْنَعُوهُمَا أَشَارَ إِلَيْهِمْ أَنْ دَعُوهُمَا فَلَمَّا صَلَّى وَضَعَهُمَا فِي حِجْرِهِ ثُمَّ قَالَ:مَنْ أَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ هَذَيْنِ

67۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے تو جب سجدہ کرتے تو سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر کھیلتے تو جب ان کو روکنے کا ارادے فرماتے تو ان کو نیچے اترنے کا اشارہ کرتے۔ جب نماز ادا فرمالی تو ان دونوں کو اپنی گود میں بٹھایا پھر فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو وہ ان دونوں سے بھی محبت کرے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند ابن ابی شیبۃ: 397؛ مسند الشاشی: 638؛ مسند ابی یعلی: 5017؛ مسند البزار: 1833؛ وصححہ ابن خزیمۃ: 887]

68- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ التَّيْمِيِّ، وَأَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَيَقُولُ:اللهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا

68۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر کہتے: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3747]

حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اور سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

69- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ: لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19]فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ، وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ، اخْتَصَمُوا يَوْمَ بَدْرٍ

69- قیس بن عبادہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے: کہ [قرآن کی] یہ آیت [ترجمہ: یہ دونوں اپنے اپنے رب کے بارے

میں جھگڑا کرتے ہیں] یہ سیدنا علی، سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم [مسلمانوں کا ایک گروہ] اور شیبہ بن ربیعہ؛ عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ [کفار کا ایک گروہ] کے متعلق نازل ہوئی تھی جو کہ انہوں نے جنگ بدر میں آپس میں جھگڑا کیا تھا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4477؛ صحیح مسلم:3033]

الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے فضائل

70- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ

70- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند الامام احمد: 300/1؛ سنن الترمذی: 3759؛ وقال حسن صحیح؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4 / 24، 23؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 325،329/3؛ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ

نے ان کی موافقت کی ہے۔ یاد رہے اس کی سند ضعیف ہے۔ اس میں عبدالاعلی بن عامر الثعلبی راوی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔]

71- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ أَبُو سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:هَذَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَجْوَدُ قُرَيْشٍ كَفًّا وَأَوْصَلُهَا

71- سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: عباس بن عبدالمطلب قریش کے سب سے زیادہ سخی اور اچھے خاندان کے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد:185/1؛ المعرفۃ والتاریخ للفسوی:502/1؛ المعجم الاوسط للطبرانی:1947؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:328،329/3؛ وصححہ ابن حبان:7052؛ والحاکم ووافقہ الذہبی]

72- أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَمُرَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ،

إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَجَلَسْنَا إِلَيْهِ فَقَالَ حَصِينٌ: يَا زَيْدُ، حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا شَهِدْتَ مَعَهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا فَحَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: " أَمَّا بَعْدُ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَهُ، وَإِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ، وَمَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى، وَمَنْ أَخْطَأَهُ وَتَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ، وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي " ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ حَصِينٌ: فَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ يَا زَيْدُ؟ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ؟ قَالَ: بَلَى، إِنَّ نِسَاءَهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَلَكِنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ مِنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: آلُ عَلِيٍّ، وَآلُ عُقَيْلٍ، وَآلُ جَعْفَرٍ، وَآلُ الْعَبَّاسِ

72۔ یزید بن حیان سے روایت ہے کہ میں، حصین بن سمرہ اور عمر بن سلیم سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حصین نے کہا: اے زید ہمیں وہ حدیث بیان کرو جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے۔ تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانی [ایک حوض] پر کھڑے ہوئے جسے غدیر خم کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا: اما بعد اے لوگو میں انسان ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا [موت کا فرشتہ] آ جائے اور میں [اس کی دعوت] قبول کرلوں میں تم میں دو بڑی چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان دونوں میں پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں نور اور ہدایت ہے جو تم

میں اس کو مضبوطی سے تھام لے وہ ہدایت پر ہوگا جس نے اس میں غلطی کی اور اس کو بھول گیا تو وہ گمراہی پر ہوگا اور دوسری چیز میرے اہلِ بیت ہیں۔ میں تم کو اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں، تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بات دہرائی۔ حصین نے [سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے] کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں تو انہوں نے کہا: ازواج مطہرات بھی اہل بیت سے ہیں۔ لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔ حصین نے کہا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آل، سیدنا عقیل رضی اللہ عنہ کی آل، سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی آل اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی آل ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2408]

73- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا، وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ: «مَا أَغْضَبَكَ؟» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ، إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ، وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ:وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى

يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ:يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي، إِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ

73۔ ربیعۃ بن حارث سے روایت ہے کہ ایک دن سیدنا عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس غصے کی حالت میں آئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: آج کیوں غصہ میں ہو؟ تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو بڑی خوشی سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو وہ خوش نہیں ہوتے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شدید غصہ آیا یہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ سرخ ہوگیا اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] کی جان ہے۔ کسی انسان کے دل میں ایمان نہیں داخل ہوسکتا جب تک وہ تم سے اللہ اور رسول کی وجہ سے محبت نہ کرے۔ پھر فرمایا: لوگوں میں جس کسی نے عباس کو تکلیف دی تو گویا اس نے مجھے تکلیف دی یقیناً چچا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مصنف ابن ابی شیبۃ :108/12؛ سنن الترمذی:3758؛ وقال حسن صحیح؛ اس کی سند ضعیف ہے۔ یزید بن ابی زیاد راوی جمہور کے نزدیک ضعیف اور سیئ الحفظ ہے۔؛ البتہ صحیح مسلم[983] میں [ان عم الرجل صنوابیه] کے الفاظ ثابت ہیں۔]

عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَبْرُ الْأُمَّةِ وَعَالِمُهَا وَتُرْجُمَانُ الْقُرْآنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حبر الامت، عالم الامت اور ترجمان القرآن

سیدنا عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما کے فضائل

74- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ مَاءً فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: »مَنْ صَنَعَ ذَا؟« قُلْتُ: ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: »اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ

74- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت الخلاء میں داخل ہوئے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پانی پیش کیا تو [فارغ ہونے کے بعد] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو فرمایا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ابن عباس ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ اس کو فقاہت عطا فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:143؛صحیح مسلم:2477]

75- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: دَعَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِيَنِي الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ

75- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لئے دو مرتبہ علم کی دعا فرمائی کہ اللہ مجھے حکمت [فہم دین] کی تعلیم عطا فرمائے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[سنن الترمذی:3823؛وقال حسن]

76- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ:اللهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ

76- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا: اے اللہ اس کو حکمت [فہم دین] کی تعلیم عطا فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3756]

زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

77- أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا زَيْدُمَا أَحَدٌ أَوْثَقُ فِي نَفْسِي، وَلَا آمَنُ عِنْدِي مِنْكَ، فَاذْكُرْهَا عَلَيَّ فَانْطَلَقْتُ، فَإِذَا هِيَ تَخْبِزُ عَجِينَهَا، فَلَمَّا رَأَيْتُهَا عَظُمَتْ فِي صَدْرِي حَتَّى مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَنْظُرَ إِلَيْهَا حِينَ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَهَا، فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِي، وَقُلْتُ: يَا زَيْنَبُ، أَبْشِرِي أَرْسَلَنِي نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ، فَقَالَتْ:مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتَّى أُوَامِرَ رَبِّي، فَقَامَتْ إِلَى مَسْجِدِهَا، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ إِذْنٍ

77- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کی [سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے طلاق دینے کے بعد] عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اے زید! اِن سے میرا ذکر کرو تو وہ اس کی طرف آئے وہ اس وقت اپنے آٹا کا خمیر کر رہی تھیں [سیدنا زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں] جب میں نے ان کو دیکھا کہ میرے دل میں ان کا مقام اس قدر آیا اور ان کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھ سکا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو یاد فرمایا تھا تو میں نے ان کی جانب اپنے پیٹھ موڑ لی اور میں نے کہا: اے زینب خوش ہو جاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا ہے وہ آپ رضی اللہ عنہا کو یاد فرما رہے ہیں۔ [یعنی آپ کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے] تو انہوں نے کہا: میں ایسا ابھی کچھ نہیں کروں گی یہاں تک کہ اپنے رب سے مشورہ نہیں کر لیتی۔ [یعنی میں پہلے استخارہ کروں گی] پس وہ [استخارہ کرنے کے لئے] نماز والی جگہ کھڑی ہو گئیں۔ ادھر سے قرآن کا نزول ہو گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس بغیر اجازت لئے تشریف لے آئے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:1428]

78- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمْرَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

78۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی قوم کا سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تو لوگوں کو یہ بات ناگوار گزری تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ان کی امارت پر طعن کرتے ہو تو یقیناً تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم یہ امارت کا صحیح حقدار شخص ہے یقیناً یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور یہ (اسامہ) بھی ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4469؛ صحیح مسلم:2466]

79- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَائِلُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَهِيَّ، يُحَدِّثُ أَنَّ عَائِشَةَ، كَانَتْ تَقُولُ: مَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فِي جَيْشٍ قَطُّ إِلَّا أَمَّرَهُ عَلَيْهِمْ، وَلَوْ بَقِيَ بَعْدَهُ لَاسْتَخْلَفَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ:اسْمُ الْبَهِيِّ عَبْدُ اللهِ

79۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو کسی لشکر میں بھیجتے تو ان کا امیر صرف انہی کو بناتے اگر وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زندہ رہتے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہی کو خلیفہ بناتے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند کے ایک راوی بہی کا نام عبداللہ ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 46/3؛ مسند الامام احمد: 227/6؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 519/12، 140/12؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 315/3؛ وقال: صحیح الاسناد]

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے فضائل

80- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ بِيَدِي وَيَدِ الْحَسَنِ فَيَقُولُ:اللهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا

80- سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو پکڑ کر کہتے: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3735]

81- أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ

أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى، ثُمَّ يَضَعُنَا ثُمَّ يَقُولُ: اللهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا

81۔ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پکڑ کر ایک ران پر بٹھاتے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے پھر فرمایا کرتے: اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6003]

82- أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: قَالَ عَبْدُ اللهِ طَعَنَ النَّاسُ فِي إِمَارَةِ ابْنِ زَيْدٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:إِنْ تَطْعَنُوا فِي إِمَارَةِ ابْنِ زَيْدٍ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ حَقِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَأُحِبُّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا، فَإِنَّهُ مِنْ خِيَارِكُمْ

82۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے [کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی قوم کا سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا] تو لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پس فرمایا: اگر تم ان کی امارت پر طعن کرتے ہو تو یقیناً تم

اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم یہ شخص امارت کا صحیح حقدار ہے یقینا یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور یہ (اسامہ) بھی ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے کی وصیت قبول کرو کیونکہ یہ تمہارا بہترین ساتھی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[اس کی سند میں امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی تدلیس ہے البتہ روایت صحیح ہے۔ انظر صحیح البخاری:6627؛ صحیح مسلم:2426]

83- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى قَالَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَمَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ، فَبَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ يَعِيبُونَ أُسَامَةَ وَيَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ تَعِيبُونَ أُسَامَةَ وَتَطْعَنُونَ فِي إِمَارَتِهِ، وَقَدْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ بِأَبِيهِ مِنْ قَبْلِ، وَإِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّ النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَيَّ، وَإِنَّ ابْنَهُ هَذَا مِنْ بَعْدِهِ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، فَاسْتَوْصُوا بِهِ خَيْرًا، فَإِنَّهُ مِنْ خِيَارِكُمْ قَالَ سَالِمٌ: فَمَا سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ قَطُّ إِلَّا قَالَ: مَا حَاشَا فَاطِمَةَ

83- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کا

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا تو لوگوں نے سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کو عیب دار ٹھہرایا اور ان کی امارت پر اعتراض کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے پس فرمایا: اگر تم ان کی امارت پر طعن کرتے ہو تو یقیناً تم اس سے پہلے اس کے باپ کی امارت پر بھی طعن کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم یہ شخص امارت کا صحیح حقدار ہے یقیناً یہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور یہ (اسامہ) بھی ان کے بعد مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارا بہترین ساتھی ہے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ صحیح]

[صحیح البخاری:6627؛ صحیح مسلم:2426]

زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے فضائل

84- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ وَهُوَ مُسْنَدٌ ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ:مَا مِنكُمُ الْيَوْمَ أَحَدٌ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي وَكَانَ يَقُولُ: إِلٰهِي إِلٰهُ إِبْرَاهِيمَ، وَدِينِي دِينُ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ: وَذَكَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى

84- سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ کعبۃ اللہ کے ساتھ اپنی پیٹھ مبارک لگائے فرما رہے تھے: آج اس دن میرے علاوہ تم میں کوئی دین ابراہیمی پر نہیں ہے۔ اور مزید فرما رہے تھے: میرا الٰہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا الٰہ ہے اور میرا دین سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزِ قیامت وہ

اس حال میں اٹھائے جائیں گے کہ وہ میرے اور عیسیٰ [علیہ السلام] کے درمیان اکیلے ہی ایک امت ہوں گے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو مرفوع کے علاوہ معلق ذکر کیا ہے، صحیح البخاری:3828]

85- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " وَهُوَ مُرْدِفِي إِلَى نُصُبٍ مِنَ الْأَنْصَابِ فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً، ثُمَّ صَنَعْنَاهَا لَهُ حَتَّى إِذَا نَضِجَتْ جَعَلْنَاهَا فِي سُفْرَتِنَا، ثُمَّ أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ وَهُوَ مُرْدِفِي فِي يَوْمٍ حَارٍّ مِنْ أَيَّامِ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَعْلَى الْوَادِي لَقِيَهُ زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فَحَيَّا أَحَدُهُمَا الْآخَرَ بِتَحِيَّةِ الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَا لِي أَرَى قَوْمَكَ قَدْ شَنِفُوا لَكَ فَقَالَ: أَمَّا وَاللهِ إِنَّ ذَلِكَ لَبِغَيْرِ نَائِرَةٍ كَانَتْ مِنِّي إِلَيْهِمْ، وَلَكِنِّي أَرَاهُمْ عَلَى ضَلَالَةٍ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي هَذَا الدِّينَ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى أَحْبَارِ يَثْرِبَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ، وَيُشْرِكُونَ بِهِ

قُلْتُ: مَا هَذَا بِالدِّينِ الَّذِي أَبْتَغِي، فَخَرَجْتُ حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى أَحْبَارِ خَيْبَرَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ وَيُشْرِكُونَ بِهِ فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِالدِّينِ الَّذِي أَبْتَغِي، فَخَرَجْتُ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى أَحْبَارِ فَدَكٍ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ وَيُشْرِكُونَ بِهِ فَقُلْتُ:مَا هَذَا بِالدِّينِ الَّذِي أَبْتَغِي، خَرَجْتُ حَتَّى أَقْدَمَ عَلَى أَحْبَارِ أَيْلَةَ فَوَجَدْتُهُمْ يَعْبُدُونَ اللهَ وَيُشْرِكُونَ بِهِ فَقُلْتُ: مَا هَذَا بِالدِّينِ الَّذِي أَبْتَغِي، فَقَالَ لِي حَبْرٌ مِنْ أَحْبَارِ الشَّامِ:أَتَسْأَلَ عَنْ دِينٍ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا يَعْبُدُ اللهَ بِهِ إِلَّا شَيْخًا بِالْجَزِيرَةِ؟ فَخَرَجْتُ فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي خَرَجْتُ لَهُ» فَقَالَ: إِنَّ كُلَّ مَنْ رَأَيْتَ فِي ضَلَالٍ إِنَّكَ تَسْأَلُ عَنْ دِينٍ هُوَ دِينُ اللهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ، وَقَدْ خَرَجَ فِي أَرْضِكَ نَبِيٌّ أَوْ هُوَ خَارِجٌ يَدْعُو إِلَيْهِ، ارْجِعْ فَصَدِّقْهُ وَاتَّبِعْهُ وَآمِنْ بِمَا جَاءَ بِهِ، فَلَمْ أُحِسَّ نَبِيًّا بَعْدُ، وَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ الَّذِي تَحْتَهُ، ثُمَّ قَدَّمْنَا إِلَيْهِ السُّفْرَةَ الَّتِي كَانَ فِيهَا الشِّوَاءُ فَقَالَ: مَا هَذَا؟ قُلْنَا: هَذِهِ الشَّاةُ ذَبَحْنَاهَا لِنَصْبِ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: إِنِّي لَا آكِلُ شَيْئًا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللهِ، ثُمَّ تَفَرَّقْنَا، وَكَانَ صَنَمَانِ مِنْ نُحَاسٍ يُقَالُ لَهُمَا إِسَافُ وَنَائِلَةُ، فَطَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطُفْتُ مَعَهُ، فَلَمَّا مَرَرْتُ مَسَحْتُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تَمَسَّهُ وَطُفْنَا فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَأَمَسَّنَّهُ أَنْظُرُ مَا يَقُولُ: فَمَسَحْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تَمَسَّهُ أَلَمْ تُنَهْ قَالَ: فَوَالَّذِي أَكْرَمَهُ وَأَنْزَلَ

عَلَيْهِ الْكِتَابَ مَا اسْتَلَمَ صَنَمًا حَتَّى أَكْرَمَهُ بِالَّذِي أَكْرَمَهُ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ قَالَ: وَمَاتَ زَيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أُمَّةً وَحْدَهُ

85۔ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیچھے سواری پر سوار ہو کر ایک بت کی جانب نکلے [قبل از نبوت] ہم [قریش] نے اس بت کے نام پر ایک بکری ذبح کی اور اس کا گوشت بنایا جب وہ گوشت پک کر تیار ہو گیا تو ہم نے اس کو دستر خوان کے تھیلے میں ڈال لیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پیچھے سواری پر لوٹ آئے، جب کہ وہ دن مکہ کے گرم ترین دنوں میں سے تھا۔ جب ہم وادی کے بلند مقام پر پہنچے تو وہاں زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات ہو گئی تو وہاں ان دونوں نے زمانہ جاہلیت کے انداز پر ایک دوسرے کو خوش آمدید کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: میرے خیال میں آپ کی قوم آپ کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے تو زید بن عمرو بن نفیل نے کہا: اللہ کی قسم میری قوم کا مجھ سے نفرت کرنا میری طرف سے ان پر کسی فتنہ و برائی کے بغیر ہے۔ لیکن میری رائے کے مطابق میری قوم گمراہی پر ہے اور میں اس دین [حقہ] کی تلاش میں نکلا ہوں یہاں تک کہ میں یثرب [مدینہ منورہ] کے یہودی علماء کے پاس آیا تو میں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے پایا۔ میں نے کہا: یہ وہ دین نہیں ہے جس کی تلاش میں میں نکلا ہوں پھر میں وہاں سے چلا اور خیبر کے یہودی علماء کے پاس آیا تو میں نے ان کو بھی اللہ تعالیٰ

کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے پایا۔ میں نے وہاں بھی کہا: یہ وہ دین نہیں ہے جس کی تلاش میں میں نکلا ہوں۔ پھر میں فدک کے یہودی علماء کے پاس آیا تو میں نے ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے پایا۔ میں نے کہا: یہ وہ دین نہیں ہے جس کی تلاش میں میں نکلا ہوں۔ پھر میں وہاں سے چلا اور ایلہ کے یہودی علماء کے پاس آیا تو میں نے ان کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرتے پایا۔ میں نے وہاں بھی کہا: یہ وہ دین نہیں ہے جس کی تلاش میں میں نکلا ہوں۔ اس کے بعد مجھے شام کے علماء میں سے ایک عالم نے کہا: کیا تو ایک ایسے دین کی تلاش میں ہے کہ تو کسی کو نہیں جانتا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتا ہو مگر اس جزیرہ عرب میں ایک بوڑھا ہے جو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتا ہے تو اس پر میں اس بوڑھے کے پاس آیا اور اس سے میں نے اپنے آنے کی غرض وغایت بیان کی تو اس نے کہا: جن جن لوگوں کو تو نے دیکھا ہے وہ سارے کے سارے گمراہ ہیں اور جس دین کی تلاش میں تو نکلا ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا دین ہے اور اس کے فرشتوں کا دین ہے۔ یقیناً تیری سرزمین [عرب] میں ایک نبی ظاہر ہو چکا ہے یا ظاہر ہونے والا ہے، جو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے گا تم واپس چلے جاؤ اور اس نبی کی تصدیق کرو، اس کی پیروی کرو اور جو کچھ وہ [پیغام الٰہی] لائے ہیں اس پر ایمان لاؤ لیکن اس کے بعد مجھے کوئی نبی نہیں ملا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ کو بٹھایا، پھر ہم نے بکری کا بھونا ہوا گوشت ایک دستر خوان پر ان کو پیش کیا، تو اس نے کہا: یہ کیا ہے؟ ہم نے کہا: یہ وہ بکری ہے جس کو ہم [مراد مشرکین قریش] نے فلاں بت پر ذبح کیا تھا،

انہوں نے کہا: بلاشبہ میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا گوشت نہیں کھاؤں گا پھر ہم ایک دوسرے سے جدا ہوئے اس وقت تانبے کے بنے ہوئے [صحنِ بیت اللہ میں] اساف اور نائلہ نامی دو بت نصب تھے میں نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے [کعبۃ اللہ کا] طواف کیا جب میں ان کے پاس سے گزرا تو میں نے اس کو چھونے کی کوشش کی اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مت چھونا بہر حال ہم نے طواف کیا، تو میں نے اپنے دل میں کہا: اب میں اس کو چھوتا ہوں بھلا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کیا فرماتے ہیں؟ میں نے پھر بت کو چھوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو مت ہاتھ لگاؤ کیا تم کو روکا نہیں گیا؟ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اکرام سے نوازا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کتاب [قرآن کریم] کو نازل فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی بت کو ہاتھ نہیں لگایا یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس اکرام سے نوازنا تھا نواز دیا [یعنی نبوت عطا فرمادی] اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی پیاری کتاب نازل فرمادی اور زید بن عمرو بن نفیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی مبعوث ہونے سے قبل ہی فوت ہو گئے ان کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن عمرو بن نفیل کل قیامت کے دن ایک امت کی حیثیت سے آئیں گے۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

[الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم: 257؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 86/5؛ مسند

البزار:1331؛ مسند ابی یعلی:7212؛ دلائل النبوۃ للبیہقی:124/2؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:238/3؛ وقال: صحیح علی شرط مسلم، ووافقہ الذہبی

86- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا سَالِمٌ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّهُ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَقَدَّمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةً فِيهَا لَحْمٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ:إِنِّي لَا آكِلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَصْنَامِكُمْ، وَلَا آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ، حَدَّثَ بِهَذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

86- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زید بن عمرو بن نفیل سے بلدح کے نشیبی حصہ میں ملاقات ہوئی۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ وحی سے پہلے کا واقعہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دستر خوان [جو آپ کو قریش نے دیا تھا] جس میں گوشت تھا۔ اسے زید بن عمرو کے سامنے پیش فرما دیا تو انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا: تم جو جانور اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں انہیں نہیں کھاتا، میں اسی جانور کا گوشت کھاتا ہوں جس پر [ذبح کے وقت] اللہ کا نام لیا گیا ہو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3826]

سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کے فضائل

87- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حَصِينٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ فَقُلْتُ:أَلَا تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتِمُونَ عَلِيًّا؟ فَقَالَ: أَوَقَدْ فَعَلُوهَا، أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ فَقَالَ:اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ قُلْنَا:فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ:أَنَا

87۔ عبداللہ بن ظالم سے روایت ہے کہ میں سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو میں نے ان سے کہا: کیا آپ اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے کہ جس نے

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کا نشانہ بنانے کے لئے خطباء مقرر کئے ہوئے ہیں تو انہوں نے کہا: کیا واقع ہی انہوں نے ایسا کیا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ نو جنتی ہیں اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی جنتی ہونے کی گواہی دوں تو یقینا میں سچا ہوں۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُحد پہاڑ پر تھے تو وہ ہلنے لگا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء رک جاؤ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔ میں نے پھر پوچھا وہ کون ہیں [انہوں نے کہا] تو رسول اللہ نے فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف، سعد بن مالک رضی اللہ عنہم، پھر ہم نے پوچھا: دسویں کون ہیں؟ تو فرمایا: میں۔

تحقیق وتخریج:

(سنن نسائی الکبری — 8190)

[صحیح]

[مسند الامام احمد: 187/1]

-88 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنًا، يُحَدِّثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ

-88 یہ روایت حصین نے بھی اسی سند کے ساتھ بیان کی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

-89 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ

قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنِ ابْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: تَحَرَّكَ حِرَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرَ مِثْلَهُ

89- سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اُحد پہاڑ پر تھے تو] وہ ہلنے لگا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آگے اسی کے مثل بیان کیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد: 1/187؛ زوائد فضائل الصحابۃ لعبداللہ بن احمد: 84،254؛ مسند الشاشی: 214؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 3/316؛ 317]

90- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي جَدِّي رِيَاحُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: " أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَإِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَرْوِيَ عَلَيْهِ كَذِبًا يَسْأَلُنِي عَنْهُ إِذَا لَقِيتُهُ أَنَّهُ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ وَتَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَهُ لَسَمَّيْتُهُ فَرَجَّ أَهْلُ

الْمَسْجِدِ يُنَاشِدُونَهُ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ، صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ التَّاسِعُ؟ قَالَ:نَاشَدْتُمُونِي بِاللهِ الْعَظِيمِ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ

90۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا اور دل نے یاد کیا یہ کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی جھوٹی روایت بیان کروں کہ جس کے بارے میں مجھ سے روز قیامت سوال کیا جائے گا۔ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، عثمان بن عفان جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن مالک جنت میں، اور نوواں مسلمان بھی جنت میں اگر میں چاہوں تو اس کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ تو راوی کہتے ہیں کہ اہل مسجد نے اس پر شور کیا اور کہا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہم آپ رضی اللہ عنہ کو اس پر اللہ کی قسم دیتے ہیں کہ نوواں کون ہے؟۔ تو انہوں نے فرمایا: نوواں مسلمان میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل کر کے دس پورے ہو جاتے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مصنف ابن ابی شیبۃ:12/42،13،12؛ مسند الامام احمد:1/187؛ سنن ابی داؤد:4650؛ سنن ابن ماجۃ:133]

أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

91- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى: وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

91- سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر صدیق جنت میں، عمر فاروق جنت میں، عثمان غنی جنت میں، علی المرتضیٰ جنت میں، ایک دوسرے مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا: علی المرتضیٰ جنت میں، عثمان غنی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں، ابوعبیدہ بن جراح جنت میں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد: 193/1؛ سنن الترمذی: 3747؛ مسند ابی یعلی: 835؛ وصححہ ابن حبان: 7002]

-92 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: " فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التِّسْعَةَ، ثُمَّ سَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: نَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، أَنْتَ الْعَاشِرُ قَالَ: إِذْ نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ، أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

-92 سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے ایک جماعت میں حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس آدمی جنت میں ہیں۔ ابوبکر صدیق جنت میں، عمر فاروق جنت میں، علی المرتضیٰ جنت میں، عثمان غنی جنت میں، زبیر جنت میں، طلحہ جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں، ابوعبیدہ بن عبداللہ یعنی ابن جراح اور سعد بن ابی وقاص، اس طرح انہوں نے نو آدمیوں کو شمار کیا تو قوم نے کہا: کہ اے

ابوالاعور ہم آپ رضی اللہ عنہ سے اللہ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ کیا دسویں آپ رضی اللہ عنہ ہیں تو فرمایا: اگر تم مجھے اللہ کی قسم دیتے ہو تو (دسویں) ابوالاعور جنت میں ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[التاریخ الکبیر للبخاری: 273/5؛ فضائل الصحابۃ لاحمد بن حنبل: 85؛ سنن الترمذی: 3748؛ معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم الاصبہانی: 55،526؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 440/3]

93- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ:إِنَّ الْعَاقِبَ وَالسَّيِّدَ صَاحِبَيْ نَجْرَانَ أَتَيَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَا أَنْ يُلَاعِنَاهُ فَقَالَ:أَحَدُهُمَا لَا تُلَاعِنْهُ، فَوَاللهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا لَعَلَّنَا لَا نُفْلِحُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا قَالَا لَهُ: نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَ، فَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ: هَذَا أَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ

93۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران سے عاقب اور سید نامی دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مباہلہ کرنا چاہتے تھے۔ ان میں ایک دوسرے سے کہنے لگا: ان سے مباہلہ مت کرو کیونکہ اگر یہ واقع ہی

نبی ہوئے اگر دوران مباہلہ انہوں نے ہم پر لعنت بھیج دی تو ہم اور ہماری نسل کبھی کامیاب نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ ان دونوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: [ہم آپ سے مباہلہ نہیں کرتے] ہم آپ کو وہ کچھ دینے کے لئے تیار ہیں جو آپ مطالبہ کرتے ہیں پس آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیں جو واقع ہی امین کہلانے کا حق دار ہے تو صحابہ کرام سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عبیدہ کھڑے ہو جاؤ جب وہ دونوں شخص واپس جانے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس امت کا امین ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 412/3؛ مسند الامام احمد: 414/1؛ سنن ابن ماجۃ: 136؛ اس میں ابو اسحاق کی تدلیس ہے لیکن یہ حدیث صحیح البخاری [4380] صحیح مسلم [2420/55] میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے۔]

94- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ:جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ وَهُمَا صَاحِبَا نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا: ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ، فَجَثَا النَّاسُ فَقَالَ:قُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ

94- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عاقب اور سید نامی نجران کے دو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ ایک امین شخص کو بھیج دیں جو واقع ہی امانت دار کہلانے کا حقدار ہو تو صحابہ کرام سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو عبیدہ کھڑے ہو جاؤ۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری: 4381؛ صحیح مسلم: 2420/55]

95- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَصْرٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنَّ أَبَا إِسْحَاقَ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ: سَمِعْتُ صِلَةَ بْنَ زُفَرَ يَقُولُ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ ذَكَرَ أَهْلَ نَجْرَانَ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: ابْعَثْ عَلَيْنَا رَجُلًا أَمِينًا قَالَ: «لَأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ» فَاسْتَشْرَفَ لَهَا أَصْحَابُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ

95- سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجران کے چند لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمارے ساتھ ایک امین شخص کو بھیج دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں یقیناً تمہارے ساتھ ایک امانت دار شخص کو بھیجنے والا ہوں جو واقع ہی امانت دار کہلانے کا حقدار ہے تو صحابہ کرام سر اٹھا اٹھا کر دیکھنے لگے پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3745؛ صحیح مسلم:2420]

96- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، فِي حَدِيثِهِ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَأَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ خَالِدٍ: وَقَالَ أَبُو قِلَابَةَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

96- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے۔ یقیناً اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3744؛ صحیح مسلم:2419]

97- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ قُلْتُ: «أَيُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ؟ قَالَتْ: أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ:ثُمَّ مَنْ؟ فَسَكَتَتْ

97- عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون صحابی تھا؟ فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ پھر ان کے بعد: سیدنا ابوعبیدہ بن

جراح رضی اللہ عنہ۔ میں نے پوچھا: پھر کون ہیں تو وہ خاموش ہو گئیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 6/218؛ سنن الترمذی: 3657؛ سنن ابن ماجۃ: 102؛ وصححہ ابن خزیمۃ: 1241؛ وابوعوانۃ: 2/268]

98- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَمُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَ؟ قَالَتْ:أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قِيلَ لَهَا: مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَتْ:عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا، مَنْ بَعْدَ عُمَرَ؟ قَالَتْ:أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَى ذَا

98- ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا جب ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے تو انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر پوچھا گیا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد تو وہ فرمانے لگیں: سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پھر پوچھا گیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بعد تو انہوں نے فرمایا: سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پھر وہ خاموش ہو گئیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم: 2385]

عُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے فضائل

99- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا لَقَدْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ} [الحج: 19]فِي عَلِيٍّ، وَحَمْزَةَ، وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اخْتَصَمُوا يَوْمَ بَدْرٍ

99- قیس بن عباد سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ قسم کھا کر کہتے تھے: کہ [قرآن کی] یہ آیت [ترجمہ: یہ دونوں اپنے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کرتے ہیں] ان لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جنہوں نے جنگ بدر کے موقع پر آپس میں نعرہ مبارزت بلند کیا تھا۔ وہ سیدنا علی، سیدنا حمزہ اور سیدنا عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم [مسلمانوں کا ایک گروہ] اور شیبہ بن ربیعہ اور عتبہ بن ربیعہ [کفار کا ایک گروہ] تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4744؛ صحیح مسلم:3033]

عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے فضائل

100- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُرُّ بْنُ صَيَّاحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ: قَامَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وعَلِيٌّ في الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ التَّاسِعَ لَسَمَّيْتُ فَظَنَنَّاهُ يَعْنِي نَفْسِهِ

100۔ عبدالرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر بیان کیا کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، سعد جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں اور اگر میں چاہوں تو نوویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہا ہم نے گمان کیا کہ نوویں آدمی سے مراد ان [سیدنا سعید بن

زید رضی اللہ عنہ] کی اپنی ذات مبارک ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ:15/12؛ مسند الشاشی:192،194،195؛
واخرجہ ابوداوٗد:4649؛ والترمذی:3757؛ وقال حسن]

101- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَصِينٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: خَطَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَسَبَّ عَلِيًّا فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَمِعْتُهُ يَقُولُ:اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ هِلَالُ بْنُ يَسَافٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ.

101۔ عبداللہ بن ظالم سے روایت ہے کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اوراس میں انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سب وشتم کا نشانہ بنایا تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے حراء رک جاؤ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ اس [احد پہاڑ] پر اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا

طلحہ، زبیر، سیدنا سعد بن مالک، سیدنا عبدالرحمن بن عوف اور سعید بن زید رضی اللہ عنہم تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح] سنن نسائی الکبریٰ (8205)

[مسند الامام احمد: 187/1]

102- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: اسْتَقْبَلْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: «أُمَرَاؤُنَا يَأْمُرُونَنَا أَنْ نَلْعَنَ إِخْوَانَنَا، وَإِنَّا لَا نَلْعَنُهُمْ» وَلَكِنْ نَقُولُ: عَفَا اللهُ عَنْهُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَتَكُونُ بَعْدِي فِتَنٌ يَكُونُ فِيهَا وَيَكُونُ» فَقَالَ رَجُلٌ: لَئِنْ أَدْرَكْنَاهَا لَنَهْلِكَنَّ قَالَ:بِحَسْبِكُمُ الْقَتْلُ قَالَ: ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي أَحْبَبْتُ عَلِيًّا لَمْ أُحِبَّهُ شَيْئًا قَطُّ قَالَ:أَحْبَبْتَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أنشأ يُحَدِّثُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَسَعْدٌ، وَلَوْ شِئْتُ عَدَدْتُ الْعَاشِرَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَالَ:اثْبُتْ حِرَاءُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ

102- عبداللہ بن ظالم سے روایت ہے کہ میں سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا: ہمیں ہمارے حکمران یہ حکم دیتے ہیں کہ ہم اپنے بھائیوں پر

لعن طعن کریں اور بلاشبہ ہم ان پر لعن طعن نہیں کریں گے بلکہ ہم یہ کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے: عنقریب میرے بعد ایسے فتنے ہوں گے جن میں یوں یوں ہو گا ایک شخص آیا۔ اس نے سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ہر چیز سے زیادہ محبت ہے انہوں نے کہا: تم ایک جنتی انسان سے محبت کرتے ہو۔ پھر سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمن اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہم [حراء پہاڑ پر] تھے اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کا نام بھی بتا سکتا ہوں یعنی ان کی اپنی ذات مبارک پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء رک جاؤ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ حسن]

سنن نسائی الکبریٰ (8206)

[مسند الامام احمد: 187/1؛ السنۃ لابن ابی عاصم: 1425؛ زوائد فضائل الصحابۃ لعبداللہ بن احمد بن حنبل: 84،254؛ مسند الشاشی: 214؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 316،316/3]

طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

103- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اهْدِهْ فَمَا عَلَيْكِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

103۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہم غارِ حرا پر تھے تو وہ پتھر ہلنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد رک جاؤ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2417]

104- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَصِينٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ أَقَامَ مُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ خُطَبَاءَ يَتَنَاوَلُونَ عَلِيًّا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ:أَلَا تَرَى هَذَا الظَّالِمَ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ قُلْتُ مَنِ التِّسْعَةُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ: اثْبُتْ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ قَالَ: وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ: مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ:أَنَا

104- عبداللہ بن ظالم سے روایت ہے کہ میں نے سنا سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان فرمارہے تھے: جب سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ پہنچے تو سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر خطبہ دیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عیب جوئی کرنے لگے پس سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے میرا [عبداللہ بن ظالم کا] ہاتھ پکڑا اور فرمایا: کیا تم اس ظالم شخص کی طرف نہیں دیکھتے جو ہمیں ایک جنتی شخص پر لعن طعن کرنے کا حکم دے رہا ہے۔ میں نو کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں چنانچہ اگر میں چاہوں تو دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دے سکتا ہوں میں نے کہا: وہ کون ہیں؟ انہوں نے بیان کیا:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حراء پہاڑ پر تھے (اس نے حرکت کرنا شروع کی) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حراء ٹھہر جا بلاشبہ تجھ پر صرف نبی، صدیق اور شہید ہیں۔ سیدنا سعید رضی اللہ عنہ سے کہا گیا وہ کون تھے؟ تو فرمایا: سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا سعد اور سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم۔ میں نے پوچھا: دسویں کون ہیں؟ تو فرمایا: میں۔ [یعنی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی ذات مبارک خود]۔

تحقیق وتخریج:

سنن نسائی الکبریٰ (8208)

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد: 187/1؛ زوائد فضائل الصحابہ لعبداللہ بن احمد: 84،254؛ مسند الشاشی: 214؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 316،317/3]

الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

105- أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ قَالَ: لَا إِخَالُهُ يُتَّهَمُ عَلَيْنَا قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ رُعَافٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، فَقِيلَ لَهُ:اسْتَخْلِفْ فَقَالَ: فَقَالُوا: الزُّبَيْرُ فَقَالَ:أَمَا وَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنْ كَانَ لَأَخْيَرَهُمْ وَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

105۔ مروان سے روایت ہے کہ عام الرعاف میں ایک مرتبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی ناک سے بہت خون نکلا [جس کو نکسیر کہا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ زندگی سے ناامید ہو گئے] تو ان سے کہا گیا: کسی کو اپنا خلیفہ بنا جائیں۔ انہوں نے [مطالبہ کرنے والے آدمی کو] کہا: [لوگ کیا کہتے ہیں اس آدمی نے کہا] لوگوں کی رائے یہ ہے: سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو بنا دیں تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں، اس ذات کی قسم جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے۔ میری رائے کے مطابق وہ سب سے بہتر اور نبی کریم ﷺ کی نظروں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3717]

106- أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حَرِّ بْنِ صِيَاحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عِنْدَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو

106۔ عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے کہ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کچھ کہا تو سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرما رہے تھے: اہل قریش میں سے دس آدمی جنت میں ہیں، ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، علی جنت میں، عثمان جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبد الرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن ابی وقاص جنت میں اور سعید بن زید جنت میں۔

(8210 - سنن نسائی الکبریٰ)

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 15/12؛ مسند الشاشی: 192،194،195؛
واخرجہ ابوداود: 4649؛ والترمذی: 3757؛ وقال حسن، وسندہ حسن]

107- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَسُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ

107- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سے ہمارے پاس بہتر خبر لانے والا کون ہے؟ تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری: 2761؛ صحیح مسلم: 2415]

108- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الزُّبَيْرُ هُوَ ابْنُ عَمَّتِي، وَحَوَارِيَّ مِنْ أُمَّتِي

108۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زبیر میرا چچا زاد بھائی ہے اور میری امت میں میرا حواری ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:314/3؛ مصنف ابن ابی شیبۃ:92/12]

109- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ مَعَ النِّسَاءِ فَنَظَرْتُ، فَإِذَ أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ إِلَى قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا رَجَعَ قُلْتُ: لَهُ يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ قَالَ:أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَأْتِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِمْ؟ فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ:فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

109۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے غزوہ احزاب کے موقع پر مجھے اور عمرو بن سلمہ کو عورتوں میں چھوڑ دیا گیا [کیونکہ یہ دونوں حضرات ابھی بچے تھے] میں نے اچانک دیکھا کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر بنو قریظہ کی طرف آ جا رہے ہیں دو یا تین مرتبہ ایسا ہوا پھر جب میں وہاں سے واپس آیا تو میں نے عرض

کیا: ابا جان میں نے آپ کو کئی مرتبہ آتے جاتے دیکھا ہے انہوں نے کہا: کیا واقع بیٹا تم نے دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کون ہے جو بنو قریظہ کی طرف جا کر ان کی [نقل و حرکت کی] اطلاع میرے پاس لا سکے اس پر میں وہاں گیا اور خبر لے کر واپس آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [فرطِ مسرت میں] اپنے والدین کا ایک ساتھ ذکر کر کے فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3720؛ صحیح مسلم:2416]

110- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

110- سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کے دن میرے لئے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کیا۔ (یعنی فرمایا تم پر میرے والدین قربان ہوں)

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3720؛ صحیح مسلم:2416]

سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

111- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ

111- سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کیا۔ (یعنی فرمایا تم پر میرے والدین قربان ہوں)

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3725؛ صحیح مسلم:2412]

112- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ

الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ:ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ قُتَيْبَةُ:وَهُوَ يُقَاتِلُ، وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ ارْمِ

112۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد کے دن میرے لئے اپنے والدین کو ایک ساتھ جمع کیا۔ (یعنی فرمایا تم پر میرے والدین قربان ہوں) اور آپ فرماتے تھے: [اے سعد] تیر چلاؤ تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند میں قتیبہ وہ یقاتل ہے اور قتیبہ نے ارم [تیر چلاؤ] کے لفظ کا ذکر نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4057؛ صحیح مسلم:2412]

113- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ يَسْهَرُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ:لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ هَذَا؟ قَالَ: أَنَا سَعْدٌ، جِئْتُ أَحْرُسُكَ، قَالَتْ:وَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

113۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد ابتدائی ایام میں ایک رات رسول اللہ ﷺ جاگتے رہے تو فرمایا: کاش آج کوئی نیک انسان میری حفاظت کرتا پس ہم ابھی یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ہم نے ہتھیار کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عرض کیا: میں سعد بن مالک ہوں۔ آپ ﷺ کی حفاظت کی خاطر آیا ہوں اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سو گئے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:7321؛ صحیح مسلم:2410]

114- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ:إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ

114۔ قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے: میں پہلا عربی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3728؛ صحیح مسلم:2966]

115- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ جَدِّهِ رِيَاحِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

قَالَ:أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أُسَمِّيَ التَّاسِعَ لَسَمَّيْتُهُ، أَنَا تَاسِعُ الْمُؤْمِنِينَ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَاشِرُ

115۔ سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ،ابوبکر جنت میں، عمر جنت میں، عثمان جنت میں، علی جنت میں، طلحہ جنت میں، زبیر جنت میں، عبدالرحمن بن عوف جنت میں، سعد بن مالک جنت میں اور سعید بن زید جنت میں۔ اور اگر میں چاہوں تو نویں کا نام بھی بتا سکتا ہوں [تو سنو] نواں مسلمان میں ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل کر کے دس پورے ہو جاتے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ:15/12؛ مسند الشاشی:192،194،195؛ واخرجہ ابوداؤد:4649؛ والترمذی:3757؛ وقال حسن، وسندہ حسن]

116- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ قَالَ: نُزِلَ فِيَّ وَفِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمُ ابْنُ

مَسْعُودٍ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ طَرَدْتَ هَؤُلَاءِ السِّفْلَةُ عَنْكَ، هُمُ الَّذِينَ يَلُونَكَ، فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ} [الأنعام:52]يُرِيدُونَ وَجْهَهُ إِلَى قَوْلِهِ {أَلَيْسَ اللهُ بِأَعْلَمَ بِالشَّاكِرِينَ} [الأنعام: 53]

116۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت میرے اور ان چھ صحابہ کرام کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی تھے، تو [کفار مکہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے] اور کہنے لگے: اے اللہ کے رسول، یہ کم تر لوگ جو آپ کے پاس آتے جاتے ہیں ان کو اپنے پاس سے دور کردو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل ہی دل میں کوئی بات کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرما دیا، [ترجمہ: ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں خاص اسی کی رضا کا قصد رکھتے ہیں] اس مقام سے لے کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک [ترجمہ: کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے]

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2416]

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ سَيِّدُ الْأَوْسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قبیلہ اوس کے سردار سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

117- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَوْبِ حَرِيرٍ، فَجَعَلُوا يَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهِ وَلِينِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْ هَذَا

117- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کپڑا دیا تو لوگ اس کی خوبصورتی دیکھ کر تعجب کرنے لگے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس ریشمی کپڑے سے کئی گنا بہتر ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3802؛ صحیح مسلم:2468]

118- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، يُحَدِّثُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: " نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حَكَمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَتَاهُ عَلَى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ:قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ:تُقَتَّلُ مُقَاتِلَتُهُمْ، وَتُسْبَى ذُرِّيَّتُهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللهِ وَرُبَّمَا قَالَ:قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ

118- سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ نے سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو ثالث بنا کر ہتھیار ڈال دیئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلانے کے لئے کوئی آدمی بھیجا وہ گدھے پر سوار ہو کر آئے جب وہ اس جگہ کے قریب آئے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے کے لئے منتخب کر رکھا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بنو قریظہ نے تم کو ثالث مان کر ہتھیار ڈال دیئے ہیں چنانچہ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ فیصلہ کیا: جتنے لوگ ان میں جنگ کے قابل ہیں ان کو قتل کر دیا جائے اور ان کے بچوں کو قیدی بنالیا جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: تم نے اللہ کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیا یا یہ فرمایا: جیسا کہ بادشاہ [اللہ رب العزت] کا حکم تھا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3804؛ صحیح مسلم:1768]

119- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، وَأَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَعْدًا، حَكَمَ عَلَى بَنِي قُرَيْظَةَ: أَنْ يُقَتَّلَ مِنْهُمْ كُلُّ مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي، وَأَنْ تُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، وَأَنْ تُقَسَّمَ أَمْوَالُهُمْ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَقَدْ حَكَمَ فِيهِمْ حُكْمَ اللهِ الَّذِي حَكَمَ بِهِ فَوْقَ سَبْعِ سَمَوَاتِهِ

119۔ عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بنو قریظہ کے بارے میں یہ فیصلہ صادر فرمایا: کہ ان میں جس شخص کے زیرِ ناف استرا استعمال کیا گیا ہے [یعنی بالغ ہے] اس کو قتل کر دیا جائے؛ ان کے بچوں کو قیدی بنالیا جائے اوران کے مال کو تقسیم کرلیا جائے جب ان کا یہ فیصلہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ تم نے وہی فیصلہ کیا جو سات آسمانوں کے اوپر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا تھا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند عبد بن حمید:149؛ مسند البزار:1091]

120- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَيَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَعْدٍ وَهُوَ يُدْفَنُ:إِنَّ هَذَا الْعَبْدَ الصَّالِحَ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ

120- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دفن فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نیک بندے [سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ] کی وجہ سے اللہ کا عرش حرکت میں آگیا اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد:327/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی:11/6؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:206/3؛ وصححہ ابن حبان[7033] وصححہ اسنادہ الحاکم ووافقہ الذہبی]

121- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عَوْفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

121۔ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے: سعد بن معاذ کی موت سے اللہ کا عرش ہل گیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:3/24؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد:3/434؛ مصنف ابن ابی شیبۃ:14/416، 12/142؛ مسند عبدبن حمید:871؛ مسند ابی یعلی:1260؛ المعجم الکبیر للطبرانی:6/10؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/227؛ تاریخ اصبھان لابی نعیم الاصبھانی:2/274؛ وقال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی۔ وفی الباب عن جابر عند البخاری:3803؛ ومسلم:2466؛ وعن انس عند مسلم:2467]

سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

قبیلہ خزرج کے سردار سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

122- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ} [النور: 4]قَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنْ أَنَا رَأَيْتُ لَكَاعِ قَدْ تَفَخَّذَهَا رَجُلٌ، لَا أَجْمَعُ الْأَرْبَعَةَ حَتَّى يَقْضِيَ الْآخَرُ حَاجَتَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اسْمَعُوا مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ

122- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی [جولوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت لگائیں پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں] تو سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت آپ پر اسی طرح نازل ہوئی ہے [یعنی اس کا حکم اس صورت میں ہے] کہ میں ایک بے حیا عورت کے رانوں میں کسی مرد کو دیکھوں، مگر میں چار گواہ نہ لاسکوں یہاں تک کہ دوسرا آدمی بھی اپنی حاجت پوری کرلے تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تمہارا سردار کہہ رہا ہے اس کو سنو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[سنن ابی داود: 2256؛ مسند الطیالسی: 2667؛ مسند ابی یعلی: 2740،2741؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 18/82،83؛ واخرجہ بنحوہ مختصرا البخاری: 4747]

ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے فضائل

123- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ} [الحجرات: 2]قَالَ: قَالَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ:أَنَا وَاللّٰهِ الَّذِي كُنْتُ أَرْفَعُ صَوْتِي عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ غَضِبَ عَلَيَّ فَحَزِنَ، وَاصْفَرَّ، فَفَقَدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عَنْهُ» فَقِيلَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، إِنَّهُ يَقُولُ: " إِنِّي أَخْشَى أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ إِنِّي كُنْتُ أَرْفَعُ صَوْتِي عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ» قَالَ: «فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا، رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

123۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی [اے ایمان والو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کرو اور ان سے اونچی آواز سے بات مت کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال برباد کر دیئے جائیں اور تمہیں خبر تک نہ ہو] اس پر سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ تو میں ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اپنی آواز کو اونچا کرتا ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ اللہ رب العزت نے مجھ پر غصے کا اظہار کیا ہے تو اس پر وہ غمزدہ ہوئے اور ان کا رنگ زرد ہو گیا۔ چنانچہ کئی دن تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مجلس میں ان کو غیر حاضر پایا تو ان کے بارے میں دریافت کیا اس پر کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہ کہتے ہیں کہ مجھے ڈر کہ کہیں میں جہنمی نہ ہو جاؤں کیونکہ میں اپنی آواز کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں بلند کرتا ہوں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان سے کہو [کہ تم جہنمی نہیں] بلکہ جنتی ہو اور فرمایا: وہ تو اہل جنت میں سے ایک ایسے آدمی ہیں جو کہ ہمارے سامنے چلتے پھرتے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4846؛ صحیح مسلم:119]

124- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَطَبَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ مَقْدَمَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَقَالَ:نَمْنَعُكَ مِمَّا نَمْنَعُ مِنْهُ أَنْفُسَنَا وَأَوْلَادَنَا، فَمَا لَنَا؟ قَالَ:الْجَنَّةُ قَالَ:رَضِينَا

124۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استقبال پر خطبہ ارشاد فرمایا: [یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] ہم آپ کا دفاع کریں گے جس طرح کہ ہم اپنی جانوں اور بچوں کا کرتے ہیں تو ہمیں اس پر کیا [اجر] ملے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جنت؛ تو انہوں نے عرض کیا: ہم اس پر راضی ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند ابی یعلی: 3772؛ مسند البزار: 6864؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 260/3؛ وقال: صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی]

مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے فضائل

125- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:اسْتَقْرِئُوا أَرْبَعَةً فَذَكَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَسَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ

125۔ مسروق سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: مجھے ہمیشہ ان سے اس وقت سے محبت رہی ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: چار بندوں سے قرآن پڑھو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [ان چار بندوں کے طور پر] سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا حذیفہ کے غلام سیدنا سالم، سیدنا اُبی بن کعب اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3806؛ صحیح مسلم:2464]

مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا معاذ بن عمرو بن الجموح رضی اللہ عنہ کے فضائل

126- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ سَهْلُ بْنُ بَيْضَاءَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ كَذَا: قَالَ سَهْلُ بْنُ بَيْضَاءَ

126- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر بڑے اچھے آدمی ہیں، عمر بڑے اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن الجراح بڑے اچھے آدمی ہیں، ثابت بن قیس بن شماس بڑے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن عمرو بن الجموح بڑے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل بڑے اچھے آدمی ہیں اور سہل بن بیضاء بڑے اچھے آدمی ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد:419/2؛ الادب المفرد للبخاری:354؛ السنۃ لابن ابی عاصم:1244؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:233،268/3؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:42/9؛ واخرجہ سنن الترمذی:3795وقال حسن ؛المستدرک علی الصحیحین للحاکم:289،425/3؛وصححہ علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی]

حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

127- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَأَصَابَهُ سَهْمُ غَرْبٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ، وَإِلَّا فَسَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا:هُبِلْتِ أَوَ جَنَّةٌ وَاحِدَةٌ؟ هِيَ إِنَّهَا لَجِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّهُ لَفِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى

127۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر میں ایک نامعلوم تیر لگ جانے سے شہید ہو گئے تھے اور انہوں نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو تو معلوم ہے کہ حارثہ کی میرے دل میں کس قدر محبت تھی۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو اس پر میں نہیں روؤں گی ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھیں کہ میں [رو رو کر اپنا] کیا [حال] کرتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: بیوقوف ہوئی ہو کیا کوئی جنت ایک ہی ہے۔

جنتیں تو بہت سی ہیں اور حارثہ فردوسِ اعلیٰ [اونچے درجات والی جنت] میں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6567]

128- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: انْطَلَقَ حَارِثَةُ ابْنُ عَمَّتِي نَظَّارًا يَوْمَ بَدْرٍ مَا انْطَلَقَ لِقِتَالٍ فَأَصَابَهُ سَهْمٌ، فَقَتَلَهُ فَجَاءَتْ عَمَّتِي أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْنِي حَارِثَةَ إِنْ يَكُنْ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ، وَإِلَّا فَسَتَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ، وَإِنَّ حَارِثَةَ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى

128- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے موقع پر تیر دیکھ رہے تھے۔ وہ ایک نامعلوم تیر لگ جانے سے شہید ہو گئے تھے سیدنا حارثہ رضی اللہ عنہ کی والدہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میرا بیٹا حارثہ جنت میں ہے تو میں اس پر صبر کروں گی اور اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید کروں گی [اگر ایسا نہیں ہے] ورنہ آپ دیکھیں کہ میں [رورو کر اپنا کیا] [حال] کرتی ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے حارثہ کی ماں بلا شبہ جنتیں تو بہت سی ہیں اور یقیناً حارثہ فردوسِ اعلیٰ [اونچے درجات والی جنت] میں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3982]

129- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:نِمْتُ فَرَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَسَمِعْتُ صَوْتَ قِرَاءَةٍ تُقْرَأُ فَقُلْتُ:قِرَاءَةُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: قِرَاءَةُ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ، وَكَانَ مِنْ أَبَرِّ النَّاسِ بِأُمِّهِ وَاللَّفْظُ لِإِسْحَاقَ

129۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں مجھے کسی قاری کی آواز آئی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی نیکی ہے، یہی نیکی ہے، یہی نیکی ہے۔ وہ (حارثہ) سب سے زیادہ اپنی ماں سے حسنِ سلوک کرنے والے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مصنف عبدالرزاق:20119؛مسند الامام احمد:151،166/6؛وصححہ الحاکم:208/3؛ووافقہ الذہبی،اس کی سند میں امام زہری مدلس ہیں جو کہ لفظ عن سے روایت کرر ہے ہیں۔سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔]

130- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَمُوسَى قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَرَانِي فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا أَنَا فِيهَا سَمِعْتُ صَوْتَ رَجُلٍ بِالْقُرْآنِ فَقُلْتُ:مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانِ كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ، كَذَاكَ الْبِرُّ

130۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں جنت دیکھی وہاں مجھے کسی قاری کی آواز آئی میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ حارثہ بن نعمان ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہی نیکی ہے، یہی نیکی ہے، یہی نیکی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[خلق الافعال العباد للبخاری:547؛اس کی سند میں امام زہری مدلس ہیں جو کہ لفظ عن سے روایت کرر ہے ہیں۔سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔]

بِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہ کے فضائل

131- أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُرِيتُ أَنِّي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفًا أَمَامِي فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا بِلَالٌ فَإِذَا قَصْرٌ أَبْيَضُ بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ:هَذَا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

131- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خواب کی حالت جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے کھٹکھٹاہٹ کو سنا۔ میں نے جبرائیل سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ انہوں نے کہا: یہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہیں پھر مجھے گھر کے صحن میں ایک خوبصورت لڑکی نظر آئی میں نے پوچھا: اے جبریل یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3679؛ صحیح مسلم:2457]

132- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ:حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ الْبَارِحَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ:مَا عَمِلْتُ فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَى عِنْدِي أَنِّي لَمْ أَطَّهَرْ طَهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ لِرَبِّي مَا كُتِبَ لِي أَنْ أُصَلِّيَ

132۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا: اے بلال تم مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں رات یا دن کے کسی وقت بھی وضو کیا ہے تو میں نے اس وضو کے نفل ضرور پڑھتا ہوں جتنی میری تقدیر میں لکھا گیا تھا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:1149؛ صحیح مسلم:2458]

133- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: اطْرُدْ هَؤُلَاءِ عَنْكَ، فَإِنَّهُمْ وَإِنَّهُمْ قَالَ: " وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمَا قَالَ:فَوَقَعَ فِي يَعْنِي نَفْسِهِ مَا شَاءَ اللهُ، وَحَدَّثَ بِهِ نَفْسَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ} [الأنعام: 52]وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ إِلَى {الظَّالِمِينَ} [الأنعام: 52]

133۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمیوں کا گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا[مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے]مشرکین نے کہا: آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹائیے بلاشبہ ان میں ایسے ایسے لوگ ہیں[یعنی وہ ان صحابہ کرام کو حقیر خیال کر رہے تھے]سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان چھ آدمیوں میں میں، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ ان میں سے دو کے نام میں بھول گیا ہوں اس وقت اللہ نے جو چاہا آپ کے دل میں آیا[یعنی ان صحابہ کرام کو اپنے پاس سے ہٹایا جانا چاہئے یا نہیں]اور رسول اللہ دل ہی دل میں کوئی بات کر رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرما دیا،[ترجمہ:ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں خاص اسی کی رضا کا قصد رکھتے ہیں]اس مقام سے لے کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک[ترجمہ: کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے]۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2413]

أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے فضائل

134- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ:إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ: وَسَمَّانِي قَالَ:سَمَّاكَ فَبَكَى

134- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ تمہارے سامنے قرآن پڑھوں تو سیدنا اُبی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں میرے لئے تیرا نام لیا ہے تو یہ سن کر سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ [خوشی کی انتہا کی وجہ سے] رونے لگ گئے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4961؛ صحیح مسلم:799]

135- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ بْنَ أَنَسٍ يَقُولُ: قَرَأْتُ الْقُرْآنَ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ وَقَرَأَ أَبُو الْعَالِيَةِ عَلَى أُبَيٍّ وَقَالَ أُبَيٌّ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُمِرْتُ أَنْ أُقْرِئَكَ الْقُرْآنَ قَالَ: أَوَ ذُكِرْتُ هُنَاكَ؟ قَالَ:نَعَمْ فَبَكَى أُبَيٌّ قَالَ:وَلَا أَدْرِي شَوْقًا، أَوْ خَوْفًا

135- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا ابو العالیہ کے سامنے قرآن پڑھا اور ابو العالیہ نے سیدنا ابی بن کعب کے سامنے قرآن پڑھا سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں۔ میں نے کہا: اسی طرح میرا ذکر کیا گیا ہے؟۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں تو یہ سن کر سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ [خوشی کی انتہا کی وجہ سے] رونے لگ گئے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ خوشی سے روئے یا خوف سے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[المعجم الاوسط للطبرانی:1679؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی:251/1؛الاحادیث المختارۃ للضیاء المقدسی:1147]

136- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ فَتَرَكَ آيَةً فَقَالَ:أَفِي الْقَوْمِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ؟ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ نَسِيتَ آيَةَ كَذَا وَكَذَا، أَوْ نُسِخَتْ؟ قَالَ:نُسِّيتُهَا

136۔ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز فجر پڑھائی تو ایک آیت چھوڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگوں میں ابی بن کعب ہے؟ تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ یہ آیت آپ بھول گئے ہیں یا چھوڑ گئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس آیت کو بھول گیا تھا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[القراۃ خلف الامام للبخاری:193؛ مسند الامام احمد:122/5؛ وصححہ ابن خزیمۃ:1647]

137- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: ابْنِ مَسْعُودٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ

137۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان چار بندوں ابن مسعود، اُبی بن کعب، معاذ بن جبل اور حذیفہ کے غلام سالم سے قرآن سیکھو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2464]

138- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، أَلَا وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

138- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے میری امت پر سب سے مہربان ابو بکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، ان میں سب سے زیادہ باحیا عثمان ہیں۔ سب سے بڑے قاری ابی بن کعب ہیں، علم میراث کے سب سے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں، حلال وحرام کو جاننے والے سب سے بڑھ کر معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 281/3؛ مسند الطیالسی: 2096؛ مشکل الآثار للطحاوی: 350،351/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 422/3؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 210/6؛ وصححہ ابن حبان [7131] والحاکم]

أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے فضائل

139- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ، نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ، نِعْمَ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ

139- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر بڑے اچھے آدمی ہیں، عمر بڑے اچھے آدمی ہیں، ابوعبیدہ بن الجراح بڑے اچھے آدمی ہیں، اسید بن حضیر بڑے اچھے آدمی ہیں، معاذ بن جبل بڑے اچھے آدمی ہیں اور عمر بن الجموح بڑے اچھے آدمی ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد:419/2؛ الادب المفرد للبخاری:354؛ السنۃ لابن ابی عاصم:1244؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:233،268/3؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم:42/9؛ واخرجہ سنن الترمذی:3795؛ وقال حسن والحاکم:289،425/3؛ وصححہ علی شرط مسلم ووافقہ الذہبی]

140- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ خَبَّابٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ بَيْنَا هُوَ لَيْلَةً يَقْرَأُ فِي مِرْبَدِهِ، إِذْ جَالَتْ فَرَسُهُ فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أُخْرَى فَقَرَأَ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا قَالَ أُسَيْدٌ: فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَ يَحْيَى، فَقُمْتُ إِلَيْهَا، فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فَوْقَ رَأْسِي، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ، عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا قَالَ: فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بَيْنَا أَنَا الْبَارِحَةَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فِي مِرْبَدِي، إِذْ جَالَتْ فَرَسِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ فَقَرَأْتُ، ثُمَّ جَالَتْ أَيْضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْرَأِ ابْنَ حُضَيْرٍ فَقَرَأْتُ، فَكَانَ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَخَشِيتُ أَنْ تَطَأَهُ فَرَأَيْتُ مِثْلَ الظُّلَّةِ، فِيهَا أَمْثَالُ السُّرُجِ عَرَجَتْ فِي الْجَوِّ حَتَّى مَا أَرَاهَا " فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ، كَانَتْ تَسْتَمِعُ لَكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ تَرَاهَا النَّاسُ لَا تَسْتَتِرُ مِنْهُمْ

140- سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اپنی

کھجور کے کھلیان میں ایک رات قرآن کی تلاوت کر رہے تھے کہ ان کا گھوڑا کودنے لگا اور وہ پڑھتے جاتے تھے اور پھر وہ کودتا تھا پھر وہ پڑھنے لگے تو اس نے پھر کودنا شروع کر دیا۔ سیدنا اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں خوف زدہ ہو گیا کہ کہیں یہ [میرے بیٹے] یحییٰ کو کچل نہ دے سو میں اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اس کو پھر نہ دیکھا۔ پھر میں صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گزشتہ رات کو میں اپنی کھجور کے کھلیان میں قرآن کی تلاوت کر رہا تھا کہ اچانک میرا گھوڑا کودنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر پڑھتا رہتا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پڑھتا گیا پھر وہ کودنے لگا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابن حضیر پڑھتا رہتا، انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پڑھتا رہا مگر میں پڑھ رہا تھا کہ میرا بیٹا یحییٰ قریب تھا تو میں خوف زدہ ہو گیا کہ یہ [گھوڑا] کہیں اس کو کچل ہی نہ دے اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سائبان سا میرے سر پر ہے کہ اس میں چراغ سے روشن ہیں اور وہ اوپر کو چڑھ گیا یہاں تک کہ میں نے اس کو پھر نہ دیکھا۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اللہ کے فرشتے تھے جو تمہاری تلاوت سن رہے تھے اگر تم تلاوت کرتے کرتے صبح کر دیتے تو لوگ ان [فرشتوں] کو دیکھتے اور وہ ان کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:5018؛ صحیح مسلم:796]

عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کے فضائل

141- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ كَانَا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ، فَخَرَجَا مِنْ عِنْدِهِ، فَأَضَاءَتْ عَصَا أَحَدِهِمَا، فَجَعَلَا يَمْشِيَانِ بِضَوْئِهَا، فَلَمَّا تَفَرَّقَا أَضَاءَتْ عَصَا الْآخَرِ

141۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسید بن حضیر اور سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہما دونوں ایک اندھیری رات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھے۔ جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے جانے لگے تو ان دونوں میں سے ایک کے عصا نے روشنی دینا شروع کر دی۔ پس وہ دونوں اس کی روشنی میں چلنے لگے۔ جب وہ دونوں جدا ہوئے تو دوسرے [جس کی ابھی منزل نہیں آئی تھی اس] کے عصا نے روشنی دینا شروع کر دی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3805]

جُلَيْبِيبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا جُلَیبِیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

142- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَقَالَ:هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَدْنَا فُلَانًا وَفُلَانًا فَقَالَ:هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ أَحَدٍ فِي الثَّانِيَةِ؟ قَالُوا: لَا قَالَ:لَكِنِّي أَفْقِدُ جُلَيْبِيبًا، انْطَلِقُوا فَالْتَمِسُوهُ فِي الْقَتْلَى فَإِذَا هُوَ قُتِلَ إِلَى جَنْبِهِ سَبْعَةٌ، قَدْ قَتَلَهُمْ، ثُمَّ قَتَلُوهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْبِرَ فَجَاءَ حَتَّى قَامَ عَلَيْهِ فَقَالَ:هَذَا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، قَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوهُ، هَذَا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، قَتَلَ سَبْعَةً، ثُمَّ قَتَلُوهُ يَقُولُهَا مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ حَمَلَهُ عَلَى سَاعِدِهِ، مَا لَهُ سَرِيرٌ إِلَّا سَاعِدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حُفِرَ لَهُ، وَدُفِنَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ غُسْلًا

142- سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا [ایک

مرتبہ]دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہوا۔لوگوں نے عرض کیا: ہاں فلاں فلاں شخص گم ہو گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہوا۔لوگوں نے عرض کیا: ہاں فلاں فلاں شخص گم ہو گیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہوا۔لوگوں نے عرض کیا: کوئی نہیں [یعنی اب پورے ہیں]۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جلیبیب کو نہیں دیکھتا۔لوگوں نے ان کو مردوں میں تلاش کیا تو ان کی لاش مبارک سات لاشوں کے پاس پائی جن کو سیدنا جلیبیب رضی اللہ عنہ نے مارا تھا وہ ان سات کو مار کر شہید ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہو کر پھر فرمایا: یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اس نے سات آدمیوں کو مارا پھر اس کو شہید کیا گیا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اس نے سات آدمیوں کو مارا پھر اس کو شہید کیا گیا ۔اس بات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ دہرایا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے اٹھایا اس کے بعد قبر کھدوائی اور دفن کر دیئے گئے [راوی نے] غسل کا ذکر نہیں کیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2472]

فَضْلُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عبداللہ بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل

143- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:جِيءَ بِأَبِي قَتِيلًا يَوْمَ أُحُدٍ، فَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ أُخْتُهُ تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تَبْكِيهِ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ

143- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد کے دن میرے والد کی لاش کو لایا گیا تو میری بہن فاطمہ نے ان پر رونا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان پر مت رو جب تک انہیں [ان کے جنازے کو یا لاش مبارک کو] اٹھایا نہیں گیا۔ فرشتوں نے برابر ان پر اپنے پروں کا سایہ کیے رکھا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2816؛ صحیح مسلم:2471]

فَضْلُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا جابر بن عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہما کے فضائل

144- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ:اسْتَغْفَرَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً لَيْلَةَ الْبَعِيرِ

144۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اونٹ والی رات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت کی تھی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند الطیالسی:1840؛ سنن الترمذی:3852؛ وقال حسن غریب؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:653/3؛ وصححہ ابن حبان[7142] وقال الحاکم: ہذا الحدیث صحیح الاسناد ۔اس کی سند ابوالزبیر المکی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔]

عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

145- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ فَأَتَيْتُهُ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ تُفَقِّهُهُ فَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيُّ، فَارِسُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْأُمَرَاءِ فَقَالَ: عَلَيْكُمْ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَإِنْ أُصِيبَ زَيْدٌ فَجَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنْ أُصِيبَ جَعْفَرُ فَعَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَوَثَبَ جَعْفَرٌ فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا كُنْتُ أَرْهَبُ أَنْ تَسْتَعْمِلَ عَلَيَّ زَيْدًا فَقَالَ:امْضِ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي فِي أَيِّ ذَلِكَ خَيْرٌ؟ فَانْطَلَقُوا، فَلَبِثُوا مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَأَمَرَ أَنْ يُنَادَى الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي؟ إِنَّهُمُ انْطَلِقُوا، فَلَقُوا الْعَدُوَّ، فَأُصِيبَ زَيْدٌ شَهِيدًا،

فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ النَّاسُ ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا، أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى قُتِلَ شَهِيدًا، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأُمَرَاءِ هُوَ أَمَّرَ نَفْسَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبُعَيْهِ ثُمَّ قَالَ:اللهُمَّ إِنَّهُ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ، فَانْتَصَرَ بِهِ ثُمَّ قَالَ:انْفِرُوا فَأَمِدُّوا إِخْوَانَكُمْ، وَلَا يَتَخَلَّفَنَّ أَحَدٌ فَنَفَرَ النَّاسُ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ مُشَاةً وَرُكْبَانًا

145۔ خالد بن سمیر سے روایت ہے کہ عبداللہ بن رباح ہمارے پاس آئے۔ انصار ان سے مسائل سمجھ رہے تھے اور انہوں نے کہا: ہمیں فارس رسول سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جیش الامراء نامی لشکر کو روانہ کرتے ہوئے فرمایا: تمہارے امیر زید بن حارثہ ہیں۔ اگر زید شہید ہوگئے تو جعفر بن ابی طالب امیر ہوں گے۔ اگر جعفر شہید ہو جائیں تو عبداللہ بن رواحہ انصاری امیر ہوں گے، اس پر سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، میرا خیال نہیں تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زید کو مجھ پر مقرر کریں گے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم روانہ ہو جاؤ کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس بات میں خیر ہے۔؟

چنانچہ وہ لشکر روانہ ہو گیا کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ گر ہوئے، اور نماز تیار ہے کی منادی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ایک افسوس

ناک خبر ہے کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو زید شہید ہو گئے ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتی کہ وہ شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہٰذا ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور [دشمن کے مقابلے میں] ثابت قدم رہے حتی کہ وہ بھی شہید ہو گئے لہٰذا ان کے لئے بخشش کی دعا کرو،، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے ان کو امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا: وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد فرما، اس دن سے ان کا نام سیف اللہ پڑ گیا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوچ کرو اور کوئی آدمی بھی پیچھے نہ رہے چنانچہ اس سخت گرمی کے موسم میں لوگ پیدل اور سوار ہو کر روانہ ہو گئے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 299، 300، 301/5: دلائل النبوۃ للبیہقی: 367،368/4؛ وصححہ ابن حبان: 7048]

146- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ

رَوَاحَةَ:لَوْ حَرَّكْتَ بِنَا الرِّكَابَ . فَقَالَ: قَدْ تَرَكْتُ قَوْلِي، قَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْمَعْ وَأَطِعْ، قَالَ: [البحر الرجز]

اللهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اللهُمَّ ارْحَمْهُ فَقَالَ عُمَرُ:وَجَبَتْ

146۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم سواریوں کو ہمارے لئے [اشعار کی ترغیب کے ذریعے] تیز چلاؤ اور فرمایا: تو نے تو میری بات چھوڑ دی ہے[یعنی میری بات کی طرف غور ہی نہیں کیا] تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:تم بات کو سنو اور اطاعت کرو تو سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اشعار پڑھے:اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے، نہ ہی صدقات وخیرات کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے ،اے اللہ ہمارے دلوں میں سکینت واطمینان نازل فرما اور اگر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ عبداللہ بن رواحہ پر رحمت کا نزول فرما، تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اللہ رب العزت کی رحمت عبداللہ بن رواحہ پر واجب ہو گئی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 393/3؛ مصنف ابن ابی شیبة: 395/6؛ الغیلانیات لابی بکر محمد بن عبداللہ البزار: 833؛ المخلصیات لابی الطاہر: 1461؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 227/10؛ الاحادیث المختارہ للضیاء المقدسی: 264؛ تاریخ دمشق لابن عساکر: 104/28؛ اس کی سند اسماعیل بن ابی خالد راوی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ البتہ یہ اشعار مشہور ثابت ہیں۔ انظر: صحیح البخاری: 6620؛ صحیح مسلم: 1803]

147- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ:يَا ابْنَ رَوَاحَةَ، انْزِلْ فَحَرِّكِ الرِّكَابَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ تَرَكْتُ ذَاكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اسْمَعْ وَأَطِعْ، قَالَ: فَرَمَى بِنَفْسِهِ وَقَالَ:

[البحر الرجز]

اللهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا ... وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا

فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا ... وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا

147۔ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اتر جاؤ اور ترغیب اشعار کے ذریعے تمام سواریوں کو تیز چلاؤ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس کام کو چھوڑ دیا ہے تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا: تم

بات کو سنو اور اطاعت کرو تو سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اس پر اپنے نفس کو نیچے اتارا اور یہ اشعار پڑھے: اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پا سکتے، نہ ہی صدقات و خیرات کرتے اور نہ ہی نماز پڑھتے، اے اللہ ہمارے دلوں میں سکینت و اطمینان نازل فرما اور اگر ہمارا دشمن سے مقابلہ ہو جائے تو ہمیں ثابت قدمی عطا فرما۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

اس میں وہی علت ہے جو اوپر والی حدیث میں ہے۔ اس میں ایک علت یہ بھی ہے کہ قیس بن ابی حازم کا سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے جیسا کہ حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قیس لم یدرک ابن رواحۃ۔ [تحفۃ الاشراف: 319/4] اس میں تیسری علتِ ضعف عمر بن علی المقدسی کی تدلیس ہے۔

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

148- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ

148- سیدنا سعد بن بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روئے زمین پر چلنے والے لوگوں میں عبداللہ بن سلام کے سوا کسی کے متعلق نہیں سنا کہ [ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:] وہ اہل جنت میں سے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3812؛ صحیح مسلم:2483]

149- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ

بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذًا الْمَوْتُ قِيلَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ:أَجْلِسُونِي قَالَ:إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَايَقُولُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَعِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا، فَأَسْلَمَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

149۔ یزید بن عمیر سے روایت ہے کہ جب سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا وقت قریب آیا تو ان سے کہا گیا:اے ابوعبدالرحمن ہمیں کوئی وصیت کریں ،انہوں نے فرمایا: مجھے بٹھادو، پھرارشادفرمایا:علم اور ایمان اپنی جگہ موجود ہیں، جوان کوتلاش کرے گا، وہ ان دونوں کو پالے گا،[راوی کہتے ہیں]انہوں نے تین باتیں ارشاد فرمائیں:تم چارآدمیوں کے پاس علم تلاش کرو،عویمرابوالدرداء کے پاس، سلمان فارسی کے پاس، عبداللہ بن مسعود کے پاس اور عبداللہ بن سلام کے پاس جو کہ پہلے یہودی تھے پھرانہوں نے اسلام قبول کیا، میں نے سنارسول اللہ ﷺ فرمار ہے تھے: یہ دس جنتیوں میں سے دسواں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:242،243/5؛التاریخ الصغیر للبخاری:73/1؛سنن الترمذی:3804؛وقال حسن غریب؛المعجم الکبیر للطبرانی:8514؛المستدرک علی الصحیحین للحاکم:270،416/3؛وصححہ ابن حبان[7165]وقال الحاکم:ہذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی]

150- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ: جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ فَقَالَ:" إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَأَوَّلُ مَا يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَالْوَلَدُ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ وَإِلَى أُمِّهِ؟ " قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِنَّ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ قَالَ:أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ، فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الْوَلَدُ، فَإِذَا سَبِقَ مَاءُ الرَّجُلِ نَزَعَ، وَإِنْ سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ نَزَعَتْهُ قَالَ:أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الْيَهُودُ قَوْمٌ بُهتٌ، وَإِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ عَنِّي بَهَتُونِي عِنْدَكَ، فَجَاءَتِ الْيَهُودُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللهِ فِيكُمْ؟ فَقَالُوا: خَيْرُنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا وَأَعْلَمُنَا قَالَ:أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللهُ مِنْ ذَاكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ:أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

رَسُولُ اللهِ قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا وَاسْتَنْقَصُوهُ فَقَالَ:هَذَا كُنْتُ أَخَافُهُ يَا رَسُولَ اللهِ

150۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ آمد کی خبر سنی تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ سے تین سوال کرتا ہوں جنہیں صرف نبی ہی جانتا ہے [بتائیں] علامات قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا کیا ہے؟، بچہ کب اپنے والد کے مشابہہ ہوتا ہے اور کب اپنی ماں کے مشابہہ ہوتا ہے؟۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل نے ابھی ابھی مجھے ان کے متعلق خبر دی ہے۔تو عبداللہ بن سلام نے کہا: فرشتوں میں سے یہی [جبریل ہی] یہودیوں کا دشمن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک علامات قیامت کا تعلق ہے تو پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر دے گی، رہا جنتیوں کا پہلا کھانا تو وہ مچھلی کے جگر کا ایک کنارہ ہوگا اور رہا بچے کی مشابہت کی بات تو جب آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجاتا ہے تو بچہ والد کے مشابہہ ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی غالب آجاتا ہے تو بچہ عورت کے مشابہہ ہوتا ہے۔[یہ جواب سن کر] انہوں نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور بے شک آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہودی بڑی بہتان باز قوم ہے۔۔اگر انہیں، اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق پوچھیں، میرے اسلام لانے کا پتہ ان کو چل گیا تو وہ بہتان لائیں گے، اتنے میں یہودی بھی آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبداللہ کا تمہارے ہاں کیا مقام ہے؟ انہوں نے کہا: وہ

ہم میں سب سے بہتر، سب سے بہتر کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں اور ہم میں سب سے بڑے عالم ہیں تو آپ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر عبداللہ بن سلام اسلام قبول کر لیں۔ انہوں نے کہا: اللہ انہیں اس سے پناہ میں رکھے۔ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسی دوران باہر تشریف لے آئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ پھر یہودی ان کے بارے میں کہنے لگے: وہ ہم میں سب سے برا ہے اور ہم میں سب سے برے کا بیٹا ہے، اور ان کی تنقیص کرنے لگے۔ تو سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہی وہ چیز تھی جس کا مجھے اندیشہ تھا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3329]

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے فضائل

151- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سرَّهُ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا كَمَا أُنْزِلَ، فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ

151- سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن اس طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے پس اسے چاہیے ابن مسعود کی قرأت پر پڑھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[یہ سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، لیکن یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

152- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ غَضًّا وَقَالَ إِسْحَاقُ:رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

152۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص پسند کرتا ہے کہ قرآن اس طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے پس اسے چاہیے ابن ام عبد [یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] کی قرأت پر پڑھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[اس کی سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، جہاں اس کی متابعت ہوئی وہاں ابراہیم نخعی کی تدلیس ہے۔اس کے حسن اور صحیح سند سے شواہد ثابت ہیں۔]

153- أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَخَيْثَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مَرْوَانَ، جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ: فَقَالَ عُمَرُ:مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ قَالَ: مِنَ الْعِرَاقِ، وَتَرَكْتُ بِهَا رَجُلًا يُمَلِّي الْمُصْحَفَ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِهِ قَالَ:وَمَنْ هُوَ؟ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ قَالَ:مَا فِي النَّاسِ أَحَدٌ أَحَقُّ بِذَلِكَ

مِنْهُ ثُمَّ قَالَ:أُحَدِّثُكَ عَنْ ذَلِكَ سَمَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْنَا فَسَمِعْنَا قِرَاءَةَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَسَمَّعَ فَقِيلَ: رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُصَلِّي قَالَ:سَلْ تُعْطَهْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ:مَنْ أَرَادَ أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَطْبًا كَمَا أُنْزِلَ فَلْيَقْرَأْهُ كَمَا يَقْرَأُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ

153۔ قیس بن مروان سے روایت ہے کہ ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: عراق سے اور وہاں آپ رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے آدمی کو گورنر بنایا ہے جو غافل دل سے قرآن کو لکھواتا ہے انہوں نے کہا: وہ کون ہیں؟ اس نے کہا: ابن مسعود تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ لوگوں میں سب سے زیادہ اس [مقام] کے حقدار ہیں پھر فرمایا: میں اس کے متعلق تم کو ایک حدیث بیان کرتا ہوں۔ ہم رات کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں باتیں کررہے تھے۔ جب ہم وہاں سے نکلے تو ہم نے مسجد میں ایک آدمی کو تلاوت کرتے ہوئے سنا تو کہا گیا: مہاجرین میں کوئی آدمی نماز پڑھ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سوال کرو تمہیں عطا کیا جائے گا۔ تین دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا، پھر فرمایا: جو شخص چاہتا ہے کہ قرآن اس طرح پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے پس اسے چاہیے ابن ام عبد [یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] کی قرأت پر پڑھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[یہ روایت اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے، البتہ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

154- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ. عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ:أَيُّ الْقِرَاءَتَيْنِ تَقْرَءُونَ؟ قُلْنَا: قِرَاءَةَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يعْرِضُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عُرِضَ عَلَيْهِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ فَشَهِدَ عَبْدُ اللهِ مَا نُسِخَ

154۔ ابوظبیان سے روایت ہے کہ ہمیں یہ کہا گیا کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کس قرات پر قرآن پڑھا کرتے تھے ہم نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرات پر، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر سال قرآن پیش کیا جاتا تھا [یعنی تلاوت کیا جاتا] اور جس سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہوئے اس سال دو مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پیش کیا گیا۔ چنانچہ اس میں سے جو کچھ منسوخ ہوا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس وقت موجود تھے۔ [یعنی اگر قرآن کا کوئی حصہ منسوخ ہوا ہوتا تو ضرور ان کو معلوم ہوتا]

تحقیق وتخریج:

[حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 559/10؛ مسند الامام احمد: 363/1؛ اس کی سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ البتہ یہی

روایت بسند حسن مسند الامام احمد: 275/1؛ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 24/1؛ رقم: 287؛ یہ روایت المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 230/2؛ میں بھی آتی ہے۔ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہٰذا حدیث صحیح الاسناد۔ حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی موافقت کی ہے۔ باقی سیدنا جبریل علیہ السلام سے قرآن پاک کے دور کا واقعہ صحیح البخاری: 4997؛ صحیح مسلم: 2308؛ میں ثابت ہے۔]

155- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ " قَالَ شُعْبَةُ وَسَالِمٌ:لَا أَدْرِي مَنَ الثَّالِثُ أُبَيٌّ أَوْ مُعَاذٌ

155- مسروق سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے پاس سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: مجھے ہمیشہ ان سے اس وقت سے محبت رہی ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: چار بندوں سے قرآن پڑھو تو آپ نے [ان چار بندوں کے طور پر] سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا حذیفہ کے غلام سیدنا سالم، سیدنا اُبی بن کعب اور سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا۔

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے غلام سالم رضی اللہ عنہ کے بعد

تیسرے نمبر پر میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہیں یا سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3758؛صحیح مسلم:2464]

156- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ: كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مُصْحَفٍ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ:مَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى:لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غِبْنَا، وَيُؤْذَنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا

156۔ ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر تھے ،وہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام کا ایک گروہ قرآن مجید کو دیکھ رہا تھا اتنے میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو ابومسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جو یہ شخص کھڑا ہے میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد قرآن کو جاننے والا اس شخص سے بڑھ کر کسی کو چھوڑا ہو۔تو سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر چہ تم جو کہتے ہو وہ ٹھیک ہے ان کا حال ایسا ہی ہے کہ یہ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس] حاضر ہوتے جبکہ ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جبکہ ہم کو روکا جاتا [یعنی ان کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظروں میں بڑا مقام تھا]

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2461]

157- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعُ الْحِجَابَ، وَأَنْ تَسْتَمِعَ سَوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ

157- سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرما رکھا تھا کہ میری طرف سے تمہیں اس بات کی اجازت ہے کہ میرے گھر کا پردہ اٹھا کر اندر آ جاؤ اور میری راز کی باتوں کو سن لو تا آنکہ میں خود تم کو منع نہ کر دوں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2169]

158- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، مُرْسَلٌ

158- سوید نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت بیان کی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[یہ روایت مرسل کے ساتھ ساتھ مدلّس ہے۔ سفیان ثوری کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔]

159- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ:أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا أَرَى أَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ

159- سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر اتو میں نے خیال کیا کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4384؛ صحیح مسلم:2460]

160- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ} [الأنعام: 52] قَالَ:نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ فِيهِمْ، فَأُنْزِلَتْ أَنِ ائْذَنْ لِهَؤُلَاءِ

160۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت، [ترجمہ: ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں خاص اسی کی رضا کا قصد رکھتے ہیں] یہ چھ آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے میں اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی انہی میں سے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2413]

161- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَخْبِرْنَا بِرَجُلٍ قَرِيبِ الْهَدْيِ وَالسَّمْتِ وَالدَّلِّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَلْزَمَهُ قَالَ:مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يُوَارِيَهُ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ

161۔ عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ ہم نے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کوئی شخص ایسا ہے جو اپنی عادت اور خصلت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوتا کہ ہم ان سے حدیث کا علم حاصل کریں اس پر انہوں نے فرمایا: ہم نہیں جانتے خصلتوں، وضع اور چال چلن میں ابن ام عبد [یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] سے بڑھ کر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ ہو یہاں تک کہ وہ مجھ سے چھپ کر اپنے گھر میں بیٹھ گئے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3762]

162- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ:كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: اطْرُدْ هَؤُلَاءِ عَنْكَ. فَإِنَّهُمْ وَإِنَّهُمْ قَالَ: وَكُنْتُ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمَا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ} [الأنعام: 2 5]إِلَى قَوْلِهِ {الظَّالِمِينَ} [الأنعام: 52]

162۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم چھ آدمیوں کا گروہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا[مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے]مشرکین نے کہا: آپ ان لوگوں کو اپنے پاس سے ہٹائیے بلاشبہ ان میں ایسے ایسے لوگ ہیں[یعنی وہ ان صحابہ کرام کو حقیر خیال کر رہے تھے]سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان چھ آدمیوں میں میں، سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، قبیلہ ہذیل کا ایک آدمی اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ ان میں سے دو کے نام میں بھول گیا ہوں[اس وقت اللہ نے جو چاہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں آیا یعنی ان صحابہ کرام کو اپنے پاس سے ہٹایا جانا چاہیے یا نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دل ہی دل میں کوئی بات کر رہے تھے کہ]اللہ تعالیٰ نے ان آیات کو نازل فرما دیا،[ترجمہ:ان لوگوں کو نہ نکالئے جو صبح وشام اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں خاص اسی کی رضا کا

قصد رکھتے ہیں] اس مقام سے لے کر اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک [ترجمہ: کیا یہ بات نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو خوب جانتا ہے]۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح مسلم:2413]

163- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعَافَى قَالَ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمِ وَهُوَ ابْنُ مَعْنٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا عَلَى أُمَّتِي مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَاسْتَخْلَفْتُ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ

163- سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں اپنی امت پر کسی کو مشورہ کے بغیر خلیفہ بناتا تو عبداللہ ابن مسعود کو بنا دیتا۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[المستدرک علی الصحیحین للحاکم:318/3؛ یہ سند ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ یہ روایت مسند الامام احمد:76/1؛ مسند البزار:837؛ سنن الترمذی:3808؛ المعرفۃ والتاریخ للفسوی:534/2؛ تاریخ بغداد للخطیب:148/1؛ میں بھی آتی ہے۔ یہ سند الحارث بن عبداللہ الاعور کی وجہ سے ضعیف ہے۔ جمہور نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ اس میں ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس بھی ہے۔]

عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے فضائل

164- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ. وَأَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ كَلَامٌ، فَأَغْلَظْتُ لَهُ فِي الْقَوْلِ، فَانطَلَقَ عَمَّارٌ يَشْكُو خَالِدًا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ خَالِدٌ وَعَمَّارٌ يَشْكُوَانِ، فَجَعَلَ يُغْلِظُ لَهُ وَلَا يَزِيدُهُ إِلَّا غِلْظَةً، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتٌ، فَبَكَى عَمَّارٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلَا تَرَاهُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ قَالَ: مَنْ عَادَى عَمَّارًا عَادَاهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ عَمَّارًا أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ: فَخَرَجْتُ، فَمَا كَانَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رِضَى عَمَّارٍ، فَلَقِيتُهُ فَرَضِيَ ". اللَّفْظُ لِأَحْمَدَ

164- سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے اور سیدنا عمار بن

یاسر رضی اللہ عنہ کے درمیان [کسی معاملہ میں] تلخ کلامی ہوگئی تو میں نے ان سے سخت لہجے میں بات کی تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ خالد بن ولید کی شکایت لگانے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے۔ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ آئے تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو] شکایت کررہے تھے۔ [راوی بیان کرتے ہیں کہ] سیدنا خالد رضی اللہ عنہ ان سے سخت لہجے میں بات کرنے لگے اور ان کی سختی میں اضافہ ہوتا چلا گیا جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہیں، تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ رو پڑے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ انہیں دیکھ نہیں رہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک اٹھا کر فرمایا: جس نے عمار سے عداوت رکھی اس نے اللہ سے عداوت رکھی اور جس نے عمار سے بغض رکھا اس نے اللہ سے بغض رکھا تو سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں چنانچہ میں وہاں سے نکلا تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی رضامندی سے بڑھ کر کوئی چیز مجھے محبوب نہیں تھی۔ میں ان کو [راضی کرنے کے لئے] ملا تو وہ راضی ہوگئے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 120/12؛ مسند الامام احمد: 89/4؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 113/4؛ رقم: 3835؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 390،391/3؛ صححہ ابن حبان [7081] وقال الحاکم: صحیح الاسناد۔ واخرجہ بنحوہ احمد: 90/4؛ والحاکم: 389،390/3؛ من طریق عن عبدالرحمن بن یزید عن الاشتر عن خالد بن ولید وصحح الحاکم اسنادہ ووافقہ الذہبی، وسندہ صحیح]

165- أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْأَشْتَرِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَنْ يُعَادِ عَمَّارًا يُعَادِهِ اللهُ، وَمَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللهُ

165- سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عمار کا دشمن ہے اللہ اس کا دشمن ہے اور جو عمار کو برا بھلا کہتا ہے تو اللہ اس کو برا بھلا کہے گا۔ [جیسے اس کی شان کے لائق ہے]

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:90/4؛ مسند الطیالسی:1156؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:389/3؛ صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی]

166- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْأَشْتَرِ قَالَ: كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَضْرِبُ النَّاسَ عَلَى الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَقَالَ خَالِدٌ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَصَبْنَا أَهْلَ بَيْتٍ قَدْ كَانُوا وَحَّدُوا فَقَالَ عَمَّارٌ:هَؤُلَاءِ قَدِ احْتَجَزُوا

مِنَّا بِتَوْحِيدِهِمْ فَلَمْ أَلْتَفِتْ إِلَى قَوْلِ عَمَّارٍ فَقَالَ عَمَّارٌ:أَمَا لَأُخْبِرَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ شَكَانِي إِلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَصِرُ مِنِّي أَدْبَرَ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ فَرَدَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا خَالِدُ لَا تَسُبَّ عَمَّارًا، فَإِنَّهُ مَنْ سَبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَنْتَقِصْ عَمَّارًا يَنْتَقِصْهُ اللهُ، وَمَنْ سَفَّهَ عَمَّارًا يُسَفِّهْهُ اللهُ قَالَ خَالِدٌ: فَمَا مِنْ ذُنُوبِي شَيْءٌ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ تَسْفِيهِي عَمَّارًا

166۔ اشتر سے روایت ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نمازِ عصر کے بعد [نفلی] نماز پڑھنے والے کو مارتے تھے، سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک لشکر میں بھیجا تو وہاں ہم نے ایک اہل خانہ کو دیکھا کہ وہ توحید پرست ہیں، تو سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ لوگ اپنے عقیدہ توحید کی وجہ سے ہم سے محفوظ رہے ہیں، لیکن میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی بات پر دھیان نہ دیا، تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: میں یقینا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتاؤں گا جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو میری شکایت لگا دی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اس پر ڈانٹ نہیں رہے تو وہ وہاں سے اس حالت میں پلٹے کہ ان کی دونوں آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو واپس بلایا اور فرمایا: اے خالد عمار کو برا مت کہو کیونکہ جس نے عمار کو برا بھلا کہا تو اس کے مقابلے میں اللہ رب العزت اس کو برا بھلا کہے گا، جس نے عمار کی تنقیص کی اللہ اس کی تنقیص کرے گا اور جس نے عمار کو ذلیل کیا اللہ اس کو ذلیل

کرے گا اس پر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے میرے گناہوں میں سے سب سے زیادہ جس گناہ سے ڈر لگتا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی توہین کی تھی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[المعجم الکبیر للطبرانی:112/4؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:439/3؛ وقال الحاکم: صحیح الاسناد]

167- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْأَشْتَرِ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا تَسُبَّ عَمَّارًا، فَإِنَّهُ مَنْ يَسُبَّ عَمَّارًا يَسُبَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَبْغَضْ عَمَّارًا يَبْغَضْهُ اللهُ، وَمَنْ سَفَّهَ عَمَّارًا يُسَفِّهْهُ اللهُ

167۔ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عمار کو برا بھلا مت کہو بلاشبہ جو عمار کو برا بھلا کہتا ہے تو اللہ اس کو برا بھلا کہے گا، جو عمار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے بغض رکھے گا اور جو عمار کی توہین کرے گا تو اللہ اس کی توہین کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مشکل الآثار للطحاوی:271/8]

168- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مُلِئَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ إِيمَانًا إِلَى مُشَاشِهِ

168- سیدنا عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقینا عمار بن یاسر اپنی ہڈیوں تک ایمان سے بھرا ہوا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[الایمان لابن ابی شیبۃ:93؛ سنن ابن ماجۃ:141؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/392؛ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم الاصبہانی:139/1؛ وصححہ ابن حبان[7076]وقال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی۔ اس کی سند اعمش کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس روایت کے ضعیف شواہد بھی ہیں۔]

169- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ:إِنِّي

لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ يَوْمَ مَاتَ وَهُوَ يُحِبُّ رَجُلًا، فَيُدْخِلُهُ اللهُ النَّارَقَالُوا: قَدْ كُنَّا نَرَاهُ يُحِبُّكَ، قَدْ كَانَ يَسْتَعْمِلُكَ قَالَ:اللهُ أَعْلَمُ، أَحَبَّنِي أَمْ تَأَلَّفَنِي، وَلَكِنَّا قَدْ كُنَّا نَرَاهُ يُحِبُّ رَجُلًا قَالُوا: مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ قَالُوا: فَذَاكَ قَتِيلُكُمْ يَوْمَ صِفِّيْنِ قَالَ:قَدْ وَاللهِ قَتَلْنَاهُ

169۔ سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا انہیں خیال کہ جس شخص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات تک بہت محبت کرتے رہے۔ اس شخص کو اللہ جہنم میں ڈالے گا۔لوگوں نے کہا: ہمارا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ رضی اللہ عنہ سے محبت کیا کرتے تھے۔انہوں نے کہا: اللہ بہتر جانتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے محبت کیا کرتے تھے یا ویسے ہی میری تالیف قلب [کے لئے ظاہری طور پر صرف محبت کیا] کرتے تھے البتہ وہ شخص ہم میں سے ہی ہے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم محبت کیا کرتے تھے۔ لوگوں نے کہا: وہ کون شخص ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں۔تو پھر لوگوں نے کہا: ان کو تو آپ ہی نے صفین کے موقع پر شہید کیا تھا تو سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: بلا شبہ اللہ کی قسم ہم نے ہی ان کو قتل کیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[المعجم الاوسط للطبرانی: 611؛ فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل: 1606؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 442/3؛ یہ روایت مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف

ہے۔]

170- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَّارٍ:تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ

170۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کوفرمایا:تم کوایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2916]

171- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ سِيَاهٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا

171۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے:عمار کو جب بھی دو معاملات کے بارے میں اختیار دیا گیا تو اس نے ان دونوں میں صرف اسی کو اختیار کیا جو زیادہ بہتری والا ہو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ ضعیف]

[مسند الامام احمد:113/6؛ سنن الترمذی:3977؛ وقال حسن غریب، سنن ابن ماجۃ: 148؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:388/3؛ تاریخ بغداد للخطیب:288/11؛ اس کی سند حبیب بن ابی ثابت کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اس روایت کا ایک ضعیف شاہد بھی ہے۔]

صُهَيْبُ بْنُ سِنَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ کے فضائل

172- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ سَلْمَانَ، وَصُهَيْبًا، وَبِلَالًا كَانُوا قُعُودًا فَمَرَّ بِهِمْ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالُوا:مَا أَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَأْخَذَهَا بَعْدُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: تَقُولُونَ هَذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهَا قَالَ: فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ أَغْضَبْتَهُمْ، لَئِنْ كُنْتَ أَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ أَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَرَجَعَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: يَا إِخْوَتَاهُ لَعَلِّي أَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا: لَا يَا أَبَا بَكْرٍ، يَغْفِرُ اللهُ لَكَ اللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ

172۔ عائذ بن عمرو سے روایت ہے کہ سیدنا سلمان فارسی، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے تو ابوسفیان وہاں سے گزرے تو انہوں نے کہا: ہمیں ایسے وقت کا سامنا نہ کرنا پڑا کہ اللہ کی تلواریں اللہ کی دشمن کی گردن پر آن پڑیں [یعنی اللہ

کا دشمن بچ ہی گیا] تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو فرمایا: کیا تم قریش کے بوڑھے سردار کے بارے میں ایسا کہتے ہو، [سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مصلحت میں آکر ایسا کہا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ابو سفیان اپنے تعصب میں آکر اسلام ہی قبول نہ کرے] تو وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی اس بات کی خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو بکر شاید کہ تم نے ان لوگوں [سیدنا سلمان فارسی، سیدنا صہیب اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہم] کو ناراض کیا ہے اگر تم نے ان کو ناراض کیا ہے تو بلاشبہ تم نے اللہ کو ناراض کیا ہے یہ سن کر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور کہا: اے میرے بھائیو شاید کہ میں نے تم کو ناراض کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اے ابو بکر اللہ آپ کو معاف فرمائے ایسا نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2504]

سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

173- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَأَ {وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} [الجمعة: 3]قَالَ:مَنْ هَؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللهِ، فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى سَأَلَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ: وَفِينَا سَلْمَانُ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ:لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هَؤُلَاءِ

173۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ الجمعۃ کی یہ آیتیں نازل ہوئیں [ترجمہ: اور جو دوسروں کے لئے بھی انہی میں سے جو اب تک ان سے نہیں ملے] میں نے عرض کیا: یہ دوسرے لوگ کون ہیں؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا یہاں تک کہ یہی سوال ایک یا دو یا

تین مرتبہ کیا گیا: وہاں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر فرمایا: اگر ایمان ثریا ستارے پر بھی چلا جائے تب بھی ان لوگوں میں سے ایک یہ شخص اس تک پہنچ جائے گا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4897؛ صحیح مسلم:2546]

سَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے غلام

سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کے فضائل

174- أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

174- سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار بندوں سے قرآن پڑھو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے [ان چار بندوں کے طور پر] سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا حذیفہ کے غلام سیدنا سالم، سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہم کے نام ذکر کیئے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3758؛صحیح مسلم:2464]

175- أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا فُضَيْلٌ وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَا أَزَالُ أُحِبُّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَعْدَمَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ

175- سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مجھے ہمیشہ اس وقت سے محبت رہی ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمارہے تھے: چار بندوں سے قرآن سیکھو: [تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان چار بندوں کے طور پر ان صحابہ نام ذکر کئے] ابن ام عبد [یعنی سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ]، اُبی بن کعب، معاذ بن جبل اور حذیفہ کے غلام سالم۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4999؛صحیح مسلم:2464]

عَمْرُو بْنُ حَرَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کے فضائل

176- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:جَزَاكُمُ اللّٰهُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ خَيْرًا، وَلَا سِيَّمَا آلُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَسَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

176- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ انصار کو جزائے خیر دے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند ابی یعلی: 2088،2079؛ المخلصیات للمخلص: 1231؛ مسند البزار: 2706؛ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: 276؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 111،112/4؛ وصححہ ابن حبان [7020] والحاکم ووافقہ الذہبی]

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے فضائل

177- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَبِي أَخْبَرَنَا قَالَ: خَبَّرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ شَيْبَانَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَأَمَرَ الْمُنَادِيَ أَنْ يُنَادِيَ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَابَ خَبَرٌ، ثَابَ خَبَرٌ، ثَابَ خَبَرٌ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ جَيْشِكُمْ هَذَا الْغَازِي؟ إِنَّهُمُ انْطَلَقُوا حَتَّى لَقُوا الْعَدُوَّ لَكِنْ زَيْدَ أُصِيبَ شَهِيدًا، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ جَعْفَرٌ فَشَدَّ عَلَى الْقَوْمِ، فَقُتِلَ شَهِيدًا، أَنَا أَشْهَدُ لَهُ بِالشَّهَادَةِ، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَأَثْبَتَ قَدَمَيْهِ حَتَّى أُصِيبَ شَهِيدًا، فَاسْتَغْفِرُوا لَهُ، ثُمَّ أَخَذَ اللِّوَاءَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبْعَيْهِ وَقَالَ:اللهُمَّ هُوَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِكَ، فَانْتَصِرْ بِهِ
فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ خَالِدٌ سَيْفَ اللهِ

177۔ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ [جیش الامراء کو روانہ کرتے وقت] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر جلوہ گر ہوئے، اور نماز تیار ہے کی منادی کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: ایک افسوس ناک خبر ہے کیا میں تمہیں مجاہدین کے اس لشکر کے متعلق نہ بتاؤں؟ وہ لوگ یہاں سے روانہ ہوئے اور دشمن سے آمنا سامنا ہوا تو زید شہید ہو گئے ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر جعفر بن ابی طالب نے جھنڈا پکڑا اور دشمن پر سخت حملہ کیا حتی کہ وہ شہید ہو گئے، میں ان کی شہادت کی گواہی دیتا ہوں لہٰذا ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور [دشمن کے مقابلے میں] ثابت قدم رہے حتی کہ وہ بھی شہید ہو گئے لہٰذا ان کے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑ لیا گو کہ کسی نے ان کو امیر منتخب نہیں کیا تھا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلی بلند کر کے فرمایا: وہ تیری تلواروں میں سے ایک تلوار ہے تو اس کی مدد فرما، اس دن سے ان کا نام سیف اللہ پڑ گیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:299/5؛ دلائل النبوۃ للبیہقی:367،368/4؛ صحیح ابن حبان:7048]

178- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ

قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ نَاشِرَةَ بْنِ سُمَيٍّ الْيَزَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ: " إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكُمْ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، فَإِنِّي أَمَرْتُهُ أَنْ يَحْبِسَ هَذَا الْمَالَ عَلَى ضَعَفَةِ الْمُهَاجِرِينَ، فَأَعْطَاهُ ذَا الْبَأْسِ، وَذَا الشَّرَفِ، وَذَا اللِّسَانَ، فَنَزَعْتُهُ، وَأَمَّرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ أَبُو عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ:لَقَدْ نَزَعْتَ عَامِلًا اسْتَعْمَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَغْمَدْتَ سَيْفًا سَلَّهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَوَضَعْتَ لِوَاءً نَصَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَقَدْ قَطَعْتَ الرَّحِمَ، وَحَسَدْتَ ابْنَ الْعَمِّ فَقَالَ عُمَرُ:إِنَّكَ قَرِيبُ الْقَرَابَةِ، حَدِيثُ السِّنِّ، مُغْضَبٌ فِي ابْنِ عَمِّكَ

178۔ ناشرہ بن سمی الیزنی سے روایت ہے کہ میں نے سنا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے سامنے خالد بن ولید کے حوالے سے معذرت کرتا ہوں دراصل میں نے انہیں یہ حکم دیا تھا کہ یہ مال صرف کمزور مہاجرین پر خرچ کریں لیکن انہوں نے جنگجوؤں، عزت مند اور صاحب زبان لوگوں کو یہ دینا شروع کر دیا اس لئے میں نے ان سے یہ عہدہ واپس لے کر سیدنا ابوعبیدۃ بن جراح رضی اللہ عنہ کو دے دیا ہے۔ اس پر ابوعمرو بن العاص بن مغیرۃ نے کہا: آپ نے ایک ایسے گورنر کو معزول کیا ہے جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا، آپ نے ایک ایسی تلوار کو نیام میں ڈال لیا ہے جسے اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونتا

تھا، آپ نے ایک ایسا جھنڈا سرنگوں کر دیا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نصب کیا تھا، آپ نے قطع رحمی کی اور اپنے چچا زاد سے حسد کیا [یہ سب کچھ سن کر] سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہاری ان کے ساتھ قریب کی رشتہ داری ہے اور ویسے بھی تم نو عمر ہو اس لئے تمہیں اپنے چچا زاد کے حوالے زیادہ غصہ آیا ہوا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 3 / 476 ، 375؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 22/298،299؛ رقم: 760،761]

أَبُو طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کے فضائل

179- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ كَانَ يَرْمِي بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَاوَلُ، يَنْظُرُ أَيْنَ تَقَعُ نَبْلُهُ؟ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: هَكَذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ

179۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دشمنوں پر تیر پھینک رہے تھے اور اپنا سر اٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیر کے نشان دیکھ رہے تھے اور سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے: اے اللہ کے نبی اسی طرح [یعنی نشانہ ٹھیک لگا ہے] اور انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں [آپ اپنے سر مبارک کو اوپر نہ اٹھائیں کہیں تیر نہ لگ جائے] میرا سینہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ سے پہلے ہے۔ [یعنی تیر روکنے کے لئے میرا سینہ حاضر ہے]

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3811]

أَبُو سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

180- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي سَلَمَةَ، وَقَدْ شَقَّ بَصَرَهُ، وَأَغْمَضَهُ، ثُمَّ قَالَ:اللهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ، وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ، وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ، وَاغْفِرْ لَنَا، وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ، اللهُمَّ افْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ، وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ

180- سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس [ان کی وفات کے موقع پر] تشریف لائے۔ ان کی آنکھیں کھلی رہ گئی تھیں، ان کو بند کردیا پھر فرمایا: اے اللہ ابوسلمہ کو بخش دے، ہدایت والوں میں ان کے درجات بلند فرما، ان کے عزیز و اقارب کے لئے تو خلیفہ ہوجا، ہمیں معاف فرما، اے جہان کے پروردگار تو ان کی قبر کشادہ فرما اور اس [کی قبر] کو روشن فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:920]

أَبُو زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا ابوزید رضی اللہ عنہ کے فضائل

181- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَرَأَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُبَيٌّ، وَمُعَاذٌ، وَزِيدٌ، وَأَبُو زَيْدٍ

181- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عہد رسالت ﷺ کے قاری چار آدمی تھے: سیدنا ابی بن کعب، سیدنا معاذ بن جبل، سیدنا زید بن ثابت اور سیدنا ابو زید رضی اللہ عنہم۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3810؛ صحیح مسلم:2465]

زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

182- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدٌ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَةٍ أَمِينًا، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

182- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے میری امت پر سب سے مہربان ابوبکر ہیں، اللہ کے دین کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہیں، علم میراث کے سب سے بڑے عالم زید بن ثابت ہیں، حلال وحرام کو جاننے والے سب سے بڑھ کر معاذ بن جبل ہیں اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ بن جراح ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 281/3؛ مسند الطیالسی: 2096؛ مشکل الآثار للطحاوی: 350،351/1؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 422/3؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 210/6؛ وصححہ ابن حبان [7131] والحاکم]

183- أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: إِنَّكَ غُلَامٌ شَابٌّ عَاقِلٌ، لَا نَتَّهِمُكَ، قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَتَبَّعُ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ

183- سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا، تو فرمایا: آپ رضی اللہ عنہ نوجوان اور عقلمند [انسان] ہیں۔ آپ کو معاملہ میں متہم نہیں بھی ٹھہرایا جائے گا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ اس لئے آپ رضی اللہ عنہ پوری تلاش اور محنت کے ساتھ قرآن مجید کو جمع کر دیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری: 4986؛ صحیح مسلم: 7191]

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

184- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ رَأَى كَأَنَّ بِيَدِهِ سَرَقَةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ لَا يُشِيرُ بِهَا إِلَى شَيْءٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا طَارَتْ إِلَيْهِ، فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:إِنَّ عَبْدَ اللهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

184- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی مخمل کا ایک ٹکڑا ہے اور میں اس کے ذریعے جنت میں جس طرف اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔ میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا [سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی ہمشیرہ] کو بیان کیا اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ عبداللہ ایک نیک آدمی ہے۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح البخاری:7015؛ صحیح مسلم:2478]

أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے فضائل

185- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشُ، فَأَتَوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: يَا رَسُولَ اللهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ: يَا أَنَس كِتَابُ اللهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا قَالَ:إِنَّ مِنْ عَبَّادِ اللهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ

185- سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نضر کی بیٹی ربیع نے ایک لڑکی کے دانت توڑ دیئے۔ ان لوگوں نے معافی چاہی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا اور لڑکی والوں نے تاوان کا مطالبہ کر لیا چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قصاص کا حکم دیا، سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اب آپ ربیع کے دانت توڑیں گے؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق دے کر

مبعوث کیا ہے۔اس کا دانت نہیں توڑا جائے گا۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انس کتاب اللہ [قرآن مجید] کا فیصلہ تو قصاص ہی ہے چنانچہ یہ [لڑکی والے] لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیتا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2703؛صحیح مسلم:1675]

186- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ: سُمِّيتَ بِهِ. وَلَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَقَالَ:أَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُيِّبْتُ عَنْهُ، أَمَا وَاللهِ لَئِنْ أَرَانِي اللهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ لَيَرَيَنَّ اللهُ مَا أَصْنَع قَالَ:وَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا، فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ؟ قَالَ:وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ، أَجِدُهَا دُونَ أُحُدٍ، فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ، فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ يَعْنِي ضَرْبَةٍ، وَرَمْيَةٍ، وَطَعْنَةٍ فَقَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ أُخْتُهُ: فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ قَالَ: وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ

مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا} [الأحزاب: 23]

186۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے چچا سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا ہے وہ غزوہ بدر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے، اس پر انہیں بڑا افسوس ہوا تو انہوں نے کہا: یہ وہ پہلی جنگ تھی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے تھے اور میں اس میں شریک نہیں ہوا تھا۔ اللہ کی قسم اب اگر اس کے بعد اللہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ اس چیز کو ظاہر کر دے گا جو میں کروں گا انہوں نے اس کے آگے کچھ نہیں کہا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ان کی ملاقات سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ بولے اے ابو عمرو کہاں کا ارادہ ہے؟ تو سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ اس طرف احد کی دوسری جانب سے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے [سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں] پھر انہوں نے جنگ میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم میں اسی سے زیادہ زخموں کے نشان تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ: وہ مومن جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کر دیا ان میں بعض اپنی نذر کو پورا کر چکے ہیں، کچھ انتظار کر رہے ہیں انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2805؛ صحیح مسلم:1903]

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

187- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ فَقَالَ:أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ، ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلَّى صَلَاةً غَيْرَ مَكْتُوبَةٍ، وَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ، وَلِأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ لِي خُوَيْصَّةً فَقَالَ:مَا هِيَهْ؟ قُلْتُ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرًا مِنْ خَيْرِ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي، ثُمَّ قَالَ:اللهُمَّ ارْزُقْهُ، مَالًا، وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ قَالَ: فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا قَالَ:وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أَنَّهُ قَدْ دُفِنَ لِصُلْبِي إِلَى مَقْدَمِ الْحَجَّاجِ إِلَى الْبَصْرَةِ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ

187- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجور اور گھی پیش

کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ گھی اس کے برتن میں رکھ دو اور یہ کھجوریں بھی اس کے برتن میں ڈال دو کیونکہ میں تو روزے سے ہوں پھر گھر کے ایک کنارے میں کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھی اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھر والوں کے لئے دعا کی۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایک لاڈلا بچہ بھی تو ہے [اس کے لئے بھی دعا فرمائیں] فرمایا: وہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم انس، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی کی دعا نہیں چھوڑی جس کی ان کے لئے دعا نہ فرمائی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں یہ بھی فرمایا: اے اللہ اسے مال اور اولاد عطا فرما اور اس کے لئے برکت عطا فرما۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: چنانچہ میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ مجھ سے میری بیٹی [امینہ] نے بیان کیا کہ حجاج [بن یوسف] کے بصرہ آنے تک میری صلبی اولاد میں سے تقریباً ایک سو بیس دفن ہو چکے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:1982؛ صحیح مسلم:2481]

188- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَسَمِعَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ، فَقَالَتْ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، أُنَيْسٌ، فَدَعَا لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ، قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ، وَأَنَا أَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ

188۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ گزرے [میری والدہ] ام سلیم نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں اس چھوٹے انس کے لئے دعا فرمائیں [سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں] نبی کریم ﷺ نے میرے حق میں تین دعائیں فرمائیں ان میں دو کا اثر میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تیسری آخرت میں مل جائے گی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2481]

حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

189- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ:اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ جِبْرِيلَ مَعَكَ

189- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوقریظہ کے [محاصرے کے] دن سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کوفرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو بلاشبہ جبریل تمہارے ساتھ ہے۔ [یعنی جبریل بذریعہ وحی تمہاری تائید کررہے ہیں اوراللہ نے ان کو یہ حکم دیا ہے]

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4124؛ صحیح مسلم:2486]

190- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَسَّانَ: اهْجُ الْمُشْرِكِينَ، فَإِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ مَعَكَ

190- سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کرو بلاشبہ روح القدس [سیدنا جبریل] تمہارے ساتھ ہے۔ [یعنی جبریل بذریعہ وحی تمہاری تائید کر رہے ہیں اور اللہ نے ان کو یہ حکم دیا ہے]

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[مسند الامام احمد:298,301/4؛ اس کی سند ابو اسحاق السبیعی کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے البتہ یہ روایت بسند صحیح المعجم الکبیر للطبرانی [42/4] شرح مشکل الآثار للطحاوی [298/4] المستدرک علی الصحیحین للحاکم [487/3] وصححہ ابن حبان [7146] والحاکم میں آتی ہے۔]

حَاطِبُ بْنُ أَبِي بَلْتَعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

191- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:كَذَبْتَ، لَا يَدْخُلُهَا، فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ

191- سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاطب کی شکایت کی وہ بولا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاطب ضرور جہنم میں جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے غلط کہا وہ جہنم میں نہیں جائے گا کیونکہ اس نے غزوہ بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2495]

حَرَامُ بنُ مِلْحَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کے فضائل

192- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ:لَمَّا طُعِنَ حَرَامُ بْنُ مِلْحَانَ، وَكَانَ خَالَهُ يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ قَالَ:بِالدَّمِ هَكَذَا فَنَضَحَهُ عَلَى وَجْهِهِ وَرَأْسِهِ وَقَالَ:فُزْتَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ

192۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ کو بئر معونہ کے موقع پر زخمی کیا گیا جو کہ ان [سیدنا انس رضی اللہ عنہ] کے ماموں تھے۔انہوں نے زخم سے خون اپنے ہاتھ میں لے کر یوں اپنے چہرے اور سر پر لگالیا اور کہا: کعبہ کے رب کی قسم میری مراد حاصل ہوگئی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4092؛ صحیح مسلم:677]

حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

193- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: سَأَلَتْنِي أُمِّي مُنْذُ مَتَى عَهْدُكَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهَا: مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، فَنَالَتْ مِنِّي وَسَبَّتْنِي فَقُلْتُ لَهَا: دَعِينِي فَإِنِّي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ، وَلا أَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، فَصَلَّى إِلَى الْعِشَاءِ، ثُمَّ انْفَتَلَ وَتَبِعْتُهُ فَعَرَضَ لَهُ عَارِضٌ، فَأَخَذَهُ وَذَهَبَ فَاتَّبَعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ:مَنْ هَذَا فَقُلْتُ: حُذَيْفَةُ فَقَالَ:مَا لَكَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْأَمْرِ فَقَالَ:غَفَرَ اللهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ، أَمَا رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي قَبْلُ قُلْتُ: بَلَى قَالَ:هُوَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ، اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَبَشَّرَنِي

أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

193۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کب ملاقات کی ہے۔ میں نے کہا: فلاں دن سے ملاقات نہیں کی ہے تو میری والدہ نے مجھے ملامت کرنا شروع کر دیا اور مجھے برا بھلا کہا۔ میں نے کہا: آپ مجھے چھوڑیں [میں ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتا ہوں] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھوں گا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بخشش کی دعا کرواؤں گا تو آپ کے لئے بھی دعا کرواؤں گا۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو پھر عشاء کی نماز ادا کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے [قدموں کی] آواز سن لی اور پوچھا: کون ہے؟ میں نے کہا: حذیفہ ہوں۔ تو فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے اپنی ضرورت بیان کی [یعنی میں نے اپنی ماں کا پیغام بتایا۔] تو فرمانے لگے: اے حذیفہ اللہ تیری اور تیری والدہ کی مغفرت کرے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ میں راستے میں کھڑا رہا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں [یعنی ضرور دیکھا ہے] تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے ایک ایسا فرشتہ ملا تھا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا۔ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اس نے مجھے بتایا کہ حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:391/5؛ مصنف ابن ابی شیبۃ:198/2،96/12؛ سنن الترمذی:3781؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:151،381/3؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 7 / 78؛ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن غریب، امام ابن خزیمۃ [1194] امام ابن حبان [6960،7126] اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے [مختصر المستدرک] نے صحیح کہا ہے۔]

194- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: قَدِمْتُ الشَّامَ فَدَخَلْتُ مَسْجِدَ دِمَشْقَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: " اللهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسْتُ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ لِي: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ: " فَكَيْفَ كَانَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللهِ: {وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرَ وَالْأُنْثَى} قُلْتُ: هَكَذَا كَانَ يَقْرَؤُهَا عَبْدُ اللهِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: هَكَذَا سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ:فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَفِيكُمُ الَّذِي يَعْلَمُ السِّرَّ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي حُذَيْفَةَ

194- سیدنا علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب میں شام پہنچا تو دمشق کی مسجد میں

داخل ہو کر دو رکعتیں ادا کیں پھر میں نے یہ دعا کی: اے اللہ مجھے کسی صالح ساتھی کی ہم نشینی عطا فرما، چنانچہ میرے پاس سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ آ کر بیٹھ گئے تو مجھے فرمایا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: اہل عراق سے ہوں انہوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان آیات کو کیسے پڑھتے تھے۔ ترجمہ: قسم ہے رات کی جب چھا جائے اور قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہو جائے اور قسم ہے اس ذات کی جس نے نر اور مادہ کو پیدا کیا ہے۔[سورۃ اللیل: 1، 3] میں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ [ان آیات کو] اس طرح پڑھا کرتے تھے تو سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے کہا: ان آیات کو اسی طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: تم میں وہ شخص بھی ہیں جنہیں شیطان سے پناہ دی گئی ہے یعنی سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ، اور تم میں وہ شخص بھی ہے کہ جن کے سوا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رازوں کو کوئی نہیں جانتا تھا یعنی سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری: 3743؛ صحیح مسلم: 824]

هِشَامُ بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا ہشام بن العاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

195- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ابْنَا الْعَاصِ مُؤْمِنَانِ: هِشَامٌ وَعَمْرٌو

195- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عاص کے دونوں بیٹے ہشام اور عمرو مومن ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 4 / 1 9 1؛ مسند الامام احمد: 304،327/2؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 177/22؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 240/3؛ وقال: صحیح علی شرط مسلم]

عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

196- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ: فَزِعَ النَّاسُ بِالْمَدِينَةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَفَرَّقُوا، فَرَأَيْتُ سَالِمًا احْتَبَى سَيْفَهُ فَجَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ، فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ، فَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَرَآنِي وَسَالِمًا وَأَتَى النَّاسَ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا كَانَ مَفْزَعُكُمْ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، أَلَا فَعَلْتُمْ كَمَا فَعَلَ هَذَانِ الرَّجُلَانِ الْمُؤْمِنَانِ

196- سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں خوف وہراس پھیل جانے کی وجہ سے لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ ہو چکے تھے تو میں نے [سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے غلام] سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے اپنی تلوار اٹھا رکھی تھی میں نے بھی ایسا ہی کیا[کہ اپنی تلوار نکال لی] تو اتنے میں نبی

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے مجھے اور سیدنا سالم رضی اللہ عنہ کو دیکھا اور لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو گھبراہٹ کے اس وقت تم اللہ اور اس کے رسول کے پاس کیوں نہیں آئے؟ پھر فرمایا: تم نے ایسا کیوں نہ کیا جس طرح ان دو مومن مردوں نے کیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:203/4؛ صحیح ابن حبان:7092]

جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

297- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا رَآنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي، وَقَالَ:يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ مَنْ هَذَا الْبَابِ مَنْ خَيْرُ ذِي يَمَنٍ، عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ

197- سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھتے تو مسکراتے۔ ایک [مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے] فرمایا: تمہارے پاس اس دروازے سے وہ شخص آئے گا جو بہت برکت والا ہے اور اس پر فرشتے کی مثل نشانی ہوگی۔ [یعنی وہ تشریف لانے والے سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ تھے۔]

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الحمیدی:818؛ المعجم الکبیر للطبرانی:301/2]

198- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ؟ قُلْتُ: بَلَى، فَانْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ، فَكُنْتُ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِي فَقَالَ: اللهُمَّ ثَبِّتْهُ، وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ:فَمَا قُلِعْتُ عَنْ فَرَسٍ قَطُّ

198- سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم ذوالخلصہ (بت کا نام ہے) سے مجھے آرام پہنچاؤ گے؟ [وہ خثعم کے گھر میں تھا اور وہ اس کو یمنی کعبے کا نام دیتے تھے] میں نے عرض کیا: کیوں نہیں [میں ضرور یہ کام کروں گا] تو میں 50 احمسی شہسواروں کو لے کر وہاں پہنچا وہ لوگ گھوڑ سوار تھے، لیکن میں گھوڑے پر ثابت قدم نہیں رہتا تھا میں نے اس بات کا ذکر نبی کریم سے کیا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے مضبوط کر اور ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا بنا دے۔ تو اس کے بعد میں کبھی گھوڑے سے نہیں گرا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3036،6090؛ صحیح مسلم:2475]

199- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ غَزْوَانَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ أَنَخْتُ رَاحِلَتِيَّ، فَحَلَلْتُ عَيْبَتِي، وَلَبِسْتُ حُلَّتِي، وَدَخَلْتُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ. فَسَلَّمَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَمَانِي النَّاسُ بِالْحَدَقِ، فَقُلْتُ لِجَلِيسِي: أَيْ عَبْدَ اللهِ، هَلْ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَمْرِي شَيْئًا؟ قَالَ:نَعَمْ، فَأَحْسَنَ الذِّكْرَ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ إِذْ عَرَضَ لَهُ فِي خُطْبَتِهِ فَقَالَ:إِنَّهُ سَيَدْخُلُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مَنْ هَذَا الْبَابِ، مِنْ هَذَا الْفَجِّ، مِنْ خَيْرِ ذِي يَمَنٍ، وَإِنَّ عَلَى وَجْهِهِ مَسْحَةَ مَلَكٍ قَالَ: فَحَمِدْتُ اللهَ عَلَى مَا أَبْلَانِي اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ

199- سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں نے اپنی سواری کو بٹھایا، اپنے تہبند کو اتارا اور حلہ زیب تن کرلیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے۔لوگ مجھے اپنی آنکھوں کے حلقوں سے دیکھنے لگے، میں نے اپنے ساتھ بیٹھے آدمی سے پوچھا: اے بندہ خدا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کسی معاملے کا ذکر کیا ہے اس نے کہا: جی ہاں آپ کا اچھے انداز سے ذکر کیا ہے اور دوران خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمہارے پاس اس دروازے سے وہ شخص آئے گا جو بہت برکت والا ہے اور اس کے چہرے پر فرشتے کے ہاتھ پھیرنے کا نشان ہوگا۔[یعنی وہ تشریف

لانے والے سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ تھے۔سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں]اس پر میں نے اللہ کی اس نعمت کاشکرادا کیا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 359،360،364/4؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 152،153/12؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 352/2؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 285/1؛ السنن الکبریٰ للبیہقی: 222/3؛ وصححہ ابن حبان [7199] وقال الحاکم: صحیح علی شرط الشیخین]

أَصْحَمَةُ النَّجَاشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا اصحمۃ النجاشی رضی اللہ عنہ کے فضائل

200- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَاتَ رَجُلٌ صَالِحٌ أَصْحَمَةُ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَيْهِ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا عَلَيْهِ

200۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج ایک مرد صالح اس دنیا سے چلا گیا ہے، اٹھو اور اپنے بھائی اصحمۃ کی نمازہ جنازہ ادا کرلو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:951،3877]

الْأَشَجُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا اشج رضی اللہ عنہ کے فضائل

201- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: قَالَ أَشَجُّ بَنِي عَصَرٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنَّ فِيكَ خُلُقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ قُلْتُ: مَا هُمَا؟ قَالَ:الْحِلْمُ وَالْحَيَاءُ قُلْتُ: أَقَدِيمًا أَوْ حَدِيثًا؟ قَالَ:لَا بَلْ قَدِيمًا قُلْتُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَبَلَنِي عَلَى خَلْقَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ

201- عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے روایت ہے کہ بنی عصر قبیلے کے [شخص] سیدنا اشج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بڑی پسند ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ کونسی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ حلم اور حیاء ہیں۔ میں نے پوچھا: وہ خصلتیں مجھ میں شروع سے ہیں یا بعد میں پیدا ہوئیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شروع سے ہیں۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: اس ذات کا شکر ہے جس نے مجھے اپنی دو پسندیدہ خصلتوں پر پیدا کیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[حسن]

[مسند الامام احمد: 4/ 206، 205؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 557/5،85/7؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 202/12؛ الادب المفرد للبخاری: 584؛ اس کی سند دو علتوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔[۱] یونس بن عبید البصری راوی مدلس ہیں اور بصیغہ عن سے روایت کر رہے ہیں۔ سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

[۲] حافظ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ [مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: 387،388/9] کہتے ہیں: رواہ احمد رجالہ رجال الصحیح الا ابن ابی بکرۃ لم یدرک الاشج۔ اس روایت کا ایک حسن سند کے ساتھ شاہد سنن ابی داؤد [5225] میں آتا ہے۔ صحیح مسلم [18] میں [ان فیک خصلتین یحبہما اللہ الحلم والاناۃ] کے الفاظ ثابت ہیں۔]

قُرَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

سیدنا قرۃ رضی اللہ عنہ کے فضائل

202- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَأْذَنْتُهُ أَنْ أُدْخِلَ يَدِي فَأَمِسَّ الْخَاتَمَ قَالَ:فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جُرُبَّانِهِ، وَإِنَّهُ لَيَدْعُو فَمَا مَنَعَهُ، وَأَنَا أَلْمَسُهُ أَنْ دَعَا لِي قَالَ: فَوَجَدْتُ عَلَى نُغْضِ كَتِفِهِ مِثْلَ السِّلْعَةِ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ

202۔ سیدنا معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قمیص مبارک میں ہاتھ داخل کر کے مہر نبوت کو چھونے کی درخواست کی، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مبارک میں اپنا ہاتھ داخل کیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے لئے دعا کرنے کی درخواست کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے روکا نہیں اور میں نے [مہر نبوت کو] چھوا اس دوران نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے دعا فرمائی اور میں نے محسوس کیا کہ مہر نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے کندھے پر غدود کی مانند ابھری ہوئی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 35/5؛ مسند الطیالسی: 1071؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 25/19؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 264/1]

مَنَاقِبُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّهْيُ عَنْ سَبِّهِمْ رَحِمَهُمُ اللهُ أَجْمَعِينَ وَرَضِيَ عَنْهُمْ

اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل اور ان پر سبُّ وشتم کرنے کی ممانعت کا بیان، اللہ تعالیٰ نے ان سب پر رحم کیا اور ان سب سے راضی ہوا

قَالَ: أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: اللهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ {وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ} وَقَالَ: جَلَّ ثَنَاؤُهُ {وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ} [التوبة: 100] الْآيَةَ

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے ان کی تعریف یوں بیان فرمائی ہیں: اور [ان کے لئے] جو ان کے بعد آئے جو کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور اہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ [سورۃ الحشر: 10]

مزید اللہ رب العزت فرماتے ہیں:

اور جتنے لوگ اخلاص کے ساتھ ان کی اتباع کر رہے ہیں اللہ ان سب سے راضی ہوا اور وہ سب اس سے راضی ہوئے۔[سورۃ التوبۃ:100]

وَقَالَ تَعَالَى: {مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ، وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَى عَلَى سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ} [الفتح: 29]

اللہ رب العزت ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

محمد [صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم] اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحمدل ہیں، آپ ان کو دیکھیں گے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رضا مندی کی جستجو میں ہیں، ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے، ان کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی یہی مثال انجیل میں ہے، اس کھیتی کی مثل جس نے اپنا اناج نکالا پھر اسے مضبوط کیا اور وہ موٹا ہو گیا پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کسانوں کو خوش کرنے لگا تا کہ ان کی وجہ سے کافروں کو چڑائے۔[سورۃ الفتح:29]

203- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ خَالِدٍ، وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ

124۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو سیدنا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال پر خطبہ ارشاد فرمایا: [یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم] ہم آپ کا دفاع کریں گے جس طرح کہ ہم اپنی جانوں اور بچوں کا کرتے ہیں تو ہمیں اس پر کیا [اجر] ملے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت؛ تو انہوں نے عرض کیا: ہم اس پر راضی ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند ابی یعلی: 3772؛ مسند البزار: 6864؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 260/3؛ وقال: صحیح علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی]

مَنَاقِبُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

مہاجرین وانصار کے فضائل

205- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الْأَنْصَارُ مُهَاجِرِينَ، لَأَنَّ الْمَدِينَةَ كَانَتْ دَارَ شِرْكٍ، فَجَاءُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ

205- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ المکرمہ کے تھے، بلاشبہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر رضی اللہ عنہما اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام مہاجرین میں سے تھے، کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑا، انصار سے بھی مہاجر تھے کیونکہ مدینہ بھی شرک کا گھر تھا۔ وہ عقبہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[سنن النسائی:4166؛المعجم الکبیر للطبرانی:179/12]

206- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:يُحِبُّ أَنْ يَلِيَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ لِيَأْخُذُوا عَنْهُ

206۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کو پسند فرمایا کرتے تھے کہ [نماز میں] مہاجرین اورر انصار مل کر ان کے قریب کھڑے ہوں تا کہ [نماز کے] مسائل سیکھ لیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:100،199،263/3؛سنن ابن ماجۃ:977؛مسند ابی یعلی: 3816؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 208/1؛ وصححہ ابن حبان[7258]وصححہ الحاکم علی شرط الشیخین ووافقہ الذہبی]

207- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَنْدَقِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:اللهُمَّ لَا

عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

207۔ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق کے موقع پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ جو کچھ زندگی ہے تو وہ آخرت کی ہی ہے۔ پس تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6414؛ صحیح مسلم:1804]

208- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

208۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ جو کچھ بھلائی ہے تو وہ آخرت کی ہی ہے پس تو انصار اور مہاجرین پر بھلائی فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6413؛ صحیح مسلم:1805]

209- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ النَّضْرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتَ أَنَسًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

209۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اے اللہ جو کچھ بھلائی ہے تو وہ آخرت کی ہی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3796؛ صحیح مسلم:1805]

210- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْحَدِيثِ:أَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

210۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ایک دوسری روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار اور مہاجرین کی عزت کرو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3796؛ صحیح مسلم:1805]

211- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثنا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَنصَارُ تَقُولُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

[البحر الرجز]

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ

الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

211۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خندق بنانے والے انصار کہہ رہے تھے: ہم نے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جب تک ہم میں جان ہے لڑتے رہیں گے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے جواب میں فرمایا: اے اللہ زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3796؛ صحیح مسلم:1805]

212- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ، فَقَالَ:اللهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ . فَأَجَابُوهُ:

[البحر الرجز]

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا أَبَدَا

212۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندق بنانے والے دن صبح سویرے باہر تشریف لائے اس وقت مہاجرین اور انصار خندق کا گھڑا کھود رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو دیکھ کر فرمایا: اے اللہ زندگی تو آخرت کی ہی زندگی ہے پس مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔ صحابہ نے جواب میں کہا: ہم نے تو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جب تک ہم میں جان ہے لڑتے رہیں گے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:7201؛ صحیح مسلم:1805]

213- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَعَلَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ الْخَنْدَقَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَيَنْقُلُونَ التُّرَابَ عَلَى مُتُونِهِمْ وَيَقُولُونَ:نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَهُوَ يُجِيبُهُمُ اللهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ، فَبَارِكْ فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

213- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اردگرد مہاجرین اور انصار خندق کا گھڑا کھودرہے تھے اور مٹی اپنی پیٹھ پر اٹھا رہے تھے۔ساتھ رجزیہ انداز میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ہم نے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ جب تک ہم میں جان ہے لڑتے رہیں گے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے جواب میں یہ فرما رہے تھے: اے اللہ آخرت کے علاوہ کوئی حقیقی بھلائی نہیں ہے پس مہاجرین اور انصار کو برکت عطافرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4100؛ صحیح مسلم:1805]

ذِكْرُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کا بیان کہ اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔

214- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَوَ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي لَقَدْ آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ وَكَلِمَةً أُخْرَى

214- سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر باقی لوگ ایک راستے پر چلتے اور انصار دوسرے راستے پر چلتے تو میں انصار کے ساتھ جاتا

اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انہوں [انصار] نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نا انصافی نہیں کی بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ قربان ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار نے اپنے پاس ٹھہرایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کی کوئی دوسری بات فرمائی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3779]

215- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ وهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَدِمُوا، وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ، وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ أَرْضٍ وَعَقَارٍ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ أَعْطُوهُمْ أَنْصَافَ ثِمَارِ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ والْمُؤْنَةَ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمَّ أَنَسٍ، وَهِيَ تُدْعَى أُمَّ سُلَيْمٍ، كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَخٍ لِأَنَسٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسٍ أَعْطَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْذَاقًا لَهَا، فَأَعْطَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ " قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا

مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّ أَنَسٍ أَعْذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ

215۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ منورہ آئے تو ان کے پاس کوئی بھی سامان نہ تھا۔ انصار زمین اور جائیداد والے تھے۔ انصار نے مہاجرین سے یہ معاملہ کرلیا کہ وہ اپنے باغات میں سے انہیں ہر سال پھل دیا کریں گے اوراس کے بدلے مہاجرین ان کے باغ میں کام کیا کریں گے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ جنہیں سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے نام سے پکارا جاتا تھا وہ سیدنا عبداللہ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کی بھی والدہ تھیں، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک باغ ہدیہ دے دیا۔ لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ باغ اپنی کنیز ام ایمن کو دے دیا جو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں۔

ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے یہودیوں کی جنگ سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے تحائف واپس کر دیئے جو انہوں نے پھلوں کی صورت میں دے رکھے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا باغ بھی واپس کر دیا اور سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کو اس کے بجائے اپنے باغ میں [کچھ درخت] عنایت کر دیئے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2630؛ صحیح مسلم:1771]

216- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ، عَنْ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللهِ، يَا رَسُولَ اللهِ، اقْسِمِ النَّخِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَقَالَ:نَعَمْ قَالَ:تَكْفُونَا الْمُؤْنَةَ، وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

216۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: ہمارے باغات ہم میں اور ہمارے [مہاجر] بھائیوں میں تقسیم فرمادیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول فرمالیا: تو انصار نے مہاجرین سے کہا: آپ لوگ درختوں میں محنت کرو ہم اور آپ میوہ جات میں شریک رہیں گے انہوں نے کہا: اچھا ہم نے سنا اور قبول کیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2325]

217- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ مِنْ أَكْثَرِهِمْ مَالًا فَقَالَ سَعْدٌ:قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ، أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا فَسَأَقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ، فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ، فَأُطَلِّقُهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا فَقَالَ عَبْدُ

الرَّحْمَنِ:بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ

217۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں [مکہ سے مدینہ] تشریف لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات [بھائی چارہ] قائم کر دی، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بڑے مالدار آدمی تھے انہوں نے سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے کہا: انصار کو معلوم ہے کہ میں ان سب سے زیادہ مالدار ہوں اس لئے میں اپنا مال اپنے اور آپ کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کرنا چاہتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اس کی عدت گزرنے کے بعد آپ اس سے نکاح کر لیں تو سیدنا عبدالرحمن رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ آپ کے مال اور اہل وعیال میں برکت عطا فرمائے اور کہا مجھے بازار کا راستہ بتائیں تو وہ وہاں اس وقت تک واپس نہ پلٹے جب تک کچھ گھی اور پنیر نفع نہیں بچا لیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3781]

218- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَقَالَ:لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَلَوْ سَلَكَتِ الْأَنْصَارُ

وَادِيًا، وَشِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَهُمْ، وَشِعْبَهُمْ الأَنْصَارُ شِعَارِي، وَالنَّاسُ دِثَارِي

218۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا اور فرمایا: اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا اور اگر باقی لوگ ایک راستے پر چلتے اور انصار دوسرے راستے پر چلتے تو میں انصار کے ساتھ جاتا۔ انصار میرا اندر کا کپڑا ہیں اور باقی لوگ میرا باہر کا کپڑا ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:76]

219- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، فَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

219۔ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار میرا جسم و جان ہیں ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے۔ پس تم انصار کی عزت کرو اور ان کی لغزشوں سے در گزر کرو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3801؛ صحیح مسلم:2510]

220- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

220- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انصار میرا جسم وجان ہیں ایک دور آئے گا کہ دوسرے لوگ تو بہت ہو جائیں گے لیکن انصار کم رہ جائیں گے۔ پس تم انصار کی عزت کرو اور ان کی لغزشوں سے در گزر کرو۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد: 3/272، 176؛ صحیح البخاری: 3801؛ صحیح مسلم:2510]

221- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَخَذَ النَّاسُ وَادِيًا، وَأَخَذَتِ الْأَنْصَارُ وَادِيًا لَأَخَذْتُ شِعْبَ

الْأَنصَارِ، الْأَنصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنصَارِ

221۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر باقی لوگ ایک راستے کو اختیار کریں اور انصار دوسرا راستہ اختیار کریں تو میں انصار کے ساتھ چلوں گا۔ انصار میرا جسم وجان ہیں اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار میں سے ایک آدمی ہوتا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3801؛ صحیح مسلم:2510]

222- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَتِ الْأَنصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَيَذْهَبُ هَؤُلَاءِ بِالْغَنَائِمِ خَاصَّةً فَقَالَ:مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ؟ وَكَانُوا لَا يَكْذِبُونَ قَالَ:هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ هَؤُلَاءِ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ وَتَذْهَبُونَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ سَلَكَتِ الْأَنصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الْأَنصَارِ، أَوْ شِعْبَهُمْ

222۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن

قریش کو [غزوہ حنین کا] مال غنیمت کا سارا مال دے دیا تو انصار کے بعض نوجوانوں نے کہا: اللہ کی قسم یہ تو عجیب بات ہے ابھی ہماری تلواروں سے قریش کا خون ٹپک رہا ہے اور ہمارے حاصل کیے ہوئے مال غنیمت کو صرف انہی کے لئے خاص کیا جا رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اور فرمایا: کیا مجھے جو خبر ملی ہے وہ سچ ہے؟ [راوی سیدنا انس کہتے ہیں] انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے، انہوں نے عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح خبر ملی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ دنیا والے مال غنیمت کے ساتھ جا رہے ہیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ کے ساتھ لوٹ رہے ہو اور فرمایا: اگر باقی لوگ ایک راستہ اپنائیں اور انصار دوسرے راستے پر چلیں تو میں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) انصار کے راستے پر چلوں گا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3778؛ صحیح مسلم:1059]

حُبُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارَ

انصار سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا بیان

223- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا عَاصِبًا رَأْسَهُ فَتَلَقَّاهُ ذَرَارِيُّ الْأَنْصَارِ وَخَدَمُهُمْ مَا هُمْ بِوُجُوهِ الْأَنْصَارِ قَالَ:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأُحِبُّكُمْ مَرَّتَيْنِ، أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ:إِنَّ الْأَنْصَارَ قَدْ قَضَوَا الَّذِي عَلَيْهِمْ وَبَقِيَ الَّذِي عَلَيْكُمْ فَأَحْسِنُوا إِلَى مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

223۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک کی درد کی حالت میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات انصار بچوں اور ان کے خادموں سے ہوئی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے چہروں کو دیکھا تو ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میں محمد [صلی اللہ علیہ وسلم] کی جان ہے بلاشبہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ دو یا تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کیونکہ انہوں نے اپنا حق

ادا کیا ہے اور تم پر تمہارا حق باقی ہے اور فرمایا: پس تم ان [انصار] کے احسان کرنے والوں کے ساتھ احسان کرو اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:3/150،285؛ مسند ابی یعلی:3770؛ شرح السنۃ للبغوی:3977؛ وصححہ ابن حبان:7266]

224- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْهُ، وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا تُكَلِّمُهُ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كَأَنَّهُ يَعْنِي نَفْسَهُ

224۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک [انصاری] عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً مجھے تم [انصار] سے سب لوگوں سے زیادہ محبت ہے۔ اس بات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3786؛ صحیح مسلم:2509]

225- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ:

أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، مَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِي أَبْغَضَهُمْ

225۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک [انصاری] عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً مجھے تم [انصار] سے سب لوگوں سے زیادہ محبت ہے۔ جو ان سے محبت کرتے ہیں تو مجھے ان سے محبت ہے اور جو ان سے بغض رکھتے ہیں تو مجھے ان سے بغض ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3786؛ صحیح مسلم:2509]

التَّرْغِيبُ فِي حُبِّ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

انصار کے ساتھ محبت کی ترغیب کا بیان

226- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

226- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار سے بغض نفاق کی علامت ہے اور انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3784؛ صحیح مسلم:747]

التَّشْدِيدُ فِي بُغْضِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار سے بغض رکھنے پر وعید کا بیان

227- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللّٰهُ

227- سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص انصار کے ساتھ محبت کرے گا تو اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص انصار سے بغض رکھے گا تو اللہ اس سے بغض رکھے گا۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مسند الامام احمد: 4/100، 96؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 12/158؛

التاریخ الکبیر للبخاری:389/3؛ المعجم الکبیر للطبرانی:317/19]

228- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا يَبْغَضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

228- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ انصار سے بغض نہیں رکھتا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[مسند الامام احمد:309/1؛ مصنف ابن ابی شیبۃ:163/12؛ المعجم الکبیر للطبرانی:17/12؛ اخرجہ مسلم عن ابی ہریرۃ، صحیح مسلم:76؛ وعن ابی سعید الخدری:77]

229- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:فِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُهُمْ إِلَّا كَافِرٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِعَدِيٍّ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنَ الْبَرَاءِ قَالَ:إِيَّايَ حَدَّثَ

229۔ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں فرمایا: ان سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے بغض نہیں رکھے گا مگر کافر اور جو شخص ان [انصار] سے محبت کرے گا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عدی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آپ نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: وہ اسی طرح بیان کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3783؛ صحیح مسلم:75]

230- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَا أَفَاءَ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ طَفِقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي رِجَالًا مِنْ قُرَيْشٍ الْمِائَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ: فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ، وَلَمْ يَدَعْ مَعَهُمْ أَحَدًا، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا قَالَ: مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي

عَنكُمْ؟ قَالَ فُقَهَاءُ الْأَنصَارِ: أَمَّا ذَوُو الرَّأْيِ مِنَّا، فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَإِنَّمَا أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ فَقَالُوا:يَغْفِرُ اللهُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِي قُرَيْشًا، وَيَتْرُكُنَا، وَسُيُوفُنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:إِنِّي لَأُعْطِي رِجَالًا، حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْكُفْرِ، فَأَتَأَلَّفُهُمْ أَفَلَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَذْهَبَ النَّاسُ بِالْأَمْوَالِ، وَتَرْجِعُونَ إِلَى رِحَالِكُمْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَوَاللهِ لَمَا تَنْقَلِبُونَ بِهِ خَيْرٌ مِمَّا يَنْقَلِبُونَ بِهِ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ رَضِينَا فَقَالَ لَهُمْ:إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً شَدِيدَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوُا اللهَ وَرَسُولَهُ عَلَى الْحَوْضِ قَالَ أَنَسٌ:فَلَمْ نَصْبِرْ

230۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو قبیلہ ہوازن کے اموال میں سے غنیمت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے چند آدمیوں کو [تالیف قلب کی غرض سے] سوسو اونٹ دینے لگے تو انصار کے ایک آدمی نے کہا: اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش فرمائے۔ آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا۔ حالانکہ ان کا خون ابھی ابھی ہماری تلواروں سے ٹپک رہا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب یہ خبر پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انصار کو بلایا اورانہیں چمڑے کے ایک ڈھیر پر جمع کیا۔ ان کے سوا کسی دوسرے صحابی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں بلایا۔ جب سب انصاری جمع ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لائے اور دریافت فرمایا: آپ لوگوں کے بارے میں جو بات مجھے معلوم ہوئی ہے وہ کہاں تک صحیح ہے؟ انصار کے سمجھ دار لوگوں نے عرض کیا: یارسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم میں جو عقلمند ہیں وہ تو کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لاتے ہیں، ہاں چند نو عمر لڑکے ہیں، انہوں نے ہی یہ کہا ہے کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بخشش فرمائے۔ آپ قریش کو دے رہے ہیں اور ہمیں چھوڑ دیا۔ حالانکہ ان کا خون ابھی ابھی ہماری تلواروں سے ٹپک رہا تھا، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بعض ایسے لوگوں کو دیتا ہوں جن کے کفر کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس میں ان کی تالیف قلب کرتا ہوں اور کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ دنیا والے مالوں کے ساتھ لوٹ رہے ہیں اور تم اپنے گھروں کی طرف رسول اللہ کے ساتھ لوٹ رہے ہو۔ اللہ کی قسم تمہارے ساتھ جو کچھ واپس جا رہا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو دوسرے لوگ اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ سب انصاریوں نے عرض کیا: بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اس پر خوش ہیں پھر فرمایا: تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو مقدم کیا جائے گا تو اس وقت تم صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے حوض پر ملاقات کر لو۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مگر ہم صبر نہیں کر پائے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری: 3147،4331؛ صحیح مسلم: 1059]

ذِكْرُ خَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار کے عظمت والے قبیلوں کا بیان

231- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ، أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ:دُورُ الْأَنْصَارِ كُلُّهَا خَيْرٌ

231- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو انصار کو سب کے بہتر قبیلے کی خبر نہ دوں؟ قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنونجار کا ہے۔ ان کے بعد جو ان کے قریب ہیں۔ بنو عبدالاشھل ۔ پھر ان کے بعد بہتر وہ ہیں جو ان کے قریب ہیں۔ بنو حارث بن خزرج کا ۔ پھر ان کے بعد جو ان کے قریب ہیں۔ بنوساعدہ کا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک کا اشارہ کیا اور اپنی مٹھی کو بند کر

لیا پھر اسے اس طرح کھولا جیسے کوئی اپنے ہاتھ کی چیز کو پھینکتا ہے پھر فرمایا: تمام انصار کے قبیلے بہتر ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:5300؛ صحیح مسلم:2511]

232- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، قَالَ: وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ

232- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو انصار کے سب سے بہتر قبیلے کی خبر نہ دوں؟ قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنونجار کا ہے۔ ان کے بعد بنوعبدالاشھل کا ہے۔ پھر بنو حارث بن خزرج کا ہے۔ پھر بنوساعدہ کا ہے اور فرمایا: تمام انصار کے قبیلے بہتر ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:202/3؛ مسند الحمیدی:1197؛ صحیح مسلم:2511]

233- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ،

عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: بَلَى، يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَلْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

233۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو انصار کو سب سے بہتر قبیلے کی خبر نہ دوں؟ قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنو نجار کا ہے۔ ان کے بعد بنو عبدالاشھل کا قبیلہ ہے۔ پھر بنو حارث بن خزرج کا قبیلہ ہے۔ پھر بنو ساعدہ کا قبیلہ ہے اور فرمایا: تمام انصار کے قبیلے بہتر ہیں۔

تحقیق و تخریج:

[اسنادہ صحیح]

[شرح السنۃ للبغوی:3979؛ وصحہ ابن حبان:7285]

234- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرُ قَالَ سَعْدٌ: مَا أَرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ:قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ

234۔ سیدنا ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار

کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنونجار کا ہے۔ ان کے بعد بنوعبدالاشہل کا ہے۔ پھر بنو حارث بن خزرج کا ہے۔ پھر ان کے بعد بنوساعدہ کا ہے۔ پھر فرمایا: اسی طرح تمام انصار کے قبیلے بہتر ہیں۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر کسی کو فضیلت نہیں دی پس کہا گیا کو تم کو کثیر لوگوں پر فضلیت دی گئی ہے۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح البخاری:3789؛ صحیح مسلم:2511]

235- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:خَيْرُ الْأَنْصَارِ، أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ

235۔ سیدنا ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنونجار کا ہے۔ پھر بنوعبدالاشہل کا ہے۔ پھر بنو حارث کا ہے۔ پھر بنوساعدہ کا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح البخاری:3790؛ صحیح مسلم:2511]

236- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ: حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَكُلُّكُمْ خَيْرٌ

236۔ سیدنا ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنونجار کا ہے۔ پھر بنوعبدالاشھل کا ہے۔ پھر بنو حارث کا ہے۔ پھر ان کے بعد بنوساعدہ کا ہے۔ [پھر فرمایا:] اسی طرح تمام انصار کے قبیلے بہتر ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6053؛ صحیح مسلم:2511]

237- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أُسَيْدٍ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ

237۔ سیدنا ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنونجار کا ہے۔ پھر بنوعبدالاشھل کا ہے۔ پھر بنو حارث بن خزرج کا ہے۔ پھر ان کے بعد بنوساعدہ کا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6053؛ صحیح مسلم:2511]

238- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّيَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، وَعُبَيْدُ اللهِ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:ثُمَّ بَنِي النَّجَّارِ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:بَنِي سَاعِدَةَ قَالُوا: ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ:فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

238- سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تم کو انصار کے سب سے بہتر قبیلے کی خبر نہ دوں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انصار کے قبیلوں میں بہتر قبیلہ بنو عبد الاشھل کا ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بعد کس کا ہے؟ تو فرمایا: بنو نجار کا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان کے بعد؟ تو فرمایا: بنو حارث بن خزرج کا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ان کے بعد؟ تو فرمایا:

بنوساعدہ کا ہے۔صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ان کے بعد؟ توفرمایا: تمام انصار کے قبیلے بہتر ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:2512]

239- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يُحَدِّثُ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:أَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا؟ قَالَ:إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

239۔ اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بھی کوئی ملازمت دیں[یعنی کسی شہر کا گورنر وغیرہ مقرر کر دیں] جس طرح فلاں آدمی کو دی گئی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد یہ دیکھو گے کہ تم پر دوسرے لوگوں کو مقدم کیا جائے گا تو اس وقت تم صبر کرنا یہاں تک کے حوض کے پاس مجھ سے ملاقات کرلو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3792؛صحیح مسلم:1845]

240- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ

عَامِرِ بْنِ زَيْدِ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: جَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَشْهَلِيُّ النَّقِيبُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ كَانَ قَسَمَ طَعَامًا، فَذُكِرَ لَهُ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ بَنِي ظَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ حَاجَةٌ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُسَيْدُ تَرَكْتَنَا حَتَّى إِذَا ذَهَبَ مَا فِي أَيْدِينَا، فَإِذَا سَمِعْتَ بِشَيْءٍ قَدْ جَاءَنَا، فَاذْكُرْ لِي أَهْلَ ذَلِكَ الْبَيْتِ قَالَ: فَجَاءَهُ بَعْدَ ذَلِكَ طَعَامٌ مِنْ خَيْبَرَ شَعِيرٌ وَتَمْرٌ قَالَ: فَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ، وَقَسَمَ فِي الْأَنْصَارِ فَأَجْزَلَ، وَقَسَمَ فِي أَهْلِ ذَلِكَ الْبَيْتِ فَأَجْزَلَ فَقَالَ لَهُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ مُسْتَشْكِرًا: جَزَاكَ اللهُ أَيْ نَبِيَّ اللهِ أَطْيَبَ الْجَزَاءِ، أَوْ قَالَ:خَيْرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:وَأَنْتُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَجَزَاكُمُ اللهُ أَطْيَبَ الْجَزَاءِ أَوْ قَالَ:خَيْرًا، فَإِنَّكُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ، وَسَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فِي الْأَمْرِ وَالْقَسْمِ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ

240۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا اسید بن حضیر اشہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت آئے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تقسیم کر رہے تھے تو سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے انصار میں سے بنوظفر قبیلے میں سے ایک گھر والوں کی ضرورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا۔تو سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا: اے اسید تم نے ہمیں اس وقت تک چھوڑا ہے [یعنی ہم سے اس وقت اپنی ضرورت کا ذکر کیا ہے] کہ جو کچھ ہمارے پاس تھا وہ سارے

کا سارا مال ختم ہو گیا ہے، حالانکہ جب تم نے سنا تھا کہ ہمارے پاس کچھ مال آ گیا ہے تو اسی وقت ہی مجھ سے اس گھر والوں کا ذکر کرتے، سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس خیبر سے کچھ جو اور کھجور کا مال آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ مال لوگوں میں تقسیم کیا اور انصار میں بھی تقسیم کیا اور مال کثیر سے نوازا اور اس گھر والوں کو بھی کثیر مال دیا اس پر سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عرض کیا: اے اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو جواباً ارشاد فرمایا: اے انصار کی جماعت اللہ تعالیٰ تم کو بہترین بدلہ دے اور فرمایا: میرے علم کے مطابق تم سوال کرنے سے بچنے والے صابرین ہو، عنقریب تم میرے بعد اس دنیاوی معاملات اور مال کی تقسیم میں خود پسندی اور خود غرضی کو دیکھو گے تو تم کو اس وقت صبر کرنا ہوگا یہاں تک کہ میری اور تمہاری ملاقات حوض کوثر پر ہو جائے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 79/4؛ وصححہ ابن حبان [7277] والحاکم ووافقہ الذہبی]

241- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَاذَانُ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ:

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنَّا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:أُوصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوَا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

241۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ انصار کی ایک مجلس سے گزرے۔ دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں انہوں نے پوچھا: آپ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ مجلس والوں نے کہا: ابھی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس کو یاد کر رہے تھے جس میں ہم بیٹھا کرتے تھے [یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مرض وفات کا واقعہ ہے] اس کے بعد یہ [سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ] نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور منبر پر جلوہ گر ہوئے۔ اس دن کے بعد پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی اس منبر پر تشریف نہ لا سکے۔ [یعنی وہ حیات مبارکہ کا اس منبر پر آخری خطاب تھا] اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا: میں تم کو انصار کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ انصار میرا جسم وجان ہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی ہے لیکن اس کا بدلہ جو انہیں چاہئے تھا وہ ملنا ابھی باقی ہے۔ اس لئے تم ان کے نیکوں کاروں کی عزت کرو اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرو۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3799]

242- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَمْ آتِكُمْ وَأَنْتُمْ ضُلَّالٌ فَهَدَاكُمُ اللهُ بِي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ:أَوَلَمْ آتِكُمْ وَأَنْتُمْ أَعْدَاءٌ فَأَلَّفَ بَيْنَكُمْ بِي؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: " أَفَلَا تَقُولُونَ: أَلَمْ تَأْتِنَا خَائِفًا فَآمَنَّاكَ؟ وَطَرِيدًا فَآوَيْنَاكَ؟ وَمَخْذُولًا فَنَصَرْنَاكَ؟ " قَالَتِ الْأَنْصَارُ: بَلِ الْمَنُّ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

242- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو مخاطب کر کے فرمایا: اے انصار کے گروہ تم گمراہ تھے اللہ نے میری وجہ سے تمہیں ہدایت دی۔ انصار نے جواب میں عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم ایک دوسرے کے دشمن تھے میری وجہ سے تم میں آپس میں الفت پیدا ہوئی۔ انصار نے جواب میں عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو نبی کریم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار تم ایسے کیوں نہیں کہتے کہ آپ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ڈرے ہوئے ہمارے پاس آئے تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امان دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل مکہ نے نکال دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہ دی، لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دیا تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا۔ انصار نے جواب میں عرض کیا: بلکہ اللہ اور رسول کے ہم پر بڑے احسان ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:104/3؛وفی الباب عند البخاری[7245] عن عبداللہ بن زید ومسلم:2110]

243- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:سَارَ إِلَى بَدْرٍ فَاسْتَشَارَ الْمُسْلِمِينَ وَأَشَارَ عَلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ اسْتَشَارَهُمْ فَأَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ» فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، إِيَّاكُمْ يُرِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذًا لَا نَقُولُ مَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى: فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَوْ ضَرَبْتَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَاتَّبَعْنَاكَ

243۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے مشورہ کیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش تھے پھر ایک انصاری نے کہا: اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم (انصار) سے مشورہ طلب کررہے ہیں تو انصار نے کہا: ہم بنی اسرائیل کی طرح نہیں ہیں جنہوں نے کہا تھا: اے موسیٰ تم اور تیرا رب جاؤ خود جہاد کرو اور ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔[سورۃ المائدۃ:24] لیکن یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم برک الغماد مقام تک اپنی

سواری پر چلے گئے تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جائیں گے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح مسلم:1779؛ سنن ابی داؤد:2681]

أَبْنَاءُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

انصار کے بیٹوں کے فضائل

244- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزُورُ الْأَنْصَارَ فَيُسَلِّمُ عَلَى صِبْيَانِهِمْ، وَيَمْسَحُ بِرُءوسِهِمْ، وَيَدْعُو لَهُمْ

244۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصار کی زیارت کے لئے جاتے تو ان کے بچوں کو سلام کہتے، ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے اور ان کے لئے دعا فرماتے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری: 6247؛ صحیح مسلم: 2168]

أَبْنَاءُ أَبْنَاءِ الأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

انصار کے پوتوں کے فضائل

245- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِلأَنْصَارِ، وَلأَبْنَائِهِمْ وَلأَبْنَاءِ أَبْنَائِهِمْ

245۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ انصار کی، انصار کے بچوں کی اوران کے پوتوں کی مغفرت فرما۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح]

[مسند الامام احمد: 162/3؛ یہ روایت اپنے شواہد کے ساتھ صحیح ہے۔]

مَذْحِجٌ

قبیلہ مذحج کے فضائل

246- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ السَّلَمِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَكْثَرُ الْقَبَائِلِ فِي الْجَنَّةِ مَذْحِجٌ

246۔ سیدنا عمرو بن عبسہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قبائل میں سے بنو مذحج کے لوگ اکثر جنتی ہوں گے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:387/4؛المستدرک علی الصحیحین للحاکم:81/4؛وقال: صحیح الاسناد، وافقہ الذہبی]

الْأَشْعَرِيُّونَ

قبیلہ اشعر کے فضائل

247- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ أَقْوَامٌ هُمْ أَرَقُّ مِنْكُمْ قُلُوبًا قَالَ: فَقَدِمَ الْأَشْعَرِيُّونَ، مِنْهُمْ أَبُو مُوسَى، فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِينَةِ جَعَلُوا يَرْتَجِزُونَ:

غَدًا نَلْقَى الْأَحِبَّةْ ... مُحَمَّدًا وَحِزْبَهْ

247- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ایک نرم دل والی قوم آرہی ہے تو اشعری قبیلے کے لوگ آئے۔ ان میں سے سیدنا ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ بھی تھے جب وہ مدینہ کے قریب آئے تو وہ رجزیہ انداز میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ ہم کل کے دن اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام سے ملیں گے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 3/ 262، 182، 105؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 122/12؛ مسند عبد بن حمید: 1410؛ الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 106/4؛ مسند ابی یعلی: 3845؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 351/5؛ وصحہ ابن حبان: 7192]

مَنَاقِبُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ

سیدہ مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا کے فضائل

248- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

248- سیدنا ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے علاوہ کوئی کامل نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3433؛ صحیح مسلم:2431]

249- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

249۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: دنیا کی بہترین عورت مریم بنت عمران ہے اور دنیا کی بہترین عورت خدیجہ ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3815؛ صحیح مسلم:2430]

250- أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

250۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی بہترین عورتیں یہ ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:293/1؛ مسند ابی یعلی:2722؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:3/185،160،2/594؛ وصححه ابن حبان[7010] والحاکم ووافقه الذهبی]

آسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ

سیدہ آسیہ بنت مزاحم رضی اللہ عنہا کے فضائل

251- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

251- سیدنا ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں مگر عورتوں میں مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ کے علاوہ کوئی کامل نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3433؛ صحیح مسلم:2431]

252- أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ أَحْمَرَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَ خُطُوطٍ ثُمَّ قَالَ:هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ، امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

252۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچی اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو مخلوق میں سے بہترین عورتیں کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی بہترین عورتیں یہ ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:293/1؛ مسند ابی یعلی:2722؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:185/3، 160، 594/2؛ وصححہ ابن حبان[7010] والحاکم ووافقہ الذہبی]

مَنَاقِبُ خَدِيجَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے فضائل

253- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، سَمِعَهُ يَقُولُ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَقْرِئْ خَدِيجَةَ مِنَ اللّٰهِ وَمِنِّي السَّلَامُ، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

253۔ سیدنا ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدیجہ کو اللہ کی طرف سے اور میری طرف سے سلام دینا اور جنت میں موتیوں سے مزین ایک ایسے گھر کی بشارت دیں کہ جس میں کوئی شور اور تکلیف وغیرہ نہ ہوگی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3820؛ صحیح مسلم:2432]

254- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ خَدِيجَةُ قَالَ:إِنَّ اللهَ يُقْرِئُ خَدِيجَةَ السَّلَامَ فَقَالَتْ:إِنَّ اللهَ هُوَ السَّلَامُ، وَعَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ، وَعَلَيْكَ السَّلَامُ، وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ

254- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا جرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سلام دیا ہے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ تو پہلے سلامتی والا ہے اور جبریل آپ پر بھی سلام ہو اور آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[المعجم الکبیر للطبرانی: 15/23؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 175/4؛ وقال: ہذا حدیث صحیح علی شرط مسلم]

255- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:بَشَّرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ

255- سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ

خدیجہ کو جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دی کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3819؛ صحیح مسلم:2433]

256- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ:مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا غِرْتُ لِخَدِيجَةَ، لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، وَثَنَائِهِ عَلَيْهَا، وَقَدْ أُوحِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ

256- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی کہ میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا اکثر ذکر کرتے دیکھا ہے اور بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اللہ رب العزت نے وحی کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3817؛ صحیح مسلم:2434]

257- أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:مَا حَسَدْتُ امْرَأَةً

مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ، وَلَا تَزَوَّجَنِي إِلَّا بَعْدَمَا مَاتَتْ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ، لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ

257۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کیا۔حالانکہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میری شادی ہونے سے پہلے وفات پا چکی تھیں اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت میں ایک ایسے گھر کی بشارت دیتے کہ جس میں نہ شور ہوگا اور نہ ہی تکلیف۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3817؛ صحیح مسلم:2434]

258- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ:مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا قَالَتْ:وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ

258۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج میں سے کسی پر اتنی غیرت نہیں کی جتنی کہ میں نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر کی لیکن میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کا اکثر ذکر کرتے دیکھا ہے اور حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ میری شادی ان کی وفات کے تین سال بعد ہوئی تھی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3817؛صحیح مسلم:2434]

259- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنْ عِلْبَاءَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَطَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَرْضِ خُطُوطًا، قَالَ:أَتَدْرُونَ مَا هَذَا؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أَفْضَلُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ بِنْتُ مُزَاحِمٍ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ

259- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر چار لکیریں کھینچی اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو مخلوق میں سے بہترین عورتیں کونسی ہیں؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل جنت کی بہترین عورتیں یہ ہیں: خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد:293/1؛ مسند ابی یعلی:2722؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم:594/2،160،185/3؛ وصحہ ابن حبان[7010] والحاکم ووافقہ الذہبی]

مَنَاقِبُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے فضائل

260- أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ النَّهْدِيِّ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو الْأَسَدِيِّ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ هُوَ ابْنُ الْيَمَانِ، أَنَّ أُمَّهُ قَالَتْ لَهُ: مَتَى عَهْدُكَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا، فَهَمَّتْ أَنْ تَنَالَ مِنِّي، فَقُلْتُ: دَعِينِي، فَإِنِّي أَذْهَبُ فَلَا أَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَغْفِرَ لِي، وَيَسْتَغْفِرَ لَكِ، وَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ، ثُمَّ خَرَجَ فَخَرَجْتُ مَعَهُ، فَإِذَا عَارِضٌ قَدْ عَرَضَ لَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ فَرَآنِي فَقَالَ: حُذَيْفَةُ؟ فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ

رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عَرَضَ لِي؟ قُلْتُ:نَعَمْ قَالَ:فَإِنَّهُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ لِيُسَلِّمَ عَلَيَّ، وَلِيُبَشِّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ الْجَنَّةِ، وَأَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

260۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کب ملاقات کی ہے۔ میں نے کہا: فلاں دن سے ملاقات نہیں کی ہے تو میری والدہ نے مجھے ملامت کرنا شروع کر دیا اور مجھے برا بھلا کہا۔ میں نے کہا: آپ مجھے چھوڑیں [میں ابھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاتا ہوں] میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب پڑھوں گا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بخشش کی دعا کرواؤں گا تو آپ کے لئے بھی دعا کرواؤں گا۔ چنانچہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا کر لی تو پھر عشاء کی نماز ادا کی تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے چلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی عارضے کے سبب رکے پھر چلے تو اتنے میں مجھے دیکھ لیا تو فرمایا: حذیفہ ہو۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ جی ہاں حاضر ہوں تو فرمانے لگے: [اے حذیفہ] کیا تم نے اس کو دیکھا کہ جس کے لئے راستے میں کھڑا کیا گیا: میں نے عرض کیا: کیوں نہیں [یعنی ضرور دیکھا ہے] تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایک ایسا فرشتہ تھا کہ اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے اس لے مجھے بتایا کہ حسن و حسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں اور فاطمہ جنتی عورتوں کی سردار ہے۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ صحیح]

[مسند الامام احمد: 391/5؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: 198/2،96/12؛ سنن الترمذی: 3781؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 151،381/3؛ دلائل النبوۃ للبیہقی: 78/7؛ اس حدیث کو امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن غریب، امام ابن خزیمہ [1193] امام ابن حبان [6960،7124] اور حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے [مختصر المستدرک] میں صحیح کہا ہے۔]

261- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَرِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَّهَا، فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا " فَقَالَتْ: لَمَّا أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ ذَلِكَ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَكْبَبْتُ عَلَيْهِ فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ بِهِ لُحُوقًا، وَأَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَضَحِكْتُ

261- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر جھک گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کچھ سرگوشی فرمائی تو وہ رو پڑیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھک گئیں

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کوئی سرگوشی فرمائی تو وہ مسکرا پڑیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے تو میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا توانہوں نے کہا: جب میں (پہلی مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ میں اس بیماری میں دنیائے فانی سے رخصت ہو جاؤں گا تو میں رو پڑی۔ پھر جب میں (دوسری مرتبہ) جھکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: میرے اہلِ بیت میں سے تم جلدی مجھ سے ملاقات کرلوگی اور بلاشبہ میں (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا) مریم بنت عمران کے علاوہ وہ تمام جنتی عورتوں کی سردار ہوں تو میں نے اپنے سر کو اٹھایا تو میں مسکرا پڑی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[مصنف ابن ابی شیبۃ: 12/126؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 419/22؛رقم:1034؛وصحح ابن حبان:6952]

262- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ:أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ هَذَا، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِهِ لَحَاقًا

بِهِ، فَضَحِكَتْ

262۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی مرض وفات میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پاس بلایا اور ان سے چپکے سے کچھ فرما دیا تو وہ رونے لگیں پھر کچھ فرما دیا تو وہ ہنسنے لگیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پہلی بار بتایا تھا کہ وہ اس مرض میں فوت ہو جائیں گے تو میں رو پڑی دوسری مرتبہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے ملو گی تو میں ہنس پڑی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4433؛ صحیح مسلم:2450]

263- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ تُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةٌ قَالَتْ: فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا، فَأَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَقُلْتُ:حِينَ بَكَتْ خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا، ثُمَّ تَبْكِينَ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا قَطُّ أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ لَهَا فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قُبِضَ سَأَلْتُهَا فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي قَالَ: «كَانَ جِبْرِيلُ يُعَارِضُنِي كُلَّ عَامٍ مُرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أُرَانِي إِلَّا وَقَدْ حَضَرَ أَجْلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي بِي لُحُوقًا، وَنِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ إِنَّهُ سَارَّنِي أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَالَتْ:فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ

263۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی تمام بیویاں آپ ﷺ کے پاس جمع تھیں۔ اتنے میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں۔ ان کا چلنا اپنے محترم باپ کے مشابہہ تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی خوش آمدید اور اپنے دائیں یا بائیں طرف بیٹھایا پھر ان سے کچھ بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر دوسری بات کہی تو وہ خوش ہوئیں میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہمارے درمیان راز کی بات کرنے کے لئے منتخب کیا ہے اور آپ رو رہی ہو؟ پھر کوئی راز کی بات کی تو آپ مسکرانے لگیں میں نے کہا: غم کے قریبی موقع پر اس دن کی طرح میں نے کبھی آپ کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا، بعد میں مَیں نے پوچھا تو کہنے لگی میں یہ راز کی بات ظاہر نہیں کر سکتی جب رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے تو میں نے دوبارہ پوچھا تو بتانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میں جبرائیل کو ہر سال ایک دفعہ قرآن سناتا تھا مگر اس سال دو مرتبہ سنایا ہے اور یہ اشارہ میری وفات کی طرف ہے تم میرے اہل خانہ میں سب سے پہلے مجھے ملو گی اور میں تمہارے لئے آگے جانے والوں میں سے اچھا پیشوا ہوں تو میں رونے لگیں پھر مجھے اپنے قریب کیا

اور فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ تم تمام مومن عورتوں کی سردار ہو یا فرمایا: تم اس امت کی تمام عورتوں کی سردار ہو تو میں ہنس پڑی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:6285؛ صحیح مسلم:2450]

264- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامِهَا وَقُعُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: " وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا وَقَبَّلَهَا، وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا، فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا، فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَةُ فَأَكَبَّتْ عَلَيْهِ وَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَتْ، ثُمَّ أَكَبَّتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنَّ هَذِهِ مِنْ أَعْقَلِ النِّسَاءِ، فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: أَرَأَيْتِ حِينَ أَكَبَّيْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَبَكَيْتِ، ثُمَّ أَكَبَّيْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتِ رَأْسَكِ فَضَحِكْتِ، مَا حَمَلَكِ عَلَى

ذَلِكَ؟ قَالَتْ:أَخْبَرَنِي، تَعْنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتُ، ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِ بَيْتِي لُحُوقًا بِهِ، فَذَلِكَ حِينَ ضَحِكْتُ

264۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عادات واطوار اور اٹھنے بیٹھنے کے طریقے میں، میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو فاطمہ سے زیادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشابہت رکھتا ہو، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مزید بیان فرماتی ہیں کہ فاطمہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو بوسہ دیا کرتے تھے اور جگہ پر ساتھ بٹھاتے تھے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تو وہ بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی تھیں۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جگہ پر بٹھاتی تھیں۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوئے، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھک گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوسہ دیا پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو وہ رو رہی تھیں، میں نے سوچا میں سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین میں سب سے زیادہ عقلمند ہیں، لیکن ہیں تو یہ عورت ہی۔ لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو میں نے فاطمہ سے کہا: آپ کو یاد ہے جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھکی تھیں، آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ رو رہی تھیں، پھر آپ جھکی تو اپنا سر اٹھایا تو ہنس پڑی تھیں، آپ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: اب میں یہ بات بتا سکتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا تھا: آپ کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا اس وجہ سے میں رو پڑی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بتایا: آپ کے گھر والوں میں سب سے جلدی میں آپ سے ملوں گی تو میں ہنس پڑی تھی۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[سنن ابی داود:5217؛سنن الترمذی:3872؛وقال حسن غریب،المعجم الکبیر للطبرانی:421/22]

265- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي يَرِيبُنِي مَا أَرَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا

265- سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرمارہے تھے: میری بیٹی فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اور مجھے وہ چیز پریشان کرتی ہے جو اس کو پریشان کرتی ہے اور مجھے وہ چیز تکلیف دیتی ہے جو اس کو تکلیف دیتی ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:5230؛صحیح مسلم:2449]

266- الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٌ مِنِّي، مَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

266۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے: میری بیٹی فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے جس نے اس کو غضبناک کیا اس نے مجھے غضبناک کیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3767؛ صحیح مسلم:2449]

267- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ: إِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّي

267۔ سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: اس دن میں سمجھ بوجھ رکھنے والا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ فاطمہ مجھ سے ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3110؛ صحیح مسلم:2449]

سَارَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

268- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الزِّنَادِ، مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ، مِمَّا ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ اللَّيْلَةَ بِامْرَأَةٍ هِيَ أَحْسَنُ النِّسَاءِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمَ، مَنْ هَذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ:أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لَا تُكَذِّبِينِي، قَدْ أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي فَوَاللّٰهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنْ أَرْسِلْ بِهَا، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي فَقَالَتْ:اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ

عَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَتِ:اللهُمَّ إِنَّهُ إِنْ يَمُتْ، يُقَلْ هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ، ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَتَقُولُ:اللهُمَّ إِنْ كُنْتَ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلَى زَوْجِي، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هَذَا الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتَّى رَكَضَ بِرِجْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَتِ:اللهُمَّ إِنْ يَمُتْ يُقَالُ هِيَ قَتَلَتْهُ فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ، وَفِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ:وَاللهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، ارْجِعُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَأَعْطُوهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَقَالَتْ:أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ، وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً

268۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ [نمرود کے ملک سے] ہجرت کی تو ایک شہر میں پہنچے جہاں ایک بادشاہ رہتا تھا یا یہ فرمایا: ایک ظالم بادشاہ رہتا تھا۔ اس سے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں کسی نے یہ کہہ دیا کہ وہ نہایت ہی خوبصورت عورت لے کر یہاں آئے ہیں۔ تو اس نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہ پیغام بھیجا کہ اے ابراہیم یہ عورت جو تمہارے ساتھ ہے تمہارا اس سے کیا رشتہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: یہ میری بہن ہے۔ پھر جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو ان سے کہا: میری بات نہ جھٹلانا، میں تمہیں اپنی بہن کہہ آیا ہوں۔ خدا کی قسم آج روئے زمین پر میرے اور تمہارے علاوہ کوئی مومن نہیں ہے۔ چنانچہ آپ نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو بادشاہ کے پاس بھیجا، یا بادشاہ خود سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اس وقت

سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑی ہو گئی تھیں۔ انہوں نے اللہ کے حضور یہ دعا فرمائی: اے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول [سیدنا ابراہیم علیہ السلام] پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے، تو تو مجھ پر ایک کافر کو مسلط نہ کر، اتنے میں وہ بادشاہ تھر تھرایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمہ نے کہا: ان سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا: سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور یہ دعا فرمائی: اے اللہ اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے اس کو مارا ہے [یعنی سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے] چنانچہ وہ پھر چھوٹ گیا اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھا۔ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا پھر وہ وضو کر کے نماز پڑھ رہی تھیں اور یہ دعا کر رہی تھیں: اے اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول [سیدنا ابراہیم علیہ السلام] پر ایمان رکھتی ہوں اور اگر میں نے اپنے شوہر کے سوا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے، تو تو مجھ پر ایک کافر کو مسلط نہ کر، چنانچہ وہ بادشاہ پھر تھر تھرایا اور اس کا پاؤں زمین میں دھنس گیا۔

عبدالرحمن بیان کرتے ہیں کہ ابوسلمہ نے کہا: ان سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بیان کیا: سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے اللہ کے حضور پھر یہ دعا فرمائی: اے اللہ اگر یہ مر گیا تو لوگ کہیں گے کہ اس نے اس کو مارا ہے [یعنی سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا نے] چنانچہ اب یہ دوسری یا تیسری مرتبہ وہ پھر چھوڑ دیا گیا۔ آخر وہ کہنے لگا کہ تم لوگوں نے میرے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا۔ اسے ابراہیم کے پاس لے جاؤ اور انہیں آجر [سیدہ ہاجرہ] بھی دے دو پھر سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے کہا: دیکھتے نہیں اللہ نے کافر کو کس طرح ذلیل کیا اور ساتھ میں ایک لڑکی بھی دلوا دی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:2217]

269- أَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكْذِبْ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ، ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ، قَوْلُهُ {إِنِّي سَقِيمٌ} [الصافات: 89]وَقَوْلُهُ {قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ} [الأنبياء: 63]هَذَا قَالَ: " وَبَيْنَمَا هُوَ يَسِيرُ فِي أَرْضِ جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا، فَأَتَى الْجَبَّارَ رَجُلٌ فَقَالَ:إِنَّهُ قَدْ نَزَلَ هَاهُنَا فِي أَرْضِكَ رَجُلٌ مَعَهُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْمَرْأَةُ مِنْكَ؟ قَالَ:هِيَ أُخْتِي قَالَ: اذْهَبْ فَأَرْسِلْ بِهَا قَالَ:فَانْطَلَقَ إِلَى سَارَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا الْجَبَّارَ سَأَلَنِي عَنْكِ، فَأَخْبَرْتُهُ: أَنَّكِ أُخْتِي فَلَا تُكَذِّبِينِي عِنْدَهُ، فَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّهُ لَيْسَ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ، فَانْطَلَقَ بِهَا وَقَامَ إِبْرَاهِيمُ يُصَلِّي فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَرَآهَا أَهْوَى إِلَيْهَا فَتَنَاوَلَهَا، فَأُخِذَ أَخْذًا شَدِيدًا فَقَالَ: ادْعِي اللهَ لِي، وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتْ لَهُ فَأُرْسِلَ، فَأَهْوَى إِلَيْهَا فَتَنَاوَلَهَا، فَأُخِذَ بِمِثْلِهَا، أَوْ أَشَدَّ مِنْهَا، ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ الثَّالِثَةَ، فَأُخِذَ فَذَكَرَ مِثْلَ الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَكَفَّ فَقَالَ:ادْعِي اللهَ لِي وَلَا أَضُرُّكِ، فَدَعَتْ لَهُ فَأُرْسِلَ، ثُمَّ دَعَا أَدْنَى حِجَابَهُ فَقَالَ:إِنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِإِنْسَانٍ، وَلَكِنَّكَ

أَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ أَخْرِجْهَا، وَأَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ: فَخَرَجَتْ وَأُعْطِيَتْ هَاجَرَ، فَأَقْبَلَتْ فَلَمَّا أَحَسَّ إِبْرَاهِيمُ بِمَجِيئِهَا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ: مَهْيَمْ فَقَالَتْ:قَدْ كَفَى اللهُ كَيْدَ الْكَافِرِ، وَأَخْدَمَنِي هَاجَرَ وَقَّفَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ

269۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیدنا ابراہم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا دوان میں خالص اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے تھے۔ ایک ان کا یہ کہنا: میں بیمار ہوں۔ دوسرا ان کا یہ کہنا: بلکہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزر رہے تھے۔ بادشاہ کو خبر ملی کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ دنیا کی ایک خوبصورت ترین عورت ہے۔ بادشاہ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس اپنا ایک آدمی بھیج کر بلوایا اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے متعلق پوچھا کہ یہ کون ہے؟ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: یہ میری بہن ہے۔ پھر وہ سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور فرمایا: اے سارہ یہاں میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں ہے اور اس بادشاہ نے مجھ سے تیرے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو کہہ دیا کہ تم میری [دینی اعتبار میں] بہن ہو۔ اس لئے اب تم کوئی ایسی بات مت کہنا جس سے میں جھوٹا بنوں۔ پھر اس ظالم بادشاہ نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا جب وہ اس کے پاس گئیں اسوقت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نماز پڑھ رہے تھے؛ جب وہ بادشاہ کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً بڑے سخت انداز میں پکڑ لیا گیا پھر وہ کہنے لگا: میرے لئے اللہ سے دعا کرو [کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات

دے دے] اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور دوسری مرتبہ بھی اسی طرح یا اس سے بھی زیادہ سخت انداز میں ہاتھ پکڑ لیا گیا پھر وہ کہنے لگا: میرے لئے اللہ سے دعا کرو [کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دے] اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس نے تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی کیا تو پھر اس کا ہاتھ دوسری اور پہلی مرتبہ کی طرح پکڑ لیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کسی خادم کو بلا کو کہا: تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو یہ تو کوئی سرکش جن ہے۔ البتہ جاتے ہوئے اس نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ بھیج دیا۔ جب سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا آئیں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس وقت کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ علیہ السلام نے ہاتھ کے اشارے سے ان کا حال پوچھا انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے کافر یا فاجر [یہاں راوی کو شک ہے کہ دونوں میں کونسا لفظ بولا تھا] کے فریب سے محفوظ رکھا اور اس [بادشاہ] نے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو خدمت کے لئے دیا ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3357،3358؛ صحیح مسلم:2371]

270- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: " لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ

عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ: ثِنْتَانِ فِي ذَاتِ اللهِ {فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُومِ فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ} [الصافات: 88،89] وَقَوْلُهُ فِي سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ {قَالَ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا} [الأنبياء:63] قَالَ: وَأَتَى عَلَى مَلِكٍ مِنْ بَعْضِ الْمُلُوكِ، وَمَعَهُ امْرَأَةٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَخْبَرَهُ أَنَّهَا أُخْتُهُ قَالَ: قُلْ لَهَا:تَأْتِيَنِي، أَوْ مُرْهَا أَنْ تَأْتِيَنِي، فَأَتَاهَا فَقَالَ لَهَا: إِنَّ هَذَا قَدْ سَأَلَنِي عَنْكِ وَإِنِّي أَخْبَرْتُهُ أَنَّكِ أُخْتِي وَإِنَّكِ أُخْتِي فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ وَلَا مُؤْمِنَةٌ غَيْرِي وَغَيْرَكِ، وَإِنَّهُ قَدْ أَمَرَكِ أَنْ تَأْتِيَهُ قَالَ:فَأَتَتْ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَضُغِطَ فَقَالَ: ادْعِي لِي وَلَكِ أَنْ لَا أَعُودَ قَالَ:فَخُلِّيَ عَنْهُ، فَعَادَ قَالَ: فَضُغِطَ مِثْلَهَا، أَوْ أَشَدَّ قَالَ:ادْعِي لِي، وَلَكِ أَلَّا أَعُودَ قَالَ: فَخُلِّيَ عَنْهُ، فَأَمَرَ لَهَا بِطَعَامٍ، وَأَخْدَمَهَا جَارِيَةً يُقَالُ لَهَا هَاجَرُ، فَلَمَّا أَتَتْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ:مَهْيَمْ فَقَالَتْ: كَفَى اللهُ كَيْدَ الْكَافِرِ الْفَاجِرِ وَأَخْدَمَ جَارِيَةً قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ:تِلْكَ أُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ، وَمَدَّ بِهَا ابْنُ عَوْنٍ صَوْتَهُ

270۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سیدنا ابراہم علیہ السلام نے صرف تین مرتبہ جھوٹ بولا تھا دو ان میں خالص اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے تھے۔ ایک ان کا یہ کہنا: [اب سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ایک نگاہ ستاروں کی طرف اٹھائی اور کہا میں تو بیمار ہوں۔] دوسرا ان کا یہ کہنا: [بلکہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا ہے] اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: ایک مرتبہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا ایک ظالم بادشاہ کی سلطنت سے گزر رہے تھے۔ بادشاہ کو اس کے نوکروں نے خبر دی

کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ایک عورت ہے۔ ہم نے اس سے اس عورت کے بارے میں پوچھا تو اس نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ اس کی بہن ہے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ اس عورت کو میرے پاس لے کر آؤ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا: اے سارہ اس بادشاہ نے مجھ سے تیرے بارے میں پوچھا تو میں نے اس کو کہہ دیا کہ تم میری [دینی اعتبار میں] بہن ہو اور بلاشبہ تو میری دینی رشتہ میں بہن ہی ہے اور یہاں میرے مومن اور تیرے سوا کوئی مومنہ نہیں ہے۔ اس نے اپنے ملازموں کو تجھے اپنے پاس لانے کا حکم دیا ہے۔ جب سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا بادشاہ کے پاس گئیں تو اس نے ان کی طرف دیکھ کر اپنا ہاتھ بڑھانا چاہا لیکن فوراً بڑے سخت انداز میں پکڑ لیا گیا پھر وہ کہنے لگا: میرے لئے اللہ سے دعا کرو [کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دے] اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ لیکن پھر دوسری مرتبہ اس نے ہاتھ بڑھایا اور دوسری مرتبہ بھی اسی طرح یا اس سے بھی زیادہ سخت انداز میں ہاتھ پکڑ لیا گیا پھر وہ کہنے لگا: میرے لئے اللہ سے دعا کرو [کہ وہ مجھے اس مصیبت سے نجات دے دے] اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا، اس نے تیسری مرتبہ بھی ایسا ہی کیا تو پھر اس کا ہاتھ دوسری اور پہلی مرتبہ کی طرح پکڑ لیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے اللہ سے دعا کی تو وہ چھوڑ دیا گیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کسی خادم کو بلا کو کہا: تم لوگ میرے پاس کسی انسان کو نہیں لائے ہو یہ تو کوئی سرکش جن ہے۔ البتہ جاتے ہوئے اس نے سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا کی خدمت کے لئے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ بھیج دیا۔ جب سیدنا سارہ رضی اللہ عنہا آئیں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس وقت

کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔آپ علیہ السلام نے ہاتھ کے اشارے سے ان کا حال پوچھا انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے کافر یا فاجر [یہاں راوی کو شک ہے کہ دونوں میں کونسا لفظ بولا تھا] کے فریب سے محفوظ رکھا اور اس [بادشاہ] نے سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو خدمت کے لئے دیا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ نے فرمایا: اے آسمانی پانی کی اولاد [یعنی اہل عرب] تمہاری والدہ [سیدہ ہاجرہ] یہیں ہیں۔عون راوی نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ کے بیان کرتے ہوئے اپنی آواز کو بلند کیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3357،3358؛ صحیح مسلم:2371]

هَاجَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

271- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " أَنَّ جِبْرِيلَ حِينَ رَكَضَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ، فَجَعَلَتْ هَاجَرُ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ حَوْلَ الْمَاءِ لِئَلَّا يَتَفَرَّقَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:رَحِمَ اللهُ هَاجَرَ لَوْ تَرَكَتْهَا لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا

271۔ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے [بحکم خدا] اپنی ایڑی مار کر زمزم کا کنواں جاری کیا سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کنکریاں اکٹھی کر کے اس [نکلتے ہوئے پانی] کے اردگرد منڈیر بنانے لگیں تا کہ پانی پھیل نہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر فرمایا: ہاجرہ [رضی اللہ عنہا] پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو اگر وہ اسے یونہی چھوڑ دیتیں تو ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:121/5؛ صحیح البخاری:3362]

272- أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «نَزَلَ جِبْرِيلُ إِلَى هَاجَرَ وَإِسْمَاعِيلَ، فَرَكَضَ عَلَيْهِ مَوْضِعَ زَمْزَمَ بِعَقِبِهِ فَنَبَعَ الْمَاءُ قَالَ: فَجَعَلَتْ هَاجَرُ تَجْمَعُ الْبَطْحَاءَ حَوْلَهُ لَا يَتَفَرَّقُ الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:رَحِمَ اللهُ هَاجَرَ، لَوْ تَرَكَتْهَا كَانَ عَيْنًا مَعِينًا. قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي حَمَّادٌ: لَا يَذْكُرُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، وَلَا يَرْفَعُهُ قَالَ:أَنَا أَحْفَظُ لِذَا هَكَذَا حَدَّثَنِي بِهِ أَيُّوبُ، قَالَ وَهْبٌ، وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أُبَيًّا وَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهْبٌ: " فَأَتَيْتُ سَلَامَ بْنَ أَبِي مُطِيعٍ فَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثَ، فَرَوَى لَهُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَرَدَّ ذَلِكَ رَدًّا شَدِيدًا ثُمَّ قَالَ لِي: فَأَبُوكَ مَا يَقُولُ؟ قُلْتُ: أَبِي يَقُولُ: أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ:الْعَجَبُ وَاللهِ، مَا يَزَالُ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا الْحَافِظُ قَدْ غَلِطَ إِنَّمَا هُوَ أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ

272- سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سیدنا جبرائیل علیہ السلام سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی طرف اترے تو جب انہوں نے [بحکم خدا] اپنی ایڑی مار کر زمزم کا کنواں جاری کیا سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کنکریاں اکٹھی کر کے اس [نکلتے

ہوئے پانی] کے اردگرد منڈیر بنانے لگیں تا کہ پانی پھیل نہ جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا: سیدہ ہاجرہ پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو اگر وہ اسے یونہی چھوڑ دیتیں تو ایک بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے باپ سے کہا: حماد نے نہ تو سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی مرفوع بیان کیا ہے، انہوں نے کہا: میں نے اس روایت کو یوں [اس سند سے] یاد کیا ہے مجھے ایوب نے بیان کیا۔ وہب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: ہمیں حماد بن زید نے، آگے ان کو ایوب نے، آگے ان کو سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے، انہوں نے اپنے باپ سے، ان کے باپ جبیر نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی طرح بیان کیا ہے، اور انہوں نے سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر نہیں کیا۔ وہب کہتے ہیں: میں سلام بن ابی مطیع کے پاس آیا، انہوں نے یہ حدیث مجھے بیان کی، تو ان سے اس روایت کو اس سند کے ساتھ بیان کیا گیا: حماد بن زید عن ایوب عن عبداللہ بن سعید بن جبیر۔ تو انہوں نے اس سند پر سخت قسم کا رد کیا پھر مجھے کہا: تیرے والد اس روایت کو کس سند سے بیان کرتے ہیں میں نے کہا: میرے والد یوں بیان کرتے ہیں: ایوب عن سعید بن جبیر۔ اس پر انہوں نے کہا: بڑے تعجب کی بات ہے کہ جو آدمی ہمارے ساتھیوں میں ہمیشہ حافظ کہلاتا رہا ہے اس نے اس روایت کی سند کو بیان کرنے میں غلطی کر دی حالانکہ اصل سند اس طرح ہے: ایوب عن عکرمۃ بن خالد۔

تحقیق و تخریج:

[مسند الامام احمد:121/5؛ صحیح البخاری:3362]

هَاجَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا کے (مزید) فضائل

273- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: " أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قَبْلُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ، اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَفِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارَةَ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ وَابْنِهَا إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُرْضِعُ، حَتَّى وَضَعَهَا عِنْدَ الْبَيْتِ وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ فَوَضَعَهَا هُنَالِكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ وَسِقَاءٌ فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَّى إِبْرَاهِيمُ، فَاتَّبَعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ، أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا بِهَذَا الْوَادِي الَّذِي لَيْسَ بِهِ أَنِيسٌ وَلَا شَيْءٌ، فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ لَهُ: آللَّهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ:نَعَمْ قَالَتْ: إِذًا لَا يُضَيِّعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَانْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ:

{إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ} [إبراهيم: 37]إِلَى {لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ} [إبراهيم: 37]فَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ، وَتَشْرَبُ ذَلِكَ المَاءَ، حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي ذَلِكَ السِّقَاءِ عَطِشَتْ، وَعَطِشَ ابْنُهَا وَجَاعَ، وَانْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَتِ الْوَادِيَ هَلْ تَرَى أَحَدًا؟ فَلَمْ تَرَ أَحَدًا فَهَبَطَتْ مِنَ الصَّفَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْوَادِيَ رَفَعَتْ طَرْفَ دِرْعِهَا، ثُمَّ سَعَتْ سَعْيَ الْمُجْهِدِ، ثُمَّ أَتَتِ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرَتْ هَلْ تَرَى أَحَدًا. فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِذَلِكَ سَعَى النَّاسُ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا نَزَلَتْ عَنِ الْمَرْوَةِ سَمِعَتْ صَوْتًا، فَقَالَتْ:صَهْ، تُرِيدُ نَفْسَهَا، ثُمَّ تَسَمَّعَتْ فَسَمِعَتْ أَيْضًا قَالَتْ:قَدْ أَسْمَعْتَ إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوْثٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلَكِ عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ يَبْحَثُ بِعَقِبِهِ أَوْ بِجَنَاحِهِ حَتَّى ظَهَرَ المَاءُ، فَجَاءَتْ تُحَوِّضُهُ هَكَذَا وَتَقُولُ بِيَدِهَا، وَجَعَلَتْ، يَعْنِي تَغْرِفُ مِنَ المَاءِ فِي سِقَائِهَا وَهُوَ يَفُورُ بِقَدْرِ مَا تَغْرِفُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْتَرِفْ مِنَ المَاءِ لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا، فَشَرِبَتْ وَأَرْضَعَتْ وَلَدَهَا " فَقَالَ المَلَكُ: لَا تَخَافِي الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَاهُنَا بَيْتَ اللهِ، يَبْنِيهِ هَذَا الْغُلَامُ وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللهَ لَا يُضَيِّعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ

الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيَهُ السُّيُولُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانُوا كَذَلِكَ حَتَّى مَرَّتْ رُفْقَةٌ، أَوْ قَالَ: بَيْتٌ مِنْ جُرْهُمَ مُقْبِلِينَ، فَنَزَلُوا فِي أَسْفَلِ مَكَّةَ، فَرَأَوْا طَائِرًا عَارِضًا، فَقَالُوا: إِنَّ هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ، وَلَعَهْدُنَا بِهَذَا الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ، فَأَرْسَلُوا فَإِذَا هُمْ بِالْمَاءِ، فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ، وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ:نَعَمْ، وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ قَالَ ابْنَ عَبَّاسٍ: قَالَ نَبِيُّ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْأُنْسَ، فَنَزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهَالِيهِمْ، فَنَزَلُوا مَعَهُمْ، وَشَبَّ الْغُلَامُ، وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ، وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ، فَلَمَّا أَدْرَكَ زَوَّجُوهُ امْرَأَةً مِنْهُمْ، وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ

273۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عورتوں میں کمر پٹہ باندھنے کا رواج سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ [سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا] سے چلا ہے سب سے پہلے انہوں نے کمر پٹہ اس لئے باندھا تھا تاکہ سارہ ان کا سراغ نہ پائیں پھر انہیں اور ان کے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے ساتھ مکہ لے کر آئے، اس وقت ابھی وہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتی تھیں۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو ایک درخت کے پاس بٹھا دیا جو اس جگہ تھا جہاں اب زمزم ہے۔ مسجد کی بلند جانب میں۔ ان دنوں مکہ میں کوئی انسان نہیں تھا۔ اس لئے وہاں پانی بھی نہیں تھا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان دونوں کو وہیں چھوڑ دیا اور ان کے لئے ایک چمڑے کے تھیلے میں کھجور اور مشک میں پانی رکھ دیا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام [اپنے گھر کے لئے] روانہ ہوئے۔ اس وقت

سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے آئیں اور کہا: ابراہیم اس جنگل میں جہاں کوئی بھی آدمی اور کوئی بھی چیز موجود نہیں ہے، آپ ہمیں وہاں چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کئی مرتبہ اس بات کو دہرایا لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام ان کی طرف دیکھتے نہیں تھے۔ آخر سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کا حکم دیا ہے؟ سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں، اس پر سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا بول اٹھیں کہ پھر اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرے گا۔ وہ ہم کو ہلاک نہیں کرے گا۔ چنانچہ وہ واپس آ گئیں اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام روانہ ہو گئے، جب وہ ثنیۃ پہاڑی پر پہنچے جہاں وہ دکھائی نہیں دیتے تھے تو ادھر رخ کیا، جہاں اب کعبہ ہے، پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا فرمائی: اے میرے رب میں نے اپنی اولاد کو بے آب و زرمیدان میں تیرے گھر کے پاس ٹھہرایا ہے، اے ہمارے رب یہ اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں، پس تو کچھ لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے اور انہیں پھلوں کی صورت میں رزق عطا فرما تا کہ یہ تیرا شکر ادا کریں [سورۃ ابراہیم: 37]

ادھر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کو دودھ پلانے لگیں اور وہ خود پانی پینے لگیں۔ آخر جب مشک کا سارا پانی ختم ہو گیا تو وہ پیاسی رہنے لگیں اور ان کے لخت جگر بھی پیاسے رہنے لگے۔ وہ اب دیکھ رہی تھیں کہ ان کے سامنے ان کا بیٹا شدت پیاس کی تکلیف سے بے چین ہو رہا ہے۔ وہ وہاں سے چلیں گئیں کیونکہ اس حالت میں بچے کو دیکھنے سے ان کا دل بے چین ہوتا تھا۔ صفا پہاڑی وہاں سے نزدیک تر تھی۔ وہ [پانی کو تلاش کرنے کی خاطر] اس پر چڑھ گئیں اور وادی کی طرف رخ کر کے دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی انسان نظر نہیں آیا، وہ صفا سے اتر گئیں اور

وادی میں پہنچی تو اپنا دامن اٹھالیا[تا کہ دوڑتے وقت نہ الجھیں]اور کسی پریشان حال کی طرح دوڑنے لگیں پھر وادی سے نکل کر مروہ پہاڑی پر آئیں اور اس پر کھڑی ہو کر دیکھنے لگیں کہ کہیں کوئی انسان نظر آئے لیکن کوئی انسان نظر نہیں آیا اس طرح انہوں نے سات چکر لگائے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:[صفا اور مروہ کے درمیان] چکر لگانا لوگوں کے لئے اسی وجہ سے مشروع ہوا۔ [ساتویں] مرتبہ جب وہ مروہ پہاڑی پر چڑھیں تو انہیں ایک آواز سنائی دی، انہوں نے کہا: خاموش یہ خود وہ اپنے آپ کو ہی کہہ رہی تھیں اور پھر آواز کی طرف انہوں نے کان لگا دیئے۔ آواز اب بھی سنائی دے رہی تھی پھر انہوں نے کہا: تمہاری آواز میں نے سنی۔ اگر تم میری کوئی مدد کر سکتے ہو تو کرو کیا دیکھتی ہیں کہ جہاں اب زمزم [کا کنواں] ہے، وہیں ایک فرشتہ موجود ہے۔ فرشتے نے اپنی ایڑھی سے زمین میں گڑھا کھود دیا یا کہا:[گڑھا] اپنے بازو سے [کھودا]۔ جس سے وہاں سے پانی ابل آیا سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے اسے حوض کی شکل میں بنا دیا اور [سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے]اپنے ہاتھ اس کا اشارہ کر کے بات کو سمجھایا۔ اور چلو سے پانی اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں۔ جب وہ بھر چکیں تو وہاں سے چشمہ پھر ابل پڑا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ ام اسماعیل پر رحم کرے اگر زمزم کو انہوں نے یونہی چھوڑ دیا ہوتا یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چلو سے مشکیزہ نہ بھرا ہوتا تو زمزم ایک بہتے ہوئے چشمے کی صورت میں ہوتا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مزید بیان کیا: پھر سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے خود بھی

وہ پانی پیا اور اپنے بیٹے کو بھی پلایا۔ اس کے بعد ان سے فرشتے نے کہا: اپنے برباد ہونے کا خوف ہرگز نہ کرنا کیونکہ یہیں خدا کا گھر ہوگا جس کو یہ بچہ اور اس کے باپ تعمیر کریں گے اور اللہ اپنے بندوں کو ضائع نہیں کرتا اب جہاں بیت اللہ ہے، اس وقت یہاں ٹیلے کی طرح زمین بلند تھی۔ سیلاب کا دھارا آتا اور اس کے دائیں بائیں سے زمین کاٹ کے لے جاتا اسی طرح وہاں کے دن رات گزرتے رہے اور آخر ایک قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وہاں سے گزرے یا [آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا:] قبیلہ جرہم کے چند گھرانے مقام کداء [مکہ کا بھلائی حصہ] کے راستے سے گزر کر مکہ کے نشیبی علاقے میں پڑاؤ ڈالا [قریب ہی] انہوں نے منڈلاتے ہوئے کچھ پرندے دیکھے، ان لوگوں نے کہا: یہ پرندے پانی پر منڈلا رہے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے جب بھی ہم اس میدان سے گزرے ہیں یہاں پانی کا نام ونشان بھی نہیں تھا۔

آخر انہوں نے اپنا ایک یا دو آدمی بھیجے۔ وہاں انہوں نے واقع ہی پانی پایا چنانچہ انہوں نے واپس آ کر پانی کی اطلاع دی اب یہ سب لوگ وہاں آئے۔

راوی نے بیان کیا: سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اس وقت پانی پر ہی بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں نے کہا: کیا آپ ہمیں اپنے پڑوس میں پڑاؤ ڈالنے کی اجازت دیں گی۔ سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں مگر ایک شرط پر کہ تمہارا پانی پر کوئی حق نہیں ہو گا۔ انہوں نے اسے تسلیم کرلیا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب ام اسماعیل کو پڑوسی مل گئے۔ انسانوں کی موجودگی ان کے لئے دلجمعی کا باعث ہوئی۔ ان لوگوں نے خود بھی یہاں قیام کیا اور اپنے قبیلے کے دوسرے لوگوں کو بھی یہاں بلوالیا

اور اب وہ سب لوگ بھی یہاں آ کر ٹھہر گئے ۔ اس طرح ان کے یہاں آ کر کئی گھرانے آباد ہوئے اور بچہ [سیدنا اسماعیل علیہ السلام جرہم قبیلے کے بچوں میں جوان ہوا اور ان سے عربی زبان سیکھ لی۔ جوانی میں سیدنا اسماعیل علیہ السلام بڑے خوبصورت لگتے تھے۔ چنانچہ جرہم والوں نے آپ کی اپنے قبیلے میں ایک لڑکی سے شادی کر دی، پھر سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ [سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا] کا انتقال ہو گیا۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3364]

274- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ بَيْنَ إِبْرَاهِيمَ وَبَيْنَ أَهْلِهِ مَا كَانَ، خَرَجَ هُوَ وَإِسْمَاعِيلُ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ، وَمَعَهُمْ شَنَّةٌ يَعْنِي فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ الْمَاءَ وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، حَتَّى إِذَا دَخَلُوا مَكَّةَ وَضَعَهَا تَحْتَ دَوْحَةٍ، ثُمَّ تَوَلَّى رَاجِعًا، وَتَتَبَّعَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ أَثَرَهُ، حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ كُدَاءَ نَادَتْهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، إِلَى مَنْ تَتْرُكُنَا؟ قَالَ أَبُو عَامِرٍ: إِلَى مَنْ تَكِلُنَا؟ قَالَ: إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَتْ: رَضِيتُ بِاللهِ، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَجَعَلَتْ تَشْرَبُ مِنْهَا، وَيَدِرُّ لَبَنُهَا عَلَى صَبِيِّهَا، فَلَمَّا فَنِيَ بَلَغَ مِنَ الصَّبِيِّ الْعَطَشُ، قَالَتْ: لَوْ ذَهَبْتُ فَنَظَرْتُ، لَعَلِّي أُحِسُّ أَحَدًا، فَقَامَتْ عَلَى الصَّفَا، فَإِذَا هِيَ لَا تُحِسُّ

أَحَدًا " فَنَزَلَتْ فَلَمَّا حَاذَتْ بِالْوَادِي رَفَعَتْ إِزَارَهَا، ثُمَّ سَعَتْ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَرْوَةَ، فَنَظَرَتْ فَلَمْ تُحِسَّ أَحَدًا، فَفَعَلَتْ ذَلِكَ أَشْوَاطًا ثُمَّ قَالَتْ:لَوِ اطَّلَعْتُ حَتَّى أَنْظُرَ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ فَأَبَتْ نَفْسُهَا حَتَّى رَجَعَتْ لَعَلَّهَا تُحِسُّ أَحَدًا، فَصَنَعَتْ ذَلِكَ حَتَّى أَتَمَّتْ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَتْ:لَوِ اطَّلَعْتُ حَتَّى أَنْظُرَ مَا فَعَلَ، فَإِذَا هُوَ عَلَى حَالِهِ، وَإِذَا هِيَ تَسْمَعُ صَوْتًا فَقَالَتْ: قَدْ سَمِعْتُ، فَقُلْ تُجَبْ، أَوْ يَأْتِي مِنْكَ خَيْرٌ، قَالَ أَبُو عَامِرٍ:قَدْ سَمِعَتُ فَأَغِثْ فَإِذَا هُوَ جِبْرِيلُ، فَرَكَضَ بِقَدَمِهِ فَنَبَعَ، فَذَهَبَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تَحْفِرُ . قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ الْمَاءَ كَانَ ظَاهِرًا. فَمَرَّ نَاسٌ مِنْ جُرْهُمَ، فَإِذَا هُمْ بِالطَّيْرِ فَقَالُوا: مَا يَكُونُ هَذَا الطَّيْرُ إِلَّا عَلَى مَاءٍ، فَأَرْسَلُوا رَسُولَهُمْ وَكَرِيَّهُمْ، فَجَاءُوا إِلَيْهَا فَقَالُوا: أَلَا نَكُونُ مَعَكِ؟ قَالَتْ:بَلَى، فَسَكَنُوا مَعَهَا، وَتَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةً مِنْهُمْ ثُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا لَهُ، قَالَ:إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي فَجَاءَ فَسَأَلَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ أَيْنَ هُوَ؟ فَقَالُوا: يَصِيدُ، وَلَمْ يَعْرِضُوا عَلَيْهِ شَيْئًا، قَالَ: " إِذَا جَاءَ فَقُولُوا لَهُ: يُغَيِّرْ عَتَبَةَ بَيْتِهِ، فَجَاءَ فَأَخْبَرَتْهُ " فَقَالَ: أَنْتِ ذَلِكَ، فَانْطَلِقِي إِلَى أَهْلِكِ، ثُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا لَهُ فَقَالَ:إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ أَهْلَ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَ: أَيْنَ هُوَ؟ قَالُوا:ذَهَبَ يَصِيدُ وَقَالُوا لَهُ:انْزِلْ فَاطْعَمْ، وَاشْرَبْ قَالَ: وَمَا طَعَامُكُمْ وَشَرَابُكُمْ؟

قَالُوا: طَعَامُنَا اللَّحْمُ، وَشَرَابُنَا الْمَاءُ قَالَ: اللهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي طَعَامِهِمْ وَشَرَابِهِمْ، قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَلَا تَزَالُ فِيهِ بَرَكَةٌ بِدَعْوَةِ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . ثُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَا لَهُ فَقَالَ:إِنِّي مُطَّلِعٌ تَرِكَتِي، فَجَاءَ فَإِذَا إِسْمَاعِيلُ وَرَاءَ زَمْزَمَ، يُصْلِحُ نَبْلًا لَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَرَنِي أَنْ أَبْنِي لَهُ بَيْتًا " قَالَ: أَطِعْ رَبَّكَ، قَالَ:وَقَدْ أَمَرَنِي أَنْ تُعِينَنِي عَلَيْهِ قَالَ: فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُ إِبْرَاهِيمَ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: {رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} [البقرة: 127]فَلَمَّا أَنْ رَفَعَ الْبُنْيَانَ، وَضَعُفَ الشَّيْخُ عَنْ رَفْعِ الْحِجَارَةِ فَقَامَ عَلَى الْمَقَامِ، وَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يُنَاوِلُهُ الْحِجَارَةَ وَيَقُولَانِ: {رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ} [البقرة: 127]

274۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی بیوی [سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا] کے درمیان جب کچھ جھگڑا ہوا تو آپ علیہ السلام سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ [سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا] کو لے کر نکلے، ان کے ساتھ ایک مشکیزہ تھا۔ جس میں پانی تھا۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اسی مشکیزے کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں۔ سیدنا ابراہم علیہ السلام مکہ پہنچے تو انہیں ایک بڑے درخت کے پاس ٹھہرا کر اپنے گھر واپس جانے لگے۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ان کے پیچھے آئیں، جب مقام کداء پر پہنچے تو انہوں نے پیچھے سے آواز دی اے ابراہیم ہمیں

کس [کے بھروسے] پر چھوڑ کر جا رہے ہو، انہوں نے فرمایا: اللہ پر سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر میں اللہ پر خوش ہوں۔

راوی نے بیان کیا: پھر سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا اپنی جگہ پر واپس چلی آئیں اور اسی مشکیزے سے پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں جب پانی ختم ہو گیا تو انہوں نے سوچا کہ ادھر ادھر دیکھنا چاہئے ممکن ہے کہ کوئی آدمی نظر آ جائے۔

راوی نے بیان کیا: یہی سوچ کر وہ صفا پہاڑی پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف دیکھا کہ شاید کوئی نظر آ جائے، لیکن کوئی نظر نہ آیا۔ پھر جب وہ وادی میں اتریں تو دوڑ کر مروہ تک آئیں۔ اسی طرح کئی چکر لگائے، پھر سوچا کہ چلوں ذرا بچے کو تو دیکھوں کس حالت میں ہے؟، چنانچہ آئیں دیکھا تو بچہ اسی حالت میں تھا [جیسے تکلیف کے مارے] موت کے لئے تڑپ رہا ہو۔ یہ حال دیکھ کر ان سے صبر نہ ہو سکا، سوچا چلوں دوبارہ دیکھوں ممکن ہے کہ کوئی نظر آ جائے، آئیں اور صفا پہاڑ پر چڑھ گئیں اور چاروں طرف نظر پھیر پھیر کر دیکھتی رہیں لیکن کوئی نظر نہ آیا اس طرح سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے سات چکر لگائے، پھر سوچا چلوں دیکھوں بچہ کس حال میں ہے؟ اس وقت انہیں ایک آواز سنائی دی، انہوں نے [آواز سے مخاطب ہو کر] کہا: اگر تمہارے پاس کوئی بھلائی ہے تو میری مدد کر۔ وہاں سیدنا جبرائیل علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے اپنی ایڑی سے یوں کیا [اشارہ کر کے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بات کو سمجھایا] اور زمین ایڑی سے کھودی۔

راوی نے بیان کیا کہ اس عمل کی وجہ سے وہاں پانی پھوٹ پڑا۔ ام اسماعیل خوفزدہ ہو گئیں کہ [کہیں یہ پانی غائب نہ ہو جائے] پھر وہ زمین کھودنے لگیں۔

راوی نے بیان کیا کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ پانی یونہی رہنے دیتیں تو پانی زمین پر بہتا رہتا۔ غرض سیدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا زمزم کا پانی پیتی رہیں اور اپنا دودھ اپنے بچے کو پلاتی رہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: اس کے بعد قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ وادی کے نشیب سے گزرے، انہیں وہاں پرندے نظر آئے۔ انہیں یہ کچھ خلاف عادت معلوم ہوا، انہوں نے آپس میں کہا: پرندہ تو صرف پانی پر ہی [اس طرح] منڈلا سکتا ہے۔ ان لوگوں نے اپنا آدمی بھیجا۔ اس نے جا کر دیکھا تو واقع ہی وہاں پانی موجود تھا اس نے آ کر اپنے قبیلے والوں کو خبر دی اور یہ سب لوگ یہاں آ گئے اور کہا: کیا آپ ہمیں اپنے ساتھ رہنے کی یا [یہ کہا] اپنے ساتھ قیام کرنے کی اجازت دیں گی؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں ضرور آپ ہمارے ساتھ سکونت اختیار کر سکتے ہیں پھر ان کے بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام بالغ ہوئے اور قبیلہ جرہم ہی کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح ہو گیا۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خیال آیا اور انہوں نے اپنی اہلیہ [سیدہ سارہ رضی اللہ عنہا] سے فرمایا: میں جن لوگوں کو [مکہ میں] چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لینے جاؤں گا، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں: پھر سیدنا ابراہیم علیہ السلام مکہ تشریف لائے اور دریافت کیا: اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے بتایا کہ شکار کے لئے گئے ہیں، ان کے لئے کوئی پیغام ہو تو بتا دیں۔ انہوں نے فرمایا: جب وہ آئیں تو ان سے کہنا اپنے گھر کی چوکھٹ تبدیل کر لیں۔ سیدنا اسماعیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے واقعہ کی اطلاع دی تو سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کہا: تمہیں [طلاق] ہو اب تم اپنے اہل خانہ کے پاس جا سکتی ہو۔

راوی نے بیان کیا: پھر ایک مدت گزرنے کے بعد دوبارہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو خیال آیا اور انہوں نے اپنی اہلیہ سے کہا: جن لوگوں کو میں مکہ میں چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لے کر آتا ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے اور دریافت کیا: اسماعیل کہاں ہیں؟ ان کی بیوی نے کہا: وہ شکار کے لئے گئے ہیں انہوں نے یہ بھی کہا: آپ ٹھہریئے کھانا تناول فرمالیجیئے تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے دریافت کیا: تم کیا کھاتے پیتے ہو؟ انہوں نے بتایا: گوشت کھاتے ہیں اور پانی پیتے ہیں۔ آپ علیہ السلام نے دعا فرمائی: اے اللہ ان کے کھانے اور پینے میں برکت نازل فرما۔

راوی کہتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سیدنا ابراہیم کی دعا کی برکت اب تک چلی آرہی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر [تیسری مرتبہ] سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو ایک مدت کے بعد خیال آیا اور اپنی اہلیہ سے کہا: جن لوگوں کو میں چھوڑ آیا تھا ان کی خبر لے کر آتا ہوں، چنانچہ آپ علیہ السلام تشریف لائے اور اس مرتبہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جو کہ اس وقت زمزم کے پیچھے اپنے تیر ٹھیک کر رہے تھے۔ سیدنا ابرہیم علیہ السلام نے اسے فرمایا: اے اسماعیل تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں اس کا ایک گھر بناؤں، بیٹے نے عرض کیا: پھر اپنے رب کے حکم کی تعمیل کیجئے، انہوں نے فرمایا: مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ تم میری اس کام میں مدد کرو، عرض کیا: میں اس کے لئے تیار ہوں۔

راوی بیان کرتے ہیں [پھر دونوں باپ اور بیٹا اٹھے، سیدنا ابراہیم علیہ السلام

دیواریں اٹھاتے جاتے تھے]اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر لا لا کر دیتے تھے اور دونوں یہ دعا کرتے جاتے تھے: اے ہمارے رب ہماری طرف سے یہ خدمت قبول فرما۔

راوی بیان کرتے ہیں آخر دیوار بلند ہوگئی اور بزرگ [سیدنا ابراہیم علیہ السلام] کو پتھر رکھنے میں دشواری ہوئی تو وہ مقام ابراہیم کے پتھر پر کھڑے ہوئے اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام ان کو پتھر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے اور ان حضرات کی زبان پر یہ دعا جاری تھیں: اے ہمارے رب ہماری طرف اسے قبول فرما۔ بے شک تو بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے۔

تحقیق و تخریج:

[صحیح البخاری:3365]

فَضْلُ عَائِشَةَ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَبِيبَةُ حَبِيبِ اللّٰهِ وَحَبِيبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَضِيَ عَنْهَا، وَعَنْ أَبِيهَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهَا

اللہ کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبوب زوجہ

سیدہ عائشہ بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے فضائل

275- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

275- سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ کو باقی عورتوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی تمام کھانوں پر حاصل ہے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3769؛ صحیح مسلم:2431]

276- أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةِ، فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا أَتَانِي الْوَحْيُ فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ إِلَّا هِيَ

276- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو اس کے علاوہ تم میں کسی بھی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3775]

277- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ هُدَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُوحِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، فَقُمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ فَلَمَّا رُفِّهَ عَنْهُ قَالَ: يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ

277- سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہوا میں اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی تو میں نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا جب آپ پر

وحی کی وہ تنگ حال کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ یہ جبرائیل ہیں جو تجھے سلام کہہ رہے ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3768؛ صحیح مسلم:2447]

الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ أُمُّ سُلَيْمٍ، وَمَنْ قَالَ: الرُّمَيْصَاءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سیدہ ام سلیم غمیصاء بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے فضائل

بعض کے نزدیک ان کا نام رمیصاء ہے

278- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ أَنَسٌ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً بَيْنَ يَدَيَّ، فَإِذاَ أَنَا بِالْغُمَيْصَاءِ ابْنَةِ مِلْحَانَ قَالَ حُمَيْدٌ هِيَ أُمُّ سُلَيْمٍ

278- سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے [قدموں کے] آہٹ کی آواز سنی جب دیکھا تو وہ غمیصاء بنت ملحان تھیں۔ حمید کہتے ہیں: یہی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:3/125،106؛ صحیح مسلم:2456]

279- أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:أُرِيتُ أَنِّي أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، أُمِّ سُلَيْمٍ

279- سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء بنت ملحان کو دیکھا۔ یہی سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:3679؛ صحیح مسلم:2457]

280- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَّ بِجَنَبَاتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا

280- سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر سے گزرتے تو ان کے پاس جاتے اور ان کو سلام کرتے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:5163؛ صحیح مسلم:94/1428]

أُمُّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

سیدہ ام الفضل رضی اللہ عنہا کے فضائل

281- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:الْأَخَوَاتُ مُؤْمِنَاتٌ، مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ، وَسُلْمَى امْرَأَةُ حَمْزَةَ، وَأَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ أُخْتُهُنَّ لِأُمِّهِنَّ

281۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تمام ہمشیرگان مومن عورتیں ہیں اور ان میں اخوتِ اسلامیہ ہے ان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ، ام الفضل بنت الحارث، سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیوی سیدہ سلمیٰ اور ماں کی طرف سے ان کی بہن اسماء بنت عمیس شامل ہیں۔

تحقیق وتخریج:

[اسنادہ حسن]

[الطبقات الکبریٰ لابن سعد: 138/8؛ المعجم الکبیر للطبرانی: 130/24؛ شرح مشکل الآثار للطحاوی: 4868؛ المستدرک علی الصحیحین للحاکم: 32/4؛ وقال: صحیح علی شرط مسلم، ووافقہ الذہبی،

وقال الحافظ عبدالرحمن بن منصور ابن عساکر: ہذا حدیث حسن،

[الاربعین فی مناقب امہات المومنین لابن عساکر؛ ص: 102]]

أُمُّ عَبْدٍ

سیدہ ام عبد رضی اللہ عنہا کے فضائل

282- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنْ عَلَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَكَثْنَا حِينًا، وَمَا نَحْسُبُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ، وَلُزُومِهِمْ لَهُ

282- سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرا بھائی یمن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم [ابتداء میں] بہت دنوں تک یہی خیال کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کی والدہ [سیدہ ام عبد رضی اللہ عنہا] دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں کیونکہ یہ اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر جایا کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4384؛ صحیح مسلم:2460]

أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے فضائل

283- أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ: حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ:الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ، اَلْبَحْرِيَّةُ؟ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ: نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ:سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِي دَارٍ، أَوْ فِي أَرْضِ الْعِدَى الْبُغْضَاءِ، فِي الْحَبَشَةِ، وَذَلِكَ فِي ذَاتِ اللهِ، وَفِي رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَايْمُ اللهِ لَا أَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكُرَ مَا

قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى، وَنَخَافُ فَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ:كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا قُلْتِ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِأَحَقَ بِي مِنكُمْ وَلَهُ وَلأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ، وَلَكُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا، يَسْأَلُونَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُوَ أَفْرَحُ وَلَا أَعْظَمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ قَالَتْ أَسْمَاءُ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ مِنِّي هَذَا الْحَدِيثَ

283۔ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ ان سے ملاقات کے لئے وہ بھی نجاشی کے ملک میں ہجرت کر کے چلی گئی تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے۔ اس وقت سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا وہیں تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ ام المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ یہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اچھا وہی جو حبشہ بحری سفر کر کے آئی ہیں۔ سیدنا اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم تم لوگوں سے ہجرت میں آ گے ہیں۔ اس لئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تمہاری نسبت زیادہ قریب ہیں۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا اس پر بہت غصہ ہوئیں

اور کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے ہو تم میں جو بھوکے ہوتے تھے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھانا کھلایا کرتے تھے اور جو ناواقف ہوتے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے۔ لیکن ہم بہت دور حبشہ میں غیروں اور دشمنوں کے ملک میں رہتے تھے، یہ سب کچھ ہم نے اللہ اور اس کے رسول کے راستے ہی میں کیا ہے، اللہ کی قسم میں اس وقت تک نہ کھانا کھاؤں گی اور نہ پانی پیوں گی، جب آپ کی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں کہہ لیتی۔ ہمیں اذیت دی جاتی تھی، دھمکایا اور ڈرایا جاتا تھا، میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق پوچھوں گی، اللہ کی قسم نہ میں جھوٹ بولوں گی نہ کج روی اختیار کروں گی اور نہ کسی [خلاف واقعہ بات کا] اضافہ کروں گی۔

چنانچہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس طرح کی باتیں کی ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے [سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے] دریافت کیا: تم نے انہیں کیا جواب دیا تھا انہوں نے عرض کیا: میں نے ان کو یہ یہ جواب دیا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر فرمایا: وہ تم سے زیادہ مجھ سے قریب نہیں ہے۔ انہیں اور ان کے ساتھیوں کو صرف ایک ہجرت حاصل ہوئی اور تم کشتی والوں نے دو ہجرتوں کا شرف حاصل کیا ہے۔ انہوں نے بیان کیا: اس واقعہ کے بعد ابوموسیٰ اور تمام کشتی والے میرے پاس گروہ در گروہ آنے لگے اور مجھ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھنے لگے۔ ان کے لئے دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان کے اس ارشاد سے زیادہ خوش کن اور باعث فخر کوئی چیز نہیں تھی۔

ابو بردہ نے بیان کیا کہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا: سیدنا ابو موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار سنا کرتے تھے۔

تحقیق وتخریج:

[صحیح البخاری:4230،4231؛ صحیح مسلم:2502،2503]

284- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ شُعَيْبَ بْنَ اللَّيْثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَزَوَّجَ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ، بَعْدَ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقْبَلَ دَاخِلًا عَلَى أَسْمَاءَ، فَإِذَا نَفَرٌ جُلُوسٌ فِي بَيْتِهِ، فَوَجَدَ فِي نَفْسِهِ، فَرَجَعَ إِلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ:مَا ذَاكَ أَنِّي رَأَيْتُ بَأْسًا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَّأَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ عَلَى مُغِيبَةٍ، إِلَّا وَغَيْرُهُ مَعَهُ

284- سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بعد سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔تو وہ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے پاس آئے تو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے گھران کے خاندان کے لوگوں کا گروہ آیا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یہ بات ناگوار گزری، پھر انہوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو کہا: کیا آپ اس میں حرج محسوس نہیں کرتے جو میں نے دیکھا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انہیں

پاک دامن رکھا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آج کے بعد کوئی مرد کسی عورت کے پاس اس وقت نہ جائے جب اس کا شوہر اس کے پاس موجود نہیں ہے۔

تحقیق وتخریج:

[مسند الامام احمد:213/2؛ صحیح مسلم:2173]